

چاہوں گا میں تجھے ہر دم تو میری زندگی

از اریح شاہ



از۔ ارتج شاه

مکمل ناول

کیا میں اندر آ جاؤں۔۔۔۔۔

اس کی خوبصورت سیکرٹری نے دروازے پر کھڑے ہو کر اجازت مانگی۔

آپیں مس لیلی اس نے مصروف انداز میں جواب دیا۔۔۔۔۔

اور لیلی اس کی زبان سے اپنا نام سن کر خوش ہو گئی۔

آج صبح دس بجے مسٹر عہد کے ساتھ آپ کی میٹنگ ہے وہ صرف آپ کو اپنے نئے ایڈ میں کاسٹ کرنا چاہتے

ہیں۔

اسی سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے تو آپ کی مام میرا مطلب

مس تانیہ نے آپ کے ساتھ انکی میٹنگ فکس کر دی ہے۔۔۔۔۔

جب کے امریکا میں آپ کا گھر بھی کمپیٹ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

اس کی تصویریں بھی آچکی ہیں آپ چیک کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔

اس نے لیپ ٹاپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
اور سریہ فائل مس تانیہ نے آپ کی طرف بھجوائی ہے وہ چاہتے ہیں کہ آپ ہی سکرپٹ پڑھ کر یہ فلم
سائن کریں۔

[illegible]

لیکن ان کے گھر کے سربراہ یعنی بابا صاحب نے ان کو فلم انٹرسٹی میں ہونے کی وجہ سے قبول نہ کیا۔۔۔۔۔

[illegible]

ان کے صرف دو ہی بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔۔۔۔۔

بڑا بیٹا عادل جن کی پہلی شادی تانیہ سے ہوئی تھی ان میں سے ان کا ایک بیٹا تھا ہادی جبکہ دوسری شادی سے انہیں کوئی اولاد نہ ہوئی۔

ہادی چند ماہ کا ہی تھا جب انہوں نے تانیہ پے کیس کروا دیا۔۔۔۔۔

لیکن ہادی کے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسے ماں کے حوالے کر دیا گیا۔

عادل کو ہادی سے ملنے کی اجازت صرف ہفتے میں ایک دن کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تانیہ ایک مصروف ڈریکٹر ہونے کی وجہ سے ہادی کو زیادہ وقت نہ دے پاتی۔۔۔۔۔

لیکن عادل جب ہفتے میں ایک بار اسے اپنے ساتھ لے کر آتا تو سب اس سے بہت محبت سے پیش آتے

ہادی کا دل چاہتا کہ وہ اپنے دادا کے گھر ہی رہ جائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عادل کی بیوی رشیدہ ایک بہت اچھی عورت تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن افسوس وہ کبھی ماں نہیں بن سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس لیے ہادی جب بھی ان لوگوں سے ملنے آتا تو وہ ہادی کو اپنے بچے سے کم نہ سمجھتی۔۔۔۔۔

اس لیے ہادی انہیں امی کہہ کر پکارتا تھا جبکہ تانیہ کو وہ موم بلاتا تھا۔۔۔۔۔

تانیہ کو ان لوگوں کا ہادی کے ساتھ اتنا اٹیچ ہونا ہر گز پسند نہیں تھا۔۔۔۔۔

اس لئے ہادی سات سال کا ہی تھا جب تانیہ اور ہادی امریکا چلے گئے۔۔۔۔۔

اس بات پر بھی بہت ہنگامہ مچا۔۔۔۔۔

[illegible]

اس بار جب ہادی سے پوچھا گیا کہ وہ ماں باپ میں سے کس کے ساتھ رہنا چاہتا ہے تو اس کا جواب تھا کہ وہ دونوں کے ساتھ رہے گا۔

اس کے بیان کے بنا پر ہادی کو ایک ہفتہ ماں کی طرف اور دوسرے ہفتہ باپ کی طرف دیا گیا۔۔۔

بابا صاحب کے دوسرے بیٹے بلال کی دو بیٹیاں تھیں۔
بڑی بیٹی حورین اس سے چار سال چھوٹی ہانپہ۔

جبکہ ان کی پھوپھو سکینہ کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا تھا۔۔۔۔۔

اس طرح ہادی ہاشم خاندان کا اکلوتا وارث بن گیا۔

15 سال کی عمر میں جب ہادی پہلی بار اپنے دادا کے گھر آیا تو 6 سال کی ایک چھوٹی سی پری نے "آئی ہیٹ

یو "کہہ کر اس کا ویلکم کیا۔۔۔۔۔

منہ کے ڈیزائن بناتے ہوئے ہاتھ میں اپنے سائز سے بڑا ٹیڈی پکڑے ہوئے وہ اس کو "آئی ہیٹ یو" بولتی

بہت پیاری لگی لیکن جب "آئی ہیٹ یو" کی وجہ پوچھی تو پتہ چلا کہ اس پیاری سی معصوم سی ڈول کو آج پہلی

دفعہ ڈانٹا گیا ہے۔۔۔۔۔

اور اس ڈانٹ کی وجہ یہ تھی کہ ہادی کے لئے لائے گئے کپڑوں پر حورین آپی کی اینک گرا دی اور اس

معصوم ڈول کو زندگی میں پہلی بار پڑی گی ہادی کی وجہ سے ڈانٹ پر بہت غصہ تھا۔۔۔۔۔

تو اس کے آتے ہی اس نے اپنے دشمن اول کو اس نے "آئی ہیٹ یو" کہہ کر ویکم کیا جس کو ہادی

_____ نے مسکراتے ہوئے قبول کر لیا۔

لیکن چاچی سدرہ نے اس کو قبول کرنے کی بجائے اچھا خاصہ اور ڈانٹ دیا اور تب شروع ہوئی ہیں یک

طرف دشمنی

شروع شروع میں اس کی باتوں پر ہنسنے والا کب اس کی معصومیت پر فدا ہو گیا یہ ہادی کو خود بھی پتہ نہ چلا

شروع شروع میں ہادی کو اس کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیونکہ اس کے کمرے میں اس کے بہت سارے دوست یعنی ٹیڈ بیز رہتے تھے جن کو بے گھر کر دیا گیا تھا

بس اسی غصے کی وجہ سے ہانی نے ہادی کو بیٹا اٹھا کر مارا۔
جو ہادی کو لگا تو نہیں لیکن ہانی کے منہ پر بابا صاحب کے ہاتھ سے تھپڑ ضرور پڑ گیا۔
بس اس کے بعد ہانی کی جب بھی ہادی سے ملاقات ہوئی اس کے منہ سے یہی تین لفظ نکلے۔
اور ہادی کی محبت یہ تین لفظ سن کر بڑھتی ہی گئی۔

ہادی کو ایکڑ بننے میں کوئی زیادہ انٹرسٹ نہ تھا۔
لیکن اپنی ماں کے آنسو دیکھ کر اس نے یہ فیصلہ کیا تھا۔
تائینہ ہر حال میں ہادی کو ہاشم خاندان سے دور رکھنا چاہتی تھی۔
لیکن وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اب یہ ناممکن ہے کیونکہ اپنی دلی وابستگی کے بارے میں وہ اپنی ماں سے شیئر
کر چکا تھا۔

وہ ہادی کو بالکل فارغ نہ بیٹھنے دیتی۔۔۔۔۔

کبھی فلم تو کبھی ڈرامہ کبھی ٹی وی ایڈز جس کی وجہ سے ہادی کو اکثر ہی ملک سے باہر رہنا

پر تا

بابا صاحب پہلے تو ہادی کے فلم انڈسٹری میں ہونے کے بہت خلاف تھے۔۔۔۔۔

لیکن نہ جانے کیوں ہادی کے معاملے میں ان کا دل بہت نرم تھا۔۔۔۔۔

اس لیے انہوں نے ہادی کو ایکٹنگ کی بھی اجازت دے دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماما آپ نے امریکہ میں میرے نام سے گھر کیوں لیا جب کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں پاکستان نہیں

چھوڑوں گا

نہیں ہادی تم نے کہا تھا اگر تمہارے دادا نہیں مانے تو تم میرے ساتھ امریکہ چلے جاؤ گے۔۔۔۔

تو اب تم اپنی بات سے کیوں مکر کر رہے ہو تانیہ کو اس پر غصہ آیا۔

ماما میں اپنی بات سے مکر نہیں رہا میں نے کہا تھا اگر بابا صاحب نے میری بات نہ مانی تب میں پاکستان چھوڑ

[illegible]

ہادی سوچوں کے پل باندھنا بند کرو شاید اگر تم حورین کا رشتہ مانگتے تو تمہاری شادی اس کے ساتھ
کر دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ہانیہ کے ساتھ کبھی نہیں وہ تم سے عمر میں بہت چھوٹی ہے
۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اس کی حرکتیں دیکھی ہیں تم نے....

ہر وقت وہ ٹیڈی بیر اٹھا کر کبھی ادھر گھومتی ہے کبھی ادھر وہ نہ صرف چھوٹی ہے بلکہ اس کا دماغ بھی
چھوٹے بچے جیسا ہے وہ کبھی تمہاری فیلنگز کو نہیں سمجھ پائیں گی۔
تانیہ ہر حال میں ہادی کو اپنے ساتھ امریکا لے کر جانا چاہتی تھی۔
وہ یہ جانتی تھی بابا صاحب ہادی کی یہ بات کسی قیمت پر نہیں مانیں گے لیکن ہادی کی پاکستان چھوڑنے والی
دھمکی نے انہیں سوچنے پر مجبور کر دیا تھا۔

تانیہ یہی سوچ سوچ کر پریشان تھی کہ اگر بابا صاحب اس شادی کے لیے مان گے تو وہ کبھی ہادی کو اپنے ساتھ لے کر نہیں جایاے گی اگر وہ لوگ اس شادی کے لیے مان گے

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ ہانی کے سامنے ہادی کا نام لینا بھی قیامت ہے

کیونکہ کچھ دن پہلے انہیں اڑتی ہوئی یہ خبر ملی تھی کہ جوڈراونا ٹیڈی بیئر خورین ہانی کو ڈرانے کے لیے لائی
تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس گندے سے ٹیڈی کا نام اب سے ہادی ہے۔۔۔۔۔

اتنے عرصے سے بابا صاحب جن لڑائیوں کو بہت انجوائے کرتے تھے اب یہی لڑائیاں ان کے لیے سب سے بڑا مسئلہ بن کر سامنے آئی تھی۔

یہ بات الگ ہے کہ یہ ساری لڑائی ایک طرف تھی۔۔۔۔۔

ہانی اپنے پاس ہی بناتی تھی ہادی نے کبھی ہانی سے لڑائی نہیں کی بلکہ وہ تو اس کی باتوں پہ ہمیشہ سے ہنستا آیا تھا

اور ہانی ہمیشہ بابا صاحب سے یہ شکایت کرتی کہ ہادی لڑ رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن ہادی خود ہانی کو چھیڑتا تھا۔۔۔

[illegible]

فیورٹ ٹیڈی شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر جوہانی کا بیسٹ فرینڈ تھا۔۔۔۔۔

ہانی اس سے ہر بات شیعہ کرتی اور کبھی کبھی تو ہادی کو یہ فیمل ہوتا کہ اس کا ٹیڈی بھی اس سے نفرت کرتا ہے۔

تھا تو وہ ایک بے جان سا بھالو لیکن ہادی کو اس سے عجیب سے جلن محسوس ہوتی تھی جسے وہ ہر دم اپنے باہوں میں اٹھائے گھوما کرتی تھی۔۔۔۔۔

[illegible]

* * * * *

وہ ابھی کیفیٹیریا میں آکر کچھ کھانے کے لئے بیٹھی تھی حور بھی یہی آگئی۔۔۔۔۔

شکر ہے آپ اپنی آگئی مجھے تو لگا کہ اب کی کلاس ختم ہی نہیں ہوگی وہ جب حور کی کلاس سے باہر سے نکل رہی تھی تو سر کافی غصے چلا رہے تھے۔۔۔۔۔

سر شرکت بہت اسٹریک ٹیجرتھے۔۔۔۔۔

اکثر اپنی کلاس کے اسٹوڈنٹس کو ڈانٹتے رہتے تھے وہ کلاس کے ختم ہونے کے بعد بھی کلاس میں ہی رہتے اور ان کے سامنے کسی سٹوڈنٹ کی ہمت نہ ہوتی کہ وہ اٹھ کر اپنے آپ باہر چلا جائے۔۔۔۔۔

اس کے بات پر حور ہر مسکرائی۔۔۔۔۔

اچھا چھوڑیہ بتا میرے ساتھ فلم دیکھنے چلے گی ہادی کی نئی فلم ریلیز ہونے والی تھی جسے دیکھنے کے لیے حور بہت ایکسائٹڈ تھی۔۔۔۔۔

ہاں چلوں گی اگر ہیرو کوئی اچھا سا ہوا تو ہانی جانتی تھی کہ ہیرو ہادی ہے اسی لئے منہ بسور کر بولی۔۔۔۔۔
ہانی پورا کالج مرتا ہے ہادی پر اور ایک تم ہو جو اس کی کزن ہو کر اس کو کوئی رسپونس ہی نہیں دیتی۔۔۔۔۔
آپو آپ جانتی ہو نہ مجھے ہادی بھائی بالکل اچھے نہیں لگتے نا فلموں میں اور نہ ہی اصل زندگی میں... ہانی نے ہمیشہ کی طرح سچ بولا۔۔۔۔۔

ہانی فرض کرو اگر میری اور ہادی کی شادی ہو جائے تو کیا تب بھی وہ تمہیں اتنا ہی برا لگے گا۔۔۔۔۔
حور نے پوچھا جس پر ہانی کا منہ ہر حیرت سے کھل گیا۔۔۔۔۔

کیا مطلب آپ دونوں ایک دوسرے سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔
اس کا تو نہیں پتا ہانی ہاں لیکن... حور نے شرماتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

پوری دنیا میں اور کوئی نہیں ملا تھا آپ کو آپو... میں نہیں ہونے دوں گی آپ دونوں کی شادی... مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے وہ آپ کو مجھ سے چھین لیں گے اور پھر کبھی ملنے نہیں دیں گے۔۔۔۔۔ ہانی کو اپنی فکر لاحق ہو گئی۔۔۔۔۔

نہیں چھینے گا وہ مجھے تجھ سے... تو بس یہ بتا کہ ہمارے شادی کے بعد بھی تو اس کو اتنا ہی ناپسند کرے گی۔۔۔

نہیں پھر تو وہ میرے جیجو ہو جائیں گے نہ... ہانی نے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

شکر ہے... حور تشکر ہوئی۔۔۔۔۔

ویسے آپو انہوں نے آپکو پوز کر دیا۔۔؟

نہیں ابھی نہیں ہاں مگر اس کی باتوں سے لگتا ہے۔۔۔۔۔ اب تو ہی تو دیکھ جو باتیں وہ کسی سے نہیں کرتا وہ

مجھ سے کہتا ہے اپنی ماما کے بارے میں وہ کسی کو کچھ نہیں بتاتا لیکن مجھ سے ساری باتیں شیئر کرتا ہے۔۔۔

۔۔ جب واپس آتا ہے سارا وقت میرے ساتھ گزارتا ہے اور تو اور اس نے مجھے اپنے دوستوں سے بھی

ملوایا اور تجھے پتا ہے بابا صاحب کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اپنے گھر میں رہوں گی اور تم نے کبھی دیکھا نہیں

ہادی کے گلے میں ڈبل H کالا کٹ ہے جس کا مطلب حورین اور ہادی ہو سکتا ہے... حور نے خوش ہوتے

ہوئے بتایا۔۔۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے کیا آپ ہادی بھائی سے پیار کرتی ہو... ہانی نے ایکساٹڈ ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں وہ مجھے ہمیشہ سے بہت اچھا لگتا ہے ہانی میرے خیال میں اسی کو پیار کہتے ہیں... حور نے شرماتے ہوئے

کہا۔۔۔۔۔

اچھا اب تو گھر جا میرے فرینڈ۔ لا بیری میں بیٹھ کے پرھائی کرنے والے ہیں میں لیٹ آؤں گی۔۔۔۔۔

اوکے ٹھیک ہے میں ماریہ کے ساتھ گھر چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

وہ گھر آئی تو امی نے اس کا ماتھا چوما امی اور آتے ہی اتنا پیار وہ سوچ میں پڑ گئی کہیں آج پھر ٹینڈے تو نہیں بنائے۔۔۔۔۔ اور پیار سے کھلانے کا ارادہ ہو۔۔۔۔۔

ان سے الگ ہوتے ہی اس نے سوچ لیا تھا...

امی اگر آپ نے ٹینڈے بنائیں ہیں تو میں نہیں کھاؤ گی چاہے آپ جتنا بھی پیار کر لو...

اس کی بات پر امی ہنس دی۔۔۔۔۔

بیوقوف نہیں بنائے ٹینڈے جا پہلے بابا صاحب کے کمرے میں وہ تجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں

تیرے ابا اور تایا ابا بھی وہی ہے۔۔۔۔۔

بابا صاحب مجھ سے ضروری بات کرنا چاہتے ہیں انہیں مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے... وہ یہی سوچتے ہوئے

ان کے کمرے کی طرف جانے لگی جب راستے میں رشیدہ بیگم سے ملی۔۔۔۔۔

رشیدہ بیگم بھی مسکراتے ہوئے اس سے ملی...

آگئی میری بیٹی...

جی تائی امی بس ابھی آئی ہوں۔۔۔۔۔

ان سے مل کر وہ آگے بڑھی...

آج ہوا کیا ہے سب کو سب اتنے پیار سے کیوں مل رہے ہیں۔۔۔۔۔ ویسے تو امی میرے گھر آتی ہی مجھے

ڈانٹنا شروع کر دیتی ہیں اور آج اتنا پیار لو تو رہی ہیں کچھ تو گڑ بڑ ہے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بابا صاحب سے جا کے پوچھتی ہوں... یہی سوچتے ہوئے وہ بابا صاحب کے کمرے میں آگئی

السلام علیکم-----

بابا صاحب امی کہہ رہی تھی کہ آپ کو مجھ سے کوئی ضروری کام ہے۔۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے پوچھا جب نظر بابا صاحب کے کمرے کی اکلوتی کرسی پر بڑے

سے ٹیڈی پر پڑی۔۔۔۔۔

وہ اچھل کر اس کے پاس پہنچی اور اسے اٹھالیا...

بابا صاحب یہ میرے لئے ہے نہ.... اس نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

ہاں تو اس گھر میں اور کسی کے لئے لایا جاسکتا ہے ایسا تحفہ... انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ابو بابا صاحب آئی لو یو... اس نے فوراً بابا جان کا گال چوما جس پے وہ بے ساختہ مسکرائے۔۔۔۔۔

مگر آج تو میرا برتھ ڈے نہیں ہے پھر آپ میرے لئے گفٹ کیوں لائے... ہانی نے کنفیوز ہوتے ہوئے

پوچھا۔۔۔۔۔

جس پر بلال اور عادل ایک طرف ہوئے اور بابا صاحب کو دیکھنے لگے جیسے کہہ رہے ہوں کہ اب وجہ

بتائیں۔۔۔۔۔

کیونکہ تم ہماری سب سے زیادہ فرما داری پوتی ہو ہماری ہر بات مانتی ہو تم ہماری کوئی بات نہیں ٹالتی اس لئے

لائے ہیں تمہارے لیے تحفہ...

بابا صاحب اسے گھیرنے کی کوشش کر رہے تھے تاکہ وہ انکار نہ کرے۔۔۔۔۔

ہاں بابا صاحب اور ہادی بھائی سے بھی زیادہ اچھی ہوں... ہانی نے یہ بتانا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔
ہاں بیٹا تم ہادی سے بھی زیادہ اچھی ہو اسی لئے تو میری ساری باتیں مانتی ہو اور اب میں جو کہوں گا وہ بھی تم
مانو گی۔۔ مانو گی نہ۔۔۔؟؟

وہ شاید ہانی کو اپنی باتوں میں بہلا کر اپنے مقصد تک جانا چاہتے تھے۔۔۔۔۔
ہاں میں آپ کی ساری باتیں مانو گی... ہانی نے فوراً ہامی بھری۔۔۔۔۔
وعدہ کرو۔۔۔ انکار نہیں کروں گی۔۔ بابا صاحب نے کہا۔۔۔۔۔
پکا وعدہ انکار نہیں کروں گی آپ جو کہیں گے کروں گی بتائیں کیا کروں... ہانی نے لاڈ سے انکے گلے میں
باہیں ڈالی۔۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے تمہیں ہادی سے شادی کرنی ہو گی اور کل ہی ہم تمہارا نکاح کرائیں گے... ہادی سے بابا صاحب
نے پر سکون ہو کر ہانی کے سر پر دھماکا کیا۔۔۔۔۔
کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ہانی بابا صاحب سے کیا ہوا وعدہ کبھی نہیں توڑے گی۔۔۔۔۔
بابا صاحب یہ کیسے ممکن ہے میں ہادی بھائی سے شادی نہیں کر سکتی... ہانی نے بے بسی سے
کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتی تم ہادی سے شادی کیا کمی ہے اس میں ماشاء اللہ ہر فن مولا ہے۔۔۔۔۔ بابا صاحب
نہیں چاہتے تھے کہ ہانی ان کے پوتے میں کوئی کمی نکالے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
کوئی ایک کمی ہو تو بتاؤں کوئی ہر فن مولا نہیں ہیں وہ بہت ہی گندے ہیں اور مجھے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے
میں نہیں کروں گی ان سے شادی... ہانی نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[illegible]

ایسا ہے بابا صاحب میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے خود حور آپونے یہ بات بتائی ہے.... ہانی نے بتایا۔۔۔۔۔
بس کرو ہانی بہت ہو گیا ہم فیصلہ کر چکے ہیں اور تم ہم سے وعدہ کر چکی ہو اب تم یہ وعدہ نہیں توڑ سکتی۔۔۔
اب جاؤ اپنے کمرے میں اور جا کر نکاح کی تیاری کرو کل ہم تمہارا اور ہادی کا نکاح کروا رہے ہیں اور اس
بارے میں اب ہم بات نہیں کریں گے جاؤ یہاں سے.... بابا صاحب نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

اور ہانی کو ایک بار پھر سے ہادی کی وجہ سے ڈانٹ سننے کو ملی۔۔۔۔۔

میں نہیں مانوں گی آپ کی بات میں آپ سے کبھی بات نہیں کروں گی.... وہ یہ کہہ کر وہ روتے ہوئے

کمرے میں بھاگ گئی۔۔۔۔۔

بابا صاحب جب بھی کبھی ہانی کو ڈانٹتے تو وہ ایسے ہی ان سے ناراض رہتی اور پھر پیار سے وہ اسے منانے کے لیے جاتے لیکن آج انہوں نے سوچا تھا کہ وہ اسے منانے کے لیے نہیں جائیں گے کیونکہ کسی بھی قیمت پر انہوں نے اپنی بات منوانی تھی۔

کوئی بات نہیں ہانی کو تو خیر وہ منہا ہی لے گا مسئلہ اس کی ماں کا تھا جو کل تک اسلام آباد نہیں پہنچ سکتی تھی

کیونکہ وہ آج شام کی فلائٹ سے کسی شوٹنگ کے سلسلے میں کہی جا رہی تھی۔

مام کل میرا نکاح ہے آپ آجائیں نہ.... اس نے فون پر اپنی ماں سے کہا۔۔۔۔۔

ہادی ڈارلنگ میں نہیں آسکتی تم میری مجبوری سمجھ سکتے ہو۔۔۔۔۔

موم آپ کو شش تو کریں.... ہادی نے پھر سے ماں کو منانے کی کوشش کی-----

ہادی میں تمہاری شادی پہ آؤ گی دیکھنا تمہاری شادی کے سارے فنکشن میں میں تمہارے ساتھ کھڑی

ہوں گی۔

کیسی ماں تھی یہ جسے اپنے بیٹے کے نکاح سے زیادہ اپنی شوٹنگ پیاری تھی۔۔۔۔۔

ہادی چاہتا تھا کہ اس کے نکاح میں اس کی ماں اس کے ساتھ کھڑی ہو لیکن ماں نہیں تو کیا ہوا اس کی امی

جان تو تھی رشیدہ بیگم ہر کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھی رشیدہ بیگم اسے ماں کی کمی محسوس نہیں

ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

ہادی اپنی پسند سے ہانی کے لئے ڈریس لایا تھا جس سے ہانی نے پہننے سے صاف انکار کر دیا تھا مگر ہائے رے

مجبوری اس وقت ہانی کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی نیا ڈریس نہ تھا۔

ہانی کی ایک نہ چلی اور ہانیہ بلال ہاشم ہمیشہ کے لئے ہانیہ ہادی ہاشم بن گئی۔۔۔۔۔۔

ہانی حور کی وجہ سے پریشان تھی جس نے ہی کام میں بھرپور حصہ لیا۔۔۔۔۔۔ اور اس سے کوئی شکایت نہ کی یہاں تک کہ بیوٹیشن کا ساتھ دے کر اسے تیار بھی کیا۔۔۔۔۔۔ اور اپنے آپ کو بہت خوشی ظاہر کرنے کی کوشش کر رہی تھی ایسا ہانی کو لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کی بہن کو کوئی تکلیف ہو لیکن پھر بھی وہ اپنی بہن کی تکلیف کی وجہ بن چکی تھی۔۔۔۔۔۔

اور یہی وجہ تھی کہ وہ ہادی اور اس کے رشتے کو دل سے قبول نہیں کر پار ہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اسے لگ رہا تھا کہ ہادی نے پہلے حور کو یہ امید دی جس کی وجہ سے وہ ہادی کو چاہنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر اس سے شادی کرنے کے بجائے ہانی سے نکاح کر لیا۔۔۔۔۔۔۔

اگر اس کے دل میں حور کے لیے کچھ نہیں تھا تو وہ اپنے گلے میں ڈبل H کالاکٹ کیوں ڈالا ہوا تھا۔
ہادی نے اس کی بہن کا دل توڑا تھا جسے وہ کبھی معاف نہیں کر سکتی تھی نہ جانے کتنا روئی ہوگی...

اس وقت بھی حور اپنے کمرے میں تھی نکاح کے بعد ہو نظر نہ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید اپنا دل برباد
ہونے کا سوگ منار ہی ہو لیکن اس سب کے باوجود بھی اس نے اپنی بہن کی نکاح میں بھرپور حصہ لیا

شاید اپنے آپ کو اس کے سامنے مضبوط ثابت کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نکاح کے دوران سارے
کام بھی کرتی رہی اور اسے ہادی کے نام سے چھیڑتی بھی رہی نکاح کے پورے فنکشن میں اس کے لبوں
سے مسکراہٹ الگ نہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ہانی نے سوچ لیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ اب وہ اپنے بابا جان سے بات نہیں کرے گی ان سے ناراض
رہے گی کیوں کہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ بابا صاحب نے اس کے بات نہیں مانی تھی ناراض ہونا تو بنتا تھا۔۔۔

ہانی بابا صاحب کے ساتھ ساتھ گھر کے سب افراد سے ناراض تھی وہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی بلکہ
کمرے سے باہر تک نہیں نکل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کو کھانے کے لئے بلایا جاتا تو وہ کہتی کہ اسے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور پھر خود رات کو
چوری چپکے سے آکر کھانا کھاتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور دوپہر کا کھانا زبردستی اس کے کمرے میں بھیجا جاتا
بابا صاحب نے اسے اس وقت تنگ کرنے سے منع کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سو گھر کا کوئی بھی فرد اسے بالکل نہ چھیڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

خبردار جو تم نے ہانی سے ملنے کی کوشش کی یا تنگ کیا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔

سو ہا دینے بھی ہانی سے ملنے یا بات کرنے کی بالکل کوشش نہ کی۔

وہ جب گھر میں داخل ہوا تو کچن میں کچھ کھٹکنے کی آواز آئی اس وقت کچن میں کون ہو سکتا ہے یہی سوچ کر وہ کچن کے دروازے کی طرف آیا۔

خیر نظر تو کوئی نہیں آیا لیکن اس کا بڑا سا ٹیڈی جو اس نے باہوں میں کسی چھوٹے بچے کی طرح پکڑ کر رکھا تھا اسے دیکھ کر وہ مسکرا اٹھا۔

یعنی کہ اس کے ایک ہفتہ پہلے بننے والی منکوحہ اپنے حجرے سے باہر تشریف لاچکی تھی آج اسے دیکھ کر
اس کا دل الگ ہی ترنگ میں دھڑکا۔

ہادی کا دل چاہا کہ فوراً آگے بھر کے اسے اپنی باہوں میں بھر لے۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر کچھ یاد آ گیا تو وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کے کھڑا ہو گیا۔۔۔

ہائے میرے بابا صاحب کا حکم اگر تم نے ہانی بیٹی کو تنگ کرنے کی ذرا سی بھی کوشش کی میں اس بات کا بھی لحاظ نہیں کروں گا کہ وہ تمہارے نکاح میں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سودا داجی کی دھمکیوں کو یاد کرتے ہوئے وہیں دروازے کے پاس کھڑا ہو گیا اور اسے دیکھنے لگا جو چوری
چوری میگی کھانے میں مصروف تھی۔

مہنگی کا جو پیکٹ فرش پر پڑا تھا اسے دیکھ کر اندازہ ہو گیا کہ مہنگی بہت سہانسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانی کو محسوس ہوا کہ کوئی اسے پیچھے سے دیکھ رہا ہے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ہادی بڑی دلچسپی سے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا اسے دیکھتے ہی مہنگی اس کے گلے میں اٹک گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور کھانسی کا دورہ شروع ہو گیا اس کی آنکھوں میں پانی آگیا چہرہ ضبط کے مارے بری طرح سرخ ہو چکا تھا۔۔۔

ہادی فوراً آگے بڑھا اور گلاس اس کے لبوں سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے پانی پیا کیونکہ اسے یاد نہیں رہا تھا کہ پانی پلانے والا اس کا دشمن اول ہے پانی پینے کے بعد ہادی کو ہمیشہ والا جملہ سننے کو ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئی ہیڈ یو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے آئی ہیڈ یو ہے ہادی ہمیشہ کے طرح مسکرایا جبکہ وہ اپنا بڑا سا بھالو سنبھالتے ہوئے کچن سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[illegible]

مجھے تو لگتا تھا کہ میری ہانی بیٹی میرے ہر فیصلے میں میرا ساتھ دے گی لیکن یہ کیا میٹا تم تو مجھے مایوس کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بابا صاحب بہت اداس لمحوں میں کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ میری بچی مجھ سے ناراض ہے لیکن یہ کبھی نہیں سوچا تھا کہ اتنے دن تک میری بیٹی مجھ سے ناراض رہے گی اسے اپنے سینے سے لگایا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں بابا صاحب مجھے آپ کے فیصلے پر پورا یقین ہے مجھے پتہ ہے کہ آپ کبھی بھی میرے بارے میں غلط فیصلہ نہیں کریں گے اپ نے ہادی کو کچھ سوچ کر ہی میرے لئے چنا ہو گا پانی نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا۔

تو پھر تم مجھ سے ناراض کیوں ہو کیوں بیٹھی ہو اس طرح سے اتنے دن سے اپنے کمرے میں... بابا صاحب
الجھتے ہوئے بولے-----

مجھ سے ناراض ہو تو مجھے بتانا چاہیے نہ تمہیں... اب تو مجھے تمہیں منانا پڑے گا... بابا صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

[illegible]

ہا ہا ہا اٹھیک ہے بس تیار ہو جاؤ ہم آج شام کو ہی شاپنگ پر چلیں گے اب ہم اپنی لاڈلی پوتی کو منا کر رہیں

_____گے

انہوں نے مسکراتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگایا اب بابا صاحب کو کوئی ٹینشن نہیں تھی کیونکہ جس بات کا انہیں ڈر تھا کہ کہیں ہادی سے ہانی کی شادی کا فیصلہ غلط نہ ثابت ہو جائے وہ اب ختم ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

ہانی حورین اور بابا صاحب اس وقت شاپنگ مال میں شاپنگ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

حورین پر رھائی کر رہی تھی لیکن شوپنگ کا نام سنتے ہی اٹھ کر ان کے ساتھ چل دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانی کو اس بات کی خوشی تھی کہ حورین نے اس بات کو زیادہ دل پر نہیں لیا تو پھر سے نور مل ہو گئی تھی ہانی کو ہادی کے نام سے تنگ کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہانی میرے خیال سے ہمیں ہادی کو بھی اپنے ساتھ لانا چاہیے تھا بچارہ پوچھ رہا تھا کہ وہ بھی ساتھ آسکتا ہے
کہ نہیں لیکن بابا صاحب نے صاف منع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

[illegible]

آپ کو برا نہیں لگا ہادی کا اس طرح سے میرے ساتھ نکاح ہو جانا... ہانی نے اپنے دل میں کھٹکتے سوال

کو پوچھا۔-----

جس پر حور مسکرا دی...

مجھے کیوں برا لگے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں تو بہت خوش ہوں کہ میری بہن کا نکاح اتنے اچھے انسان سے ہوا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہادی بہت اچھا انسان ہے اور وہ تجھے بہت خوش رکھے گا اور اگر اس نے تجھے تنگ کیا تو مجھ سے بہت مار کھائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر حور آگے جانے لگی پھر اچانک مڑی... اور ہاں اس دن کالج والی بات بالکل بھول جاؤ وہ صرف میری غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں... اس کا گال تھپتھا کر وہ آگے بڑھ گئی۔

جبکہ ہانی یہ سوچ رہی تھی کہ یہ بات اتنی آسانی سے بھولنے والی تو ہر گز نہیں ہے۔۔۔۔۔

حورین کے لیے پھپھو سکینہ کے بیٹے صارم کا رشتہ آیا تھا صارم ہر لحاظ سے ایک بہترین انسان تھا

اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ صارم حورین کے لیے ایک بہترین ہمسفر ثابت ہو سکتا ہے

پھوپھا کی وفات کے بعد جس طریقے سے اس نے اپنی بہن اور ماں کو سنبھالا وہ ہر کوئی نہیں کر سکتا

اور سب سے اچھی بات یہ تھی کہ صارم حورین کو پسند بھی کرتا تھا اور اپنی مرضی سے اس نے اپنی ماں کو ان کے گھر بھیجا تھا....

بابا صاحب کو یہ رشتہ بالکل بہترین لگا لیکن پھر بھی وہ حورین کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتے تھے اس لیے انہوں نے حورین سے مرضی پوچھی تو اس نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے کہہ دیا جیسے آپ کو ٹھیک لگے

بابا صاحب جانتے تھے کہ وہ بچپن سے بہت سمجھدار ہے اور وہ اس رشتے کے لئے انکار نہیں کرے گی حورین پڑھائی کے آخری سال میں تھی اس لیے بابا صاحب کہتے تھے کہ اس کی پڑھائی ختم ہونے کے بعد اس کی شادی کی جائے...

لیکن پھوپھو کو ہر بات کی جلدی تھی تو یہاں پر جلدی کیسے نہ ہوتی... سو کہہ دیا کہ کون سا حورین پر اے گھر میں جانے والی ہے اپنا ہی گھر ہے نہ ہم کو نسا حورین کو بڑھنے سے روک دیں گے وہ جتنا چاہے پڑھ سکتی ہے...

ان کو اپنے بیٹے کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کیونکہ اتنے سالوں سے اس نے یہی کہا تھا کہ جب تک وہ سیٹل نہیں ہو جاتا وہ شادی نہیں کرے گا اور اب یہ نہ ہو کہ وہ پھر سے شادی سے انکار کر دے...

اسی لئے پھوپھو سامنے بابا صاحب کی ایک نہ چلنے دی.... جس پر اسی مہینے کی پندرہ تاریخ کو ان دونوں کا نکاح رکھ دیا گیا اور چھوٹی عید کے بعد دونوں بہنوں کی رخصتی....

ہادی حد سے زیادہ خوش تھا

کیوں کہ بابا صاحب نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی حورین کی شادی ہوگی اس کے ساتھ ہی ہانی کی رخصتی کر دی جائے گی...

اسے اتنی جلدی امید نہ تھی کہ اتنی جلدی ہانی ہمیشہ کے لیے اس کے پاس آجائے گی.. یہ خوشی بھی ہانی کے ساتھ مل کر سیلیبریٹ کرنا چاہتا تھا...

مگر وہ تو تب ہوتا جب ہانی میڈم اسے منہ لگاتی اسے تو اندر سے محسوس ہو رہا تھا ہانی کوئی پلاننگ کر رہی ہے اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے کیونکہ وہ جب بھی اس کے سامنے آتی عجیب عجیب ڈیزائن کے منہ بناتی جیسے دل ہی دل میں اسے گالیوں سے نوازا رہی ہو

اسے یقین تھا ہانی اس کے خلاف کچھ تو پلاننگ کر رہی ہے مگر کیا یہ سمجھ نہیں پارہا تھا بس آج کسی طریقے سے بابا صاحب اسے ہانی کو باہر لے جانے کی اجازت دے دیں تو وہ ہانی کو اپنی محبت کا اظہار کر کے اسے یقین دلائے گا....

ہاں اگر بابا صاحب مان گے تو کیونکہ اس وقت بابا صاحب مکمل طور پر ہانی کی پڑھائی ہوئی پیٹی پر چل رہے تھے

ایسا لگ رہا تھا کہ بابا صاحب ہادی کی کوئی بات مانے گے ہی نہیں...

ہانی کیپچن کے دروازے سے باہر نکل رہی تھی جب یہ دروازے کے سامنے آ کے رکا.... راستے سے ہٹ جائیں...

وہ دروازے کے بیچوں بیچ کھڑا تھا..

ہانی نہیں چاہتی تھی کہ وہ ہادی سے ذرا سا بھی ٹچ ہو اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی مخاطب کیا..
کیونکہ ہانی کے ہاتھ میں ہمیشہ کی طرح بہت بڑا بھالو تھا جن جناب کا اس دروازے سے نکلنا بہت مشکل تھا
اسی لیے ہادی دروازے کی ایک سائیڈ ہو گیا...

اپنے والد سے نکلتے ہوئے ہادی نے جان بوجھ کر ہانی کے بھالو والے ہاتھ کو ٹچ کیا...
ہاں جی تنگ بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن نکاح کے بعد اس سے بات کرنا چاہتا تھا لیکن یہ محترمہ تھی جو
ہاتھ میں آنے کا نام نہیں لے رہی تھی بس اسی لیے یہ جسارت کی...
گھبراہٹ کی وجہ سے ہانی کا بھالو چھوٹ کر زمین پر گرا ہادی نے فوراً ہی ہانی کی گھبراہٹ کو نوٹ کر لیا..
اس لئے اس کی گھبراہٹ دور کرنے کے لیے فوراً زمین پر بیٹھ کر اس کا بھالو اٹھانے لگا..
ہاں نے تمہارا ٹیڈی بچہ گر گیا لیکن جب اٹھ کر اسے پکڑنے لگا تو اس کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر بولا
میرا مطلب ہے... شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر صاحب غلطی سے گر گئے ہیں پوچھ لو ان سے کہی ان کو
چوٹ تو نہیں آئی...

ہانی نے چھیننے والے انداز میں اس سے اپنا ٹیڈی لیا اور چلی گئی اس کے جاتے ہی خالی نے لمبی سانس خارج
کی...

ہادی کو یاد نہیں تھا کہ شاید اس نے کبھی اپنے ٹیچر کو بھی اتنی عزت سے مخاطب کیا ہو لیکن یہ تو حافی محترمہ
کا ٹیڈی تھا اور ان کی شان میں گستاخی تو پیاری سی منکوحہ کبھی برداشت نہیں کرے گی.. تو مجبوراً ان سالہ
صاحب کی عزت تو کرنی ہی پڑے گی...

ہانی کو سمجھ نہیں آرہا تھا کیا آخر اسے ہو کیا رہا ہے

پہلے تو اسے ہاتھ نہ لگتا تھا اس کی طرف دیکھنا گوارا نہ تھا

لیکن نہ جانے آج اسے ہادی کے چھوتے ہی کیا ہوا ہادی کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے لگا تو وہ گھبرا گئی...

لیکن اس سے برا نہیں لگا تھا مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ احساس اچھا لگا تھا ہاں مگر عجیب ضرور لگا تھا...

امی نے جب اسے بتایا کہ نکاح سے پسند کرتا تھا اور اس کی مرضی سے یہ نکاح ہوا ہے تب سے ہانی کو سب

کچھ عجیب عجیب لگ رہا تھا...

کیا میں اتنی خوبصورت ہوں شاہو...؟

کہ کوئی بھی مجھے چاہنے کرنے لگے

اس لئے شاہجہان جلال الدین محمد اکبر سے پوچھا...

لیکن حور آپو تو بہت خوبصورت ہے اگر ہادی کو کسی کو پسند کرنا تھا تو انہیں کرنا چاہیے تھا..

پھر انہیں کیسے مجھ سے پیار ہو گیا...

اچھا شاہو تمہیں کیا لگتا ہے...؟

اس وقت ہانی اور شاہجہان کی بہت اہم میٹنگ چل رہی تھی...

لیکن میں کتنی کیوٹ بھی تو ہوں ہو سکتا ہے انکو میری کیوٹنس دیکھ کر پیار ہو گیا ہو.. کیوٹ لوگوں سے

بھی تو پیار ہو سکتا ہے انسان کو.. اس نے اپنی گول گول آنکھیں ٹمٹما کر شاہو کو دیکھا...

ہاں یہی وجہ ہوگی لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں نے بچپن سے ان کے ساتھ جو شرارتیں کی جو پنگے لئے ان کا بدلہ لینے کے لیے وہ مجھ سے شادی کر رہے ہوں۔۔۔ ہیں نا؟ اس نے اپنے دماغ کے گھوڑے پھر سے دورائے اروبات کی تہہ تک پہنچ گئی گی...

ہاں یہی ہوا ہو گا ہیں نہ شاہو۔۔۔؟

لیکن تم فکر مت کرو ابھی بابا صاحب کو جا کے بتاتی ہوں ویسے بھی وہ مجھ سے بڑی وجہ مانگ رہے تھے اس سے بڑی وجہ کیا ہو سکتی ہے کہ وہ مجھ سے اپنے جنموں کی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے شادی کر رہے ہیں بڑے آئے ہیں ہیر و بابا صاحب ان کی ساری ہیر و گردی نکال دیں گے.. دیکھا میں کتنے سمارٹ ہوں اسی بات پہ ہائے فائی...

اس نے شاہجہان جلال الدین محمد اکبر کے اٹھے ہوئے ہاتھ پر تالی بجائی اور انہیں اٹھا کر باہر لے آئیں کیونکہ ان کے بیسٹ فرینڈ جلال الدین محمد اکبر کتنی ہی سمارٹ کیوں نہ ہوں لیکن اپنے پیروں پہ چل کر باہر نہیں آسکتے تھے...

بابا صاحب میں وعدہ کرتا ہوں میں اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا آپ پلیز اجازت دے دیجئے.. ہادی دو گھنٹے سے بابا صاحب کی منتیں کر رہا تھا...

دیکھو ہادی ہم نے ایک بار پھر کہہ دیا نہیں تو نہیں کا مطلب نہیں ہوتا ہے.. ہماری نہ ہاں میں نہیں بدلے گی تم جاؤ یہاں سے.. بابا صاحب کسی طور ماننے کے لیے تیار نہ تھے...

بابا صاحب آپ نے میری ایک بات مان کر مجھ سے اپنے اپنے دادا ہونے کا حق چھین لیا مجبوراً ہادی کو اب ایکٹنگ ہی کرنی تھی

یہ تم کیا کہہ رہے ہو بہنو دار یہ بات نہیں ہے جو تم سمجھ رہے ہو

رہنے دیجئے بابا صاحب اچھے سے سمجھ میں آرہا ہے مجھے آپ کی ایک بات مان کر ہانی آپ کو اتنی پیاری ہو گئی کہ آپ اپنے پوتے کو بھول بیٹھے... ہادی اپنی آنکھوں سے جھوٹ موٹ کے آنسو صاف کرنے لگا.. ہادی ایسی بات نہیں ہے میں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ تم اسے تنگ نہیں کرو گے اور اب اگر میں نے ہانی کو تمہارے ساتھ بھیج دیا تو ہر ایک بار پھر مجھ سے ناراض ہو جائے گی...

نہیں ہوگی بابا صاحب میں اسے بالکل تنگ نہیں کروں گا ہم جائیں گے کھانا کھائیں گے اور واپس آجائیں گے.. اور آپ کو تو پتہ ہی ہے اگلے ماہ رمضان شروع ہو جائے گا اس کے بعد تو میں ہانی کو کہیں لے کے نہیں جاؤں گا اور میں نہیں چاہتا کہ میں ہانی کو شادی سے پہلے اپنی محبت کا احساس بھی نہ بھلا پاؤں سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔ ہادی ایک بار پھر سے منت کی...

بابا صاحب میں ایک بار اس سے اپنی محبت کا اقرار کرنا چاہتا ہوں میں اسے بتانا چاہتا ہوں کہ میں اس سے بہت پیار کرتا ہوں یہ دل جگر گردے پھیپھڑوں کا معاملہ ہے دادا صاحب صرف ایک بار... ہادی کو اب ایسا لگ رہا تھا کہ دادا صاحب ماننے کے قریب پہنچ چکے ہیں بس ایک دو ایمو شل وار کے ساتھ ہی بابا صاحب اسے جانے کی اجازت دے دیں گے...

اتنے میں ہی اس کے دل جگر گردے پھیپھڑے کا معاملہ اپنے میں شاہجہان محمد اکبر دین یہ اپنے قدموں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گیا...

بابا صاحب مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے "اکیلے" اس نے اکیلے پر زور دیتے ہوئے کہا...
اس کو دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ آپ اپنے تشریف کاٹو کر ایہاں سے باہر اٹھا کے لے جائیں...
فلحال آپ اپنے بھائی کو لے کر یہاں سے باہر جائیں اس وقت میں اور بابا صاحب بہت ضروری بات کر رہے ہیں...

اس نے "بھائی" پر زور دیتے ہوئے کہا...

یہ میرا بھائی نہیں بیسٹ فرینڈ ہے اور اس کا ایک نام ہے بہتر ہو گا کہ آپ اسے اس کے نام سے مخاطب کیا کریں... نکاح کے بعد ہانی میں ابھی تک اس سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی ہے دن کے بعد کیا؟ اس نے بچپن سے ہی یہاں دی سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی لیکن اب کچھ زیادہ ہی روڈ ہو گئی تھی...
جی ہاں محترمہ مجھے یاد ہے آپ کے اس بھائی صاحب کا نام شاہ جہاں جلال الدین محمد اکبر ہے اور میں بہت ہی عزت سے کہہ رہا ہوں اور میں ان سے معافی مانگتا ہوں جو میں نے ان کی شان میں گستاخی کر دی۔ یقیناً یہ مجھے معاف فرمادیں گے پلیز ابھی انہیں لے کر باہر چلی جائے...
اس نے ایک لفظ چبا چبا کر بولا..

لیکن مقابل نے اسے مکمل اگو کرتے ہوئے بابا صاحب کو مخاطب کیا...

بابا صاحب میں اور شاہو باہر بیٹھے ہیں جب آپ فارغ ہو جائیں تو بلا لیجئے گا...

بلا لیجئے گا... ہادی نے اس کی نقل اتاری... جس طرح محبت سے یہ اس شاہو کو بلاتی ہے نہ اس کے ایک پرسنٹ مجھے بلا لے نہ تو ساری زندگی غلام بن کے رہوں میں اس کا لیکن نہ بابا صاحب آپ دیکھئے گا شادی

کے پہلے دن تو میں اس کا شاہو کی منڈی مروں گا... ہادی منہ بسورتے ایک بار پھر سے بابا صاحب کے آگے آکر بیٹھے ہوتے ہوئے بولا...

اس کے بھالو سے نفرت کرتے ہو تم۔۔؟ بابا صاحب نے مسکرا کر کہا...

جی نہیں ہر اس چیز سے پیار کرتا ہوں جسے وہ ہاتھ لگاتی ہے اسے تو ہر وقت اپنی باہوں میں بھر کے رکھتی ہے اس سے کیسے نفرت کر سکتا ہوں میں... ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا...

ٹھیک ہے لے جاؤ اسے لیکن جلدی گھر واپس آنا...

ہادی کو نہیں لگا تھا کہ بابا صاحب اس طرح جانے کی اجازت دے دیں گے ابھی تو اسے لگ رہا تھا کہ اس سے بہت سارے پا پڑیلنے پڑیں گے۔ لیکن اب بابا صاحب کو اجازت دینی تھی.. کیونکہ باہر جو مخلوق بیٹھی تھی اس سے وعدہ کر چکے تھے نکاح کے بعد وہ ہانی سے زیادہ پیار کریں گے اس لیے ہانی میڈم کے سامنے وہ ہادی سے ذرا اہمیت دیتے تھے....

بابا صاحب تمہیں اندر بلارہے ہیں... وہ بابا صاحب کی کمرے سے نکلا اور اس نے آکر بتایا اس کو انور کرتے ہوئے وہ اپنا بھالو اٹھا کے اندر جانے لگی...

کبھی اس سالے کو میرے پاس بھی چھوڑ دو کبھی سالہا بہنوئی بات کر کے دوستی ہی کر لیں گے.. ہادی کو خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ایسی بے فضول باتیں کیوں کر رہا ہے..

یہ میرا بیسٹ فرینڈ ہے اور یہ اور کسی سے بات نہیں کرتا اور آپ اسے بار بار میرا بھائی نہ بنائیں.. ہانی نے یاد دلایا..

لیکن یار اب تو میں نے نہیں کہا کہ یہ تمہارا بھائی ہے میں نے تو اسے اپنا سالہ کہا ہے.. بے فضول بات ہی سہی لیکن ہانی اس سے بات تو کر رہی تھی...

ہاں تو اسے اپنا سالہ بول رہے ہیں اس کا مطلب کی آپ اسے میرا بھائی بنا رہے ہیں۔ کیوں کہ میں آپ کی بیوی۔۔ بیوی سے آگے وہ کچھ نہیں بولی۔ اور پھر وہ ہوا جو پہلے کبھی نہیں ہوا تھا...

ہانی میڈم شرمائی۔۔۔ اور اس کی بات پر اچانک بند ہوتی بولتی پر ہادی نے بلند ترین قہقہہ لگایا...
تھینک یو سوچ ہانی میری جان مجھے لگ رہا تھا کہ ابھی تک تم نے اس رشتے کو قبول نہیں کیا ہے لیکن میرا اندازہ غلط ثابت ہوا.. ہادی نے خوش ہوتے ہوئے کہا...

ہانی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ ہادی کے تھینک یو کا کیا جواب دے...
سو معصومیت سے یورو لیکم۔۔ کہہ کر اندر چلی گئی..

اور ادھر ایک بار پھر سے ہادی کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا...

اور اس قہقہے کی آواز سن کر ہادی کو لگا کہ وہ کچھ غلط بول کر آئی ہے

ہانی کمرے میں آئی اور منہ پھلا کر بیٹھ گئی یقیناً وہ بابا صاحب کو وہ وعدہ یاد کر رہی تھی جس میں انہوں نے کہا تھا اگر ہاری سے نکاح کر لو تو میں تم سے زیادہ پیار کروں گا...

ہانی بیٹا تم جانتی ہو نا میں تم سے زیادہ پیار کرتا ہوں تو پھر اس طرح سے ناراض ہونے کا کیا فائدہ ہے.. بابا صاحب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب ہانی کیوں ناراض ہو گئی ہے..

بابا صاحب میں یہ شادی نہ کرنے کے لیے اتنا برا ریزن لائی اور آپ اب کیا کہہ رہے ہیں... وہ روتی شکل بنا کر بولی

کیونکہ تمہاری ریزن اتنا برا نہیں ہے کہ میں شادی توڑ دوں.. بابا صاحب پر سکون انداز میں بولے...
کیا یہ ریزن بھی برا نہیں ہے.. ہانی نے حیرت سے پوچھا..

نہیں یہ ریزن بھی برا نہیں ہے اب جاؤ تیار ہو جاؤ تم شام کو ہادی کے ساتھ باہر جانا ہے...
بابا جان بدلے کے نام پر لوگ جنگیں چھیڑ دیتے ہیں اور آپ کو یہ ریزن بڑا نہیں لگ رہا... ہانی نے حیرت سے منہ کھولتے ہوئے کہا...
ہانی بیٹا شام ہونے والی ہے جاؤ جا کے تیار ہو جاؤ اور مجھے بھی سیر پہ جانا ہے... یہ کہہ کر بابا صاحب اٹھ کر کمرے سے باہر جانے لگے...
پھر مڑے...

اس سے بڑا ریزن لاؤ گی تو وعدہ کرتا ہوں کہ تمہاری شادی اس کے ساتھ نہیں کروں گا...
اتنا بڑا ریزن بھی آپ کو چھوٹا لگتا ہے اس سے بڑا ریزن کیا لاؤں.. ہانی منہ بسور کر بولی...
مگر اس کی بات سن کر بابا صاحب ہنستے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے...

ہانی کو پتا تھا کہ ہادی کو بلیک کلر نہیں پسند اسی لئے اس نے جان بوجھ کر بلیک کلر کا ڈریس پہنا تھا
لیکن وہ بیچاری یہ نہیں جانتی تھی کہ ہادی کو ہانی پر بلیک کلر بھی اچھا لگتا ہے.. اس لیے ہادی نے کوئی
اعتراض نہ کیا...

ہادی یہ ڈنر صرف میرے اور تمہارے لئے ہے اس میں کسی تیسرے آدمی کی گنجائش نہیں ہے.. ہادی نے اسے یاد دلایا...

ہاں تو شاہ جہاں آدمی تھوڑی ہے وہ تو میرا دوست ہے.. ہانی نے شاہجہان کو اپنی باہوں میں بھرا...
ہاں لیکن یہ رومانٹک ڈنر ہے کسی تیسرے کی گنجائش نہیں ہے اس میں تم آج اسے یہیں پر چھوڑ دو نکاح کے بعد پہلی بار باہر جا رہے ہیں تو اس کو لے کے جانا ضروری تو نہیں آج اس کو تم یہیں پر چھوڑ دو آگے ہم ہمیشہ اسے اپنے ساتھ رکھیں گے ہادی بہت نرم لہجے میں بول رہا تھا جبکہ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ اس کے شاہجہان کو اٹھا کے کھڑکی سے باہر پھینک دے یا زندہ دیوار میں چنوا دے...
لیکن پھر اسے یاد آیا کہ یہ جناب تو زندہ تھے ہی نہیں..

اسے یقین تھا کہ ان دونوں کی ویڈنگ نائٹ پر بھی یہ سالہ ان دونوں کے بیچ میں سوئے گا...
جی نہیں یہ میری حفاظت کے لئے میرے ساتھ چلے گا... ہانی نے معصومیت سے کہا جبکہ ہادی اس کے قریب آیا اور بڑی احتیاط سے اس کی باہوں سے اس کا بھالو نکالا اور اسے صوفے پہ بٹھایا...
میری جان تمہاری حفاظت کے لیے تمہارا شوہر تمہارے ساتھ ہے تمہیں کسی بھی بے جان بھالو کی ضرورت نہیں ہے.. ہادی ہاشم کی جان ہی کیوں نہ چلی جائے مگر تم پر کبھی کوئی آنچ نہیں آنے دے گا...

اب وہ اسے کیا بتاتی کی شاہو ہادی سے ہی تو ہانی کی حفاظت کرے گا....
اس سالہ صاحب کو یہی چھوڑو میں گاڑی سٹارٹ کرتا ہوں باہر آؤ...
سوری شاہو تمہارے جیسو تمہیں میرے ساتھ نہیں آنے دیں گے..

جی جوہائے اللہ یہ میں کیا بول گی سوری سوری شاہو تم میرے بھائی تھوڑی ہو تم تو میری بیسٹ فرینڈ ہو
اچھا ٹھیک ہے اپنا خیال رکھنا میں جارہی ہوں....

یہ دونوں ایک ہوٹل میں آئے تھے یہاں کے سب لوگ ہادی کو جانتے تھے اور آدھے سے زیادہ تو اس
کے فینز تھے...

لیکن اس وقت ہادی نے کسی کو زیادہ اہمیت نہ دی تھی کیونکہ اس وقت اہمیت لینے کے حقدار صرف ہانی
تھی...

جس سے وہ آج اپنی محبت کا اقرار کرنے والا تھا سب تیاری مکمل تھی آج وہ اسے اپنے دل کی بات کہنے والا
تھا خیر ہانی جان تو جانتی ہی تھی کہ وہ اس سے پیار کرتا ہے لیکن پھر بھی ہادی اپنے منہ سے اپنی محبت کا
اظہار ہانی کے سامنے کرنا چاہتا تھا...

ہادی کی شادی کے بارے میں اس کے سوشل سرکل میں یہ بات کوئی نہیں جانتا تھا...
اور نہ ہی تانیہ نے کسی کو بتانے دیا تھا...

اسی طرح بابا صاحب نے سوائے فیملی کے یہ بات باہر نہ جانے دی...

لیکن ہادی کا دل چاہتا تھا کہ وہ پوری دنیا کے سامنے ہانی کو اپنی محبت کا یقین دلائیں...

لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس وقت یہ سب کچھ ممکن نہیں ہے اس لیے ولیمہ تک انتظار کرنا ہے اور کر رہا
تھا ویسے بھی رمضان کے بعد ان کی رخصتی کی ڈیٹ فائنل ہو چکی تھی.....

جس کے لیے ہانی خوش ہونہ ہو ہادی بہت خوش تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا ہانی نادان ضرور ہے مگر نیچی نہیں ہے اور جب اس کے سامنے اپنے جذبات کا اظہار کرے گا تو وہ اس کی فیلنگز کو ضرور سمجھ آئے گی اسی لئے آج اس نے یہ سب کچھ پلان کیا تھا...

ہوٹل میں سوائے سٹاف ممبر اور ایک میوزک گروپ کے علاوہ اور کوئی بھی نہ تھا ہادی نے آگے بر کر ہانی کے لیے چیر کھینچی اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا.. ہانی جیسے ہی چیئر پر بیٹھی میوزیکل گروپ میوزک بجانے لگے... جبکہ سٹاف ممبر نے بہت احترام سے نے ویلکم کیا..

تھوڑی دیر میں ان کے ٹیبل پر ایک بہت ہی خوبصورت دل کی شپ کا کیک آیا جس پر بہت خوبصورتی سے ہانی اور ہادی کا نام لکھا تھا..

نائس.. ہانی کے منہ سے بس یہی ایک الفاظ نکلا.. ہانی نے کیک کاٹا اور ناچاہتے ہوئے بھی ہادی کو کھلایا کیونکہ اب وہ اکیلی کے کھاتی ہوئی اچھی تو نہیں لگے گی سو مجبوری...

ہادی اس سے کافی فاصلے پر تھا جس کی وجہ سے ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے منہ میں لیا... ہانی کی انگلی اس کے ہونٹ سے ٹپچ ہوئی ہانی کا دل زور سے دھڑکا جس کی وجہ سے ہانی نے جھٹ اپنا ہاتھ ہادی کے ہاتھ کھینچ لیا...

ہادی نے اس کی شرم و حیا کا یہ منظر بہت محفوظ ہو کے دیکھا..

کم لسٹ ڈانس... ہادی اس کے سامنے اپنا پھلاتے ہوئے کہا جس پر ہانی کو ماں کی بات یاد آگئی...

ہادی جو کہیں کا تو وہی کرے گی اور اگر ہادی نے تیری شکایت لگائی تیری جوتے سے پٹائی کروں گی..
یا اللہ یہ ساری دنیا کی مائیں ظالم ہوتی ہیں یا میرے لئے ہی دنیا کی سب سے بے رحم ماں پیدا کی ہے... یہ
سوچتے ہوئے اس نے ہادی کا ہاتھ تھام لیا...

ہانی پہلی بار اس طرح سے کسی کے ساتھ ڈانس کر رہی تھیں جبکہ ہادی کئی پارٹیز میں اپنی کتنی ہی کوسٹار کے
ساتھ ڈانس کر چکا تھا لیکن یہ فلینگ سب سے الگ تھی کیونکہ اس کے ساتھ کوئی کوسٹار نہیں بلکہ اس کی
زندگی کی سٹار تھی اس کی جان تھی اس کی زندگی تھی...

چاہوں گا میں تجھے بھی ہے تم تمہاری زندگی
مانگو رب سے تیری خوشیاں تو میری ہر خوشی
ڈانس کے ساتھ میوزیکل بینڈ نے گانا شروع کیا
او میری صنم میری ہمد چاہوں گا تجھے جنم جنم
اور گانے کی ہر لائن پے ہادی کو ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ سنگر اس کے دل کا حال بیان کر رہا ہے

وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے جب ہادی نے شرارت سے ہانی کا ہاتھ تھام لیا...
آپ نے میرا ہاتھ کیوں پکڑا آپ جانتے ہیں نہ میں بابا صاحب سے آپ کی شکایت کر سکتی ہو... اس نے
دھمکی دی..

ہاں میں جانتا ہوں لیکن بابا صاحب نے مجھے یہ Allow کیا ہے..
کیا مطلب بابا صاحب نے آپ سے کہا کہ آپ میرا ہاتھ پکڑ سکتے ہیں...

ہاتھ چھڑانے کی کوشش میں ناکام رہی تھی اس لیے پوچھنے لگی..

جی ہاں۔۔۔ ہادی نے مختصر جواب دیا..

دیکھیں میرا ہاتھ چھوڑیں ورنہ.. ہانی دھمکی دینے کی کوشش کی...

ورنہ۔۔۔ ورنہ کیا... ہادی نے پوچھا...

ورنہ جن مونچھوں والے انکل کو میں نے آپ کی ناک توڑنے کے لئے چو کلیٹ دی ہے ان سے آپ کا

ہاتھ بھی کروادوں گی... ہانی نے اسے ڈرایا...

چا کلیٹ۔۔۔۔۔ ہادی نے سوالیہ انداز میں پوچھا..

ہاں وہ مونچھوں والے انکل سپاری مانگ رہے تھے لیکن میرے پاس صرف چو کلیٹ تھی... ہانی نے

معصومیت سے جواب دیا...

جبکہ اس کے جواب پر ہادی کی حیرت سے منہ کھل گیا...

مطلب یہ لڑکی مجھ پر حملہ کروانے کے لیے سپاری کے نام پہ چو کلیٹ دے کے آئی تھی..

کوئی مونچھوں والے انکل کو چو کلیٹ دی ہے تم نے... ہادی نے پوچھنا ضروری سمجھا..

وہ پہلے پہلے ہمارے کالج کے واچ مین ہوا کرتے تھے.. ہانی نے بتایا...

وہ کب آرہے ہیں میرا ناک توڑنے کے لئے..

پتا نہیں انہوں نے کہا تھا جب وہ فری ہوں گے آجائیں گے..

اس کا مطلب تھا کہ ہانی کے گنڈے کاشیڈول بہت ٹف ہے...

کھانا کھانے کے بعد ہادی کا پلان ہانی کو پوز کرنے کا تھا
اس کے لئے تیاری مکمل تھی

ہادی نے ہانی کو کھڑا کیا اور خود اس کے سامنے آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھا...

ارے یہ آپ کیا کر رہے ہیں.. ہانی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس کے پیروں میں کیوں بیٹھ رہا ہے
اچھا اچھا ٹھیک ہے آپ میرے پیرنا پکڑے میں مونچھوں والے موٹے انکل کو منع کر دو گی آپ کے ہاتھ

پیر توڑنے سے... ہانی نے اپنی سمجھ کے عین مطابق بات کی....

جس پر ہادی کا دل چاہا کہ وہ اپنا سر کسی پتھر پہ دے مارے..

ہانی میں کچھ اور بات کرنا چاہتا ہوں... ہادی نے بات کرنے کی کوشش کی..

ہاں تو بولیں نا میں سن رہی ہوں..

ہادی نے جیب سے نکالی انگوٹھی واپس اپنی جیب میں رکھی اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا...

یہ سہی وقت نہیں ہے یہ بات میں تمہیں پھر کسی دن بتاؤں گا..

لیکن آپ کیا کہنے والے تھے... ہانی کو تجسس ہوا..

ہانی کہانہ پھر کسی دن بتاؤں گا اب چلو ہم لیٹ ہو رہے ہیں بابا صاحب گھر پہ انتظار کر رہے ہوں گے

واپسی پر راستے میں ان کی گاڑی خراب ہو گئی ویسے یہ ہادی کے پلان میں شامل تو نہیں تھا پر پتہ نہیں گاڑی
خراب کیسے ہو گی..

یہی سوچتے ہوئے وہ گاڑی سے نکلا اور گاڑی چیک کرنے لگا جہاں سے دھواں نکل رہا تھا..

یہ دیکھ کر ہانی بھی گاڑی سے باہر نکل آئی..

گاڑی خراب ہوگی.. ہادی معصومیت سے پوچھا..

نہیں تو تمہیں کس نے کہا.. ہادی گاڑی کی بگڑی حالت دیکھ کر بھی بگڑا...

تو پھر یہ دھواں کیوں نکل رہا ہے.. ہانی نے پوچھا...

دھواں۔۔؟ دھواں یار گاڑی سگریٹ پی رہی ہے..

چھی آپ کی گاڑی سگریٹ پیتی ہے... ہانی نے حیرت سے منہ بسورا...

یار ہانی سچ میں گاڑی خراب ہو گئی ہے یار.. ہادی نے ہانی نے سر خیرت دیکھ اسے سچ بتایا...

ہاں تو یہ پہلے بھی تو بتا سکتے تھے مجھے لگا گاڑی سچ مچ میں سگریٹ پیتی ہے... اب ہم کیا کریں گے.. ہانی نے

پوچھا...

چلو کوئی لفٹ ڈھونڈتے ہیں نہیں ملی تو چل کر جانا ہو گا..

چل کے ہادی میں اتنا نہیں چل سکتی... کیوں کہ سفر ابھی کافی زیادہ تھا..

اگر تم نہیں چل سکتی تو میں تمہیں اپنی باہوں میں اٹھا کے لے چلوں گا.. ہادی نے رویٹک ہونے کی

کوشش کی...

جی نہیں ہو سکتا ہے ہمیں لفٹ مل جائے ورنہ میں چلوں گی... ہانی نے اس کے رومانس پر پانی پھیرتے ہوئے

کہا..

ٹھیک ہے تو چلو... ہادی مسکراتے ہوئے آگے بڑھا...

بہت دیر کے بعد بھی نہیں کوئی لفٹ تو نہ ملی
مگر چارپانچ غنڈے ضرور آکر ان کے سامنے کھڑے ہو گئے
جن کے ہاتھوں میں چاقو تھے

دیکھو جو کچھ بھی ہے جلدی نکالو ورنہ غنڈوں نے ہادی کو دھمکی دی جبکہ ہانی ہادی کے پیچھے چھپ چکی تھی
ہادی کے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے نکال کر ان غنڈوں کے حوالے کر دیا
یہ چین بھی نکالو غنڈے نے ہادی کی چین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا
دیکھو تم لوگوں کو جتنا کچھ میں دے چکا ہوں تم لوگ کے لیے کافی ہے ہاسی کو اب ان لوگوں پر غصہ آرہا
تھا لیکن وہ ہانی کے ہوتے ہوئے کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا
جو کہہ رہا ہوں وہ کر اپنی چین نکالو اس نے ہادی کی گردن پہ ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا اس سے پہلے کہ وہ چین
نکالتا ہادی نے ہاتھ پکڑ کے زوردار مکا اس کے منہ پر مارا
اس کے بعد ایک کے بعد دوسرا آکر ہادی سے مار کھانے لگا کچھ ہی دیر میں وہ پانچوں زمین پر پڑے تھے
اچھا خاصا مال تم لوگوں کو دے دیا تھا لیکن نہیں تم لوگوں نے تو مار کھانی تھی ہادی ان لوگوں کے پاس سے
اپنی چیزیں اٹھاتے ہوئے بولا

اور بھائی اس چین میں ایسا کیا تھا جو اتنا توڑ ڈالا ایک آدمی نے اس سے پوچھا
اس کی بات کا جواب دے یہ بغیر ہانی نے ہادی کا ہاتھ پکڑا اور مسکراتے ہوئے آگے چل دیا

بہت شوق ہے آپ کو مارنے مروانے کا اگر وہ غنڈے ہمیں کچھ کر دیتے تو

تو کہا تھا نہ تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا

جی نہیں بات میری نہیں آپ کی ہے آپ ان غنڈوں سے لڑ رہے تھے اگر آپ کو کچھ ہو جاتا تو

اور ہانی کی اس بات نے ہادی کو خوش فہم کر دیا

تو۔۔؟ ہادی اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا

ہانی فوراً گھبرائی...

تو میں اکیلے گھر کیسے جاتی... ہانی نے بات بنائی...

آؤ تو تمہیں تمہارے گھر جانے کی فکر تھی ہادی کی ساری خوش فہمی ہوا ہوئی

اور نہیں تو کیا ابھی میں نے گھر جا کے بابا صاحب کو آپ کی شکایت بھی لگانی ہے کیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑا

تھا

اور آج زندگی میں کی بات پہ پہلی بار ہادی کا دل کیا کہ وہ اس کے منہ پر ٹیپ لگا دے

ہانی ہر بات نہیں بتائی جاتی... اس نے ہانی کو سمجھانے کی کوشش کی

ہا ہا ڈر گئے نہ کہ بابا صاحب آپ کو پھینٹی لگائیں گئے.. ہانی ہنستے ہوئے بولی

ہانی ہستی ہوئی سیدھی اسکے دل میں اترتی جا رہی تھی..

اب مزید اپنے آپ پر قابو پانا ہادی کے لیے بہت مشکل تھا اسی لئے اب بابا صاحب کی ڈانٹ کی فکر کیے

بغیر ایک ہی پل میں ہادی نے ہانی کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے بالکل قریب تر کر لیا

ہاں تم بتا دینا بابا صاحب کو کہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا... لیکن کیا ہے نہ صرف ہاتھ پکڑنے سے بابا صاحب

مجھے اتنا نہیں ڈانٹیں گے جتنا کہ تم چاہتی ہو...

ہادی کی اس حرکت پر ہانی کا دل زور سے دھڑکا...

میں چاہتا ہوں کہ تمہاری یہ خواہش پوری ہو کے بابا صاحب مجھے ڈانٹیں.. یہ کہتے ہی ہادی نے اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھ دیے...

اب تم بابا صاحب سے میری شکایت کرنا یقیناً بابا صاحب مجھے اتنا ڈانٹیں گے کہ تمہارا دل خوش ہو جائے م۔ میں۔۔۔ بابا۔ وہ بول نہیں پار ہی تھی..

اور ہادی کی اس حالت سے محفوظ ہو رہا تھا...

جب کی گھبراہٹ کے مارے ہانی نظریں تک اٹھا نہیں پار ہی تھی...

اور ہادی نے شاید ہی اس سے زیادہ حسین منظر زندگی میں کبھی دیکھا تھا..

مجھے گھر جانا ہے.. فائنلی ایک فقرہ ادا ہو گیا..

ہاں بالکل چلو آخر تم نے میری شکایت بھی تو کرنی ہے نہ بابا صاحب سے.. ہادی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن ایک قدم بھی نہ اٹھایا..

اگر آپ نہیں چلنا چاہتے میرے ساتھ تمہیں اگلی چلی جاؤں گی... ہانی نے دھمکی دی..

میں تمہارے ساتھ چلوں گا میں تو زندگی کے ہر قدم پر تمہارے ساتھ چلا چلنا چاہتا ہوں.. ہادی پیڑی سے اتر..

انہیں ساری زندگی چلنے کی ضرورت نہیں ہے صرف گھر تک میرے ساتھ چلیں... یہ کہ کر ہانی آگے چل دی..

اور ہادی ہنستا ہوا اس کی حالت انجوائے کرتا اس کے پیچھے چل دیا...

وہ لوگ گھر آئے تو ہانی اس کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی

ہادی بے اختیاری میں ہانی کے ساتھ یہ حرکت تو کر بیٹھا لیکن ابھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا ہانی نے اگر سچ میں بابا صاحب سے اس کی شکایت کی تو کیا ہو گا...

یا اللہ میری بیوقوف بیوی کو تھوڑی سی عقل دے دیجئے گا..

اپنے آپ پہ آیت الکرسی پر کروہ اپنے کمرے میں آ گیا.. جبکہ ہانی اپنے کمرے میں یہی سوچ رہی تھی کہ ہادی اگر اس کے اتنے قریب کیوں آیا.. شاہو اگر ماما کو بتایا تو وہ تو یہی کہیں گی کہ ساری غلطی میری ہے لیکن سچی میں نے کچھ نہیں کیا.. ماما کبھی میری بات پہ یقین نہیں کرتی اور نہیں کریں گی مجھے پتا ہے... مگر تمہیں تو مجھ پہ یقین ہے نہ کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی...

تمہیں پتا ہے شاہو آج مجھے یقین ہو گیا کہ ہادی سچ میں حور آپو کو لائیک کرتے تھے کیونکہ ان کے گلے میں وہ ڈبل H کے لاکٹ کو وہ کسی کو ہاتھ نہیں لگانے دیتے...

اگر وہ حور آپو کو اتنا لائیک کرتے تھے تو پھر ان سے شادی کرنی چاہیے کہ مجھ سے نکاح کیوں کیا... اس بندے نے جب ان کے لاکٹ کو چھونے کی کوشش کی تو انہوں نے اس کو بہت دھویا اور جب ان سے پوچھا تو ہنس کر آگے چل دیے..

اب تمہی بتاؤ شاہو اگر وہ انہیں پسند نہ کرتے تو کیا ان کے لئے کسی کو اتنا مارتے..

کیا ہو گیا ہے ماما اتنی سی بات پر اتنا ایشو بنانے کی ضرورت کیا ہے آخر...

ضرورت کیا ہے۔۔۔؟ ہادی تم جانتے بھی ہو تم نے کیا کیا ہے اس بے وقوف لڑکی کو اپنے ساتھ ڈیت پے لے جانے کی کیا ضرورت تھی... تانیہ کو ہادی پر بہت غصہ آرہا تھا...

ماما پہلی بات وہ لڑکی میری بیوی ہے کوئی گرل فرینڈ نہیں جس کے ساتھ میں ڈیٹ ماروں گا اور دوسری بات میں نکاح کے بعد پہلی بار اسے کہیں باہر لے کے جارہا تھا مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کون ہمیں دیکھتا ہے اور کون نہیں.. ہادی نے سخت لہجے میں بات کر کے تانیہ کو ہانی کی اہمیت سمجھا دی تھی...

جس کی وجہ سے تانیہ نرم پڑ گئی...

ہاں ہادی یہ بات میں سمجھ سکتی ہوں لیکن میڈیا تو نہیں سمجھے گی نہ اور بیٹا تمہیں اندازہ تو ہے.. تمہارے نکاح کی خبر سے تمہاری فی میل فینز فولنگ کتنی کم ہو گی... تانیہ نے اسے سمجھانے کی کوشش کی اوموم پلیز کیا آپ کی فی میل فین فولنگ کے چکر میں میں اپنی زندگی جینا چھوڑ دو... اگر آپ ایسا چاہتی ہیں تو آئی ایم سوری میں یہ نہیں کر سکتا...

آج پہلی بار ہانی نے کھل کر مجھ سے کوئی بات کی ہے اور اب میں کوشش کروں گا کہ زیادہ سے زیادہ مجھ سے باتیں کرے میرے ساتھ باہر جائے تاکہ وہ اس رشتے کو اس نے سمجھئے

اور مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے میرے شو بز کلیر پر کیا فرق پڑتا ہے... اپنی بات ختم کر کے ہادی فون کاٹ چکا تھا..

یہ لڑکی میرے بیٹے کو کہیں کا نہیں چھوڑے گی.. تانیہ زیر لب بڑا بڑائی...

حورا بھی ابھی ہانی کے کمرے میں آئی اور آتے ہی اس سے لیٹ گئی
ہانی ڈیٹ پے ہادی سے کیا کیا بات کی.. کیا کیا ہوا.. وہ ایکسائٹمنٹ میں بولی..
جبکہ اسکے آکسائٹمنٹ دیکھ کر ہانی کو کچھ عجیب محسوس ہوا..
بولنا اب چپ کیوں ہے..

اچھا یہ بتا ہادی رومینٹک ہے نا..

جتنا فلموں میں رومینٹک ہے اتنا ہی یا اس سے تھوڑا کم یا پھر اس سے بھی زیادہ.. حور نے تقریباً ہانی کو
جھنجھوڑ ڈالا..

اب تو کچھ بولے گی یا ہادی نے ایک ہی بار میں تیری بولتی بند کر دی...

بول نارومینٹک ہے کہ نہیں... حور نے اس کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا...

اور اس کی باتوں پر ہانی کو ہادی کی وہ جسارت یاد آگئی جو گھر آنے سے پہلے اس نے کی تھی...

نہیں...؟ ایک ہی لفظ نے حور کے سارے ارمانوں پر پانی پھیر دیا...

کیا مطلب رومینٹک نہیں ہے یا فلموں میں تو ایسے رومینٹک جھڑتا ہے جیسے رومینٹک اس پر ختم ہوتا ہو

لیکن حقیقت برعکس ہوتی ہے ہائے مجھے تو برا ترس آرہا ہے تجھ پہ کیسے گزارا ہو گا تیرا..

تم دونوں کا تو نکاح ہوا ہے میری تو صرف منگنی ہوئی ہے... اور صارم کتنے رومینٹک ہیں تجھے کیا بتاؤں

... حور نے خوش ہوتے ہوئے کہا...

اور اس کی خوشی میں کوئی دو گلا پن نہیں تھا وہ سچ میں اس منگنی سے بہت خوش تھی جو ہانی نے بھی نوٹ کیا

تھا...

صارم بھائی رو مینٹک ہیں.. ہانی نے پوچھا..

بہت... خور نے بہت کو لمبا کھینچا...

لیکن سیریل سیلی مجھے ہادی سے یہ امید نہیں تھی فلموں میں رو مینس کا کنگ بنارہتا ہے اور اصل زندگی میں --- مجھے تیرے میاں نے بہت مایوس کیا ہے.. خور نے افسوس کرتے ہوئے کہا..

اور ہانی چاہ کر بی خور کو نہیں بتا پائی کہ ہادی نے اس کے ساتھ کیا کیا تھا...

آپو اب میں آپ کو کیسے بتاؤں کہ یہ ہادی صاحب تو کنگ آف رو مینس سے بھی دو ہاتھ آگے ہیں...

ہانی تو اپنی بہن کو نہیں بتا پائی تھی ہادی کی حرکت تو بابا صاحب سے کیا کہتی..

اور یہ بات ہادی تک پہنچ چکی تھی کہ ہانی نے بابا صاحب سے اس کی کوئی شکایت نہیں کی تھی

یہاں تک کہ جب بابا صاحب نے پوچھا ڈنر کیسار ہاتھ اس نے صرف اچھا بول دیا..

اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ جتنا وہ ہانی کو بے وقوف سمجھتا تھا اتنی نہیں تھی اب وہ آسانی سے ہانی کو اپنے

دل کی فیلنگز بتا سکتا ہے

وہ یہی سب سوچ رہا تھا جب اس کے فون پر کسی کا کال آئی..

سکرین پر زارا خان کا نام چمک رہا تھا...

ہادی نے نام دیکھ کر فون اٹینڈ کر لیا..

ہائے زارا کیسی ہو تم.. اس نے فون اٹھاتے ہی پوچھا....

میں کیسی ہو خبریں دیکھی ہیں تم نے ہادی.. زارا اس کی آواز سنتے ہی غصے سے بولی..

خبریں۔۔۔۔

ہاں ہائی خبروں میں آرہا ہے کہ تمہارا کسی لڑکی کے ساتھ افیئر چل رہا ہے جس کے ساتھ ڈیٹ مارنے گے تھے تم.. زارا غصے سے بھری ہوئی تھی...

کون تھی وہ لڑکی ہادی... تم جانتے ہو ہم دونوں کی فلم کا پر موشن چل رہا ہے ہمیں ہر جگہ ساتھ نظر آنا ہے لیکن تم یہاں مجھے اکیلا چھوڑ کر خود پتہ نہیں کہاں چلے گئے ہو اور اب کسی لڑکی کو ساتھ لیے گھوم رہے ہو...

تم جانتے ہو نہ ہادی اس سے تمہاری روپٹیشن سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرا کلیئر تباہ ہو جائے گا اسے اب اپنی غلطی پر سچ میں شرمندگی ہو رہی تھی اسے واقعی ہانی کو اپنے ساتھ لے کر کہیں نہیں جانا چاہیے تھا کیونکہ زارا ابھی ابھی انٹر سٹی میں آئی تھی... اور ابھی اس سے ہر ایکٹر کے ساتھ اپنا نام جھوڑنا تاکہ جلدی سے جلدی وہ بڑی ایکٹرس بن جائے..

ہادی کی اس غلطی کی وجہ سے زارا کا کلیئر خراب ہو سکتا تھا...

سوری زارا تم فکر مت کرو میں سب سمبال لوں گا... یہ کہہ کر اس نے فون کاٹا اور اس مسئلے کا حل سوچنے لگا...

کھانی بالکل اکیلی لان میں کھڑی تھی

جب ہادی نے اسے دیکھا تو اس کے پاس چلا گیا

ارے ہانی میں تو انتظار ہی کرتا رہا کب بابا صاحب سے تم سے شکایت لگاؤں گی اور وہ مجھے ڈانٹنے کے لئے
بلائیں گے لیکن انہوں نے تو مجھے بلایا ہی نہیں... حد درجہ معصومیت سے گویا ہوا...
جی میں نے کوئی شکایت نہیں لگائی ہانی نے احسان بتایا
آؤ تو تم نے کوئی شکایت نہیں کی میری...
جی نہیں۔۔۔

تو اس کا مطلب ہے کہ تم آئندہ بھی میری کوئی شکایت نہیں کرو گی...
ہادی نے دائیں بائیں دیکھتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑا اور کھینچ کر اپنے قریب تر کر لیا...
ہادی فوراً گھبرائی...
ہادی چھوڑیں مجھے کیا کر رہے ہیں آپ....
ابھی تک تو کچھ نہیں کیا لیکن اگر تم اجازت دو تو... ہادی نے ز معنی کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر اپنے لب
رکھے...

ہادی چھوڑیں مجھے ورنہ... بوکھلاہٹ کی وجہ سے وہ اپنے لفظ ادا نہیں کر پار ہی تھی...
ورنہ۔۔ کیا جلدی بولو ہانی تمہارا ورنہ مجھے اکسار ہا ہے...
ہادی نے توانگی کی مدد سے اس کی تھوڑی کو اونچا کیا..
ورنہ میں چلاؤں گی.. آواز اتنی دھیمی تھی کہ ہادی بامشکل سن پایا...
کیا بات کر رہی ہو تم چلاؤ گی ذرا چلاؤ نہ میں سننا چاہتا ہوں تمہیں... ہادی نے ہنستے ہوئے اس کے گال پے
اپنے رب رکھے...

ہانی کا چہرہ مکمل سرخ ہو چکا تھا اس کے دل کی دھڑکنوں کی آواز ہادی آسانی سے سن سکتا تھا
ہادی میں سچ میں چلاؤں گی.. اس نے پھر سے دھمکی دی...

ابھی تو کہا میں تمہیں سننا چاہتا ہوں.. ہادی نے اس کے دوسرے گال پہ لب رکھے..
تب ہی حور اس کا بھالو اٹھا کے لان میں آگئی..

ہانی یار تم کہاں ہو تمہارا شاہجہان اکیلے دور بور ہو رہا ہے...

خور کو آتے دیکھ کر ہادی نے ف فوراً ہانی کو چھوڑ دیا..

ہانی جلدی سے حور کے ہاتھوں اپنا بالو لے کر اندر بھاگ گئی جب اپنے پیچھے ہادی کا بے ساختہ قہقہہ سنا
ہانی کی فیلگز بدلنے لگی تھی اب جب ہادی کے سامنے آتی تو ایک عجیب سی شرماہٹ اسے گھیر لیتی ہر وقت
ہادی کے بارے میں سوچنا اس سے اچھا لگنے لگا ہادی نے بھی اسکی چینجنگ بہت نوٹ کی تھی...

اب بابا صاحب اس کے سامنے ہادی کے بارے میں بات کرتے تو اسے برا نہیں لگتا تھا بابا صاحب ہادی
کے بارے میں کوئی نہ کوئی بات کرتے رہتے ہیں اور وہ چپ چاپ سنتی رہتی اپنی اس کیفیت کو خود بھی
سمجھ نہیں پار ہی تھی

کل جسے ہادی کے نام سے بھی چڑ تھی آج وہ صرف ہادی کے بارے میں بات سننا چاہتی تھی
ہادی بھی اس بارے میں اس سے بات کرنا چاہتا تھا ہادی جانتا تھا کہ اگر اب وہ اسے اپنی محبت کا اظہار
کریں تو وہ سمجھ جائے گی بس اسی لئے ہادی موقع ڈھونڈ رہا تھا وہ شام کو گھر آیا تو ہانی کیچن میں کھڑی اپنے
لئے کچھ بنا رہی تھی

ہانی مجھے بھوک لگی ہے... شام کے پانچ بج رہے تھے اور اس وقت سے یہی بہانہ سوج رہا تھا

آپ ماماسے کہیں وہ آپ کو کچھ بنادیں گی.. ہانی نے نظریں چراتے ہوئے کہا..

ہاں تم کیا بنا رہی ہو نوڈلز بنا دو میرے لیے بھی...

ہانی نے دن میں کھانا نہیں کھایا تھا اس لیے اب اسے بھوک لگ رہی تھی اور اپنی بھوک دور کرنے کے لیے وہ اپنے لئے نوڈلز بنا رہی تھی...

ٹھیک ہے آپ یہ کھالچے میں اپنے لئے اور بنالوں گی.. ہانی میڈم اور اپنے لئے بنائے گئے نوڈلز کی قربانی -- دال میں کچھ کالا نہیں بلکہ پوری دال ہی کالی ہو چکی ہے..

نہیں یہ تم کھاؤ اور میرے لئے بنا کے میرے کمرے میں لے آنا.. حکم دے کر وہ رکابی سیدھا پر کمرے میں چلا گیا

اسلام علیکم ماما کیسی ہیں...

آج ایک ہفتے کے بعد ہادی تانیہ بات کر رہا تھا ایک ہفتے تانیہ کو اپنے بیٹے کی یاد آئی تھی...

ہاں میں ٹھیک ہوں لیکن تم کہاں ہو زارا نے میرا دماغ خراب کر رکھا ہے تم دونوں کو فلم کی پروموشن

ساتھ کرنی تھی تم کچھ دن کا کہہ کر گئے تھے تھے اور ابھی تک تمہاری واپسی نہیں ہو رہی...

ہادی کا دل برا ہو گیا اسے لگا تھا کہ اس کی ماں اسے مس کر رہی ہے اس لیے اسے فون کیا ہے لیکن وہ بھول

گیا تھا کہ اس فلم کی ڈائریکٹر اس کی ماں تھی جو اپنی مقبولیت میں ایک پرسنٹ بھی رسک لینے کو تیار کبھی

نہ تھی...

سوری ماما میں دودن میں واپس آ جاؤں گا وہ کیا ہے کہ کل حورین کا نکاح ہے جس کی وجہ سے مجھے رکنا پڑ رہا ہے...

ہادی کبھی تمہارا نکاح کبھی تمہاری کزن کا نکاح ہے یہ سب کب ختم ہو گا...
تانیہ ہادی سے کافی زیادہ غصہ تھی...

ماما میں نے کہا نہ میں دودن میں آ جاؤں گا واپس... نہ جانے کیوں ہادی کا لہجہ سخت ہو گیا...
جسے محسوس کر کے تانیہ نے فون ہی کاٹ دیا...

ہادی اسے بتانا چاہتا تھا کہ ہانی اس کی محبت کو سمجھنے لگی ہے وہ اس سے جڑے اپنے رشتے کو قبول کرنے لگی ہے لیکن تانیہ کو ان باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہ تھا

اسے انٹرسٹ تھا تو صرف اس بات میں کہ اس کا کوئی نقصان نہ ہو..
اور ہانی کے بدلتی کیفیت کو دیکھ کر وہ بھی واپس نہیں جانا چاہتا تھا...

آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ ہادی مجھ سے پیار کرتا ہے
آپ نے مجھ سے جھوٹ بولا تھا خالہ ہادی نہ صرف اس لڑکی سے پیار کرتا ہے بلکہ اس سے نکاح بھی کر چکا ہے...

ہمہ غصے میں تانیہ کو سنائی جا رہی تھی اور تانیہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ ہمہ کے غصے کو کیسے کنٹرول کرے..

نہیں بیٹا وہ اس لڑکی سے پیار نہیں کرتا زبردستی اس کا نکاح کروادیا گیا ہے... میں تم سے کہتی تھی نہ کہ وہ لوگ میرے بیٹے کو مجھ سے چھین لیں گے.. یہ راستہ نکالا ہے انہوں نے مجھ سے میرے بیٹے کو دور کرنے کے لئے... وہ لڑکی کو بالکل بھی پسند نہیں کرتا وہ تو نہ جانے کتنے سالوں سے تم سے محبت کرتا ہے کتنے سالوں سے وہ اپنی بے قرار یوں کی داستان سناتا ہے مجھے... میں سچ کہہ رہی ہوں وہ صرف اور صرف تمہارا ہے... تانیہ نے اسے بہلانے کی کوشش کی...

لیکن خالہ وہ اگر مجھ سے پیار کرتا ہے تو اس لڑکی سے نکاح کیوں کیا... مجبور کیا گیا ہے اسے.. اس ہاشم شاہ نے اسے مجبور کیا ہے جس طرح سے اس نے عادل کو مجھے طلاق دینے پر مجبور کیا تھا اب وہ لوگ ہادی کو ہم سے دور کرنا چاہتے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ تم ایسا نہیں ہونے دو گی ہمہ...

تم جب ہادی کو اپنے پیار کا یقین دلاؤ گی وہ کسی دوسری لڑکی کو دیکھے گا بھی نہیں... ہادی کے پیار کا جھانسنے دے کرو ہمہ کو مکمل طور پر اپنے جال میں پھنسا چکی تھی....

یس خالہ فکر نہ کریں میں ہادی کو واپس ان سے چھین لوں گی آپ بس کسی طریقے سے اس لڑکی کو یہاں بلائے پھر آپ دیکھئے گا کہ میں اس لڑکی کے ساتھ کرتی کیا ہو...

اسٹائش اور انتہائی خوبصورت لڑکی ہو ہمہ پچھلے سات سال سے ہادی کی محبت میں پاگل ہوئے جا رہی تھی اور اس سے اس محبت میں پاگل کرنے والی اور کوئی نہیں بلکہ ہادی کی اپنی سگی ماں تھی...

ہمہ ہادی کو حاصل کرنے کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی اور اسے یہ کچھ بھی کرنے کی اجازت خود ہادی کی ماں نے دی تھی...

میں کسی بھی طرح ہانیہ کو یہاں بلا کے رہوں گی...
پھر اس کے ساتھ جو ہو گا اس نے اور اس کے دادا ہاشم نے کبھی سوچا بھی نہیں ہو گا...

کمرے کا دروازہ نوک کر کے اندر آئی ہادی بیٹھے بیٹھے ٹی وی پہ کچھ دیکھ رہا تھا
لے آئی۔۔۔ بہت بھوک لگی تھی ادی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا
ہانی نے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور باہر جانے لگی جب ہادی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تم کہاں جا رہی ہو یہیں بیٹھو نہ
میرے پاس
نہیں مجھے نہیں بیٹھنا آپ کے پاس ہانی نے چٹا سفید جواب دے دیا
کیوں ہادی نے پوچھا
کیونکہ آپ اتنے اچھے نہیں ہیں جتنے سب کے سامنے بنے رہتے ہیں شکر
منائیں کہ میں نے کسی کو بتایا نہیں آپ کے بارے میں کہ آپ نے ڈنر سے لوٹتے وقت میرے ساتھ کیا
کیا ہانی اپنے پرانے انداز میں لوٹ آئی اور اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی ناکام کوشش کی
اوو وہیلو۔۔۔۔ میں نے ایسا کیا کر دیا ہادی نے کھینچ کر اسے زبردستی بیڈ پر بٹھایا
اپنے راستے میں وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ ہانی کو لڑنے کے لیے مناسب الفاظ نہ ملے
وہ کیا بولونہ "کس" کیا تھا ہادی منے اس کی مشکل آسان کر دی
جس پے ہانی کے کان کی لوؤں تک سرخ ہو گئی
آپ انتہائی فضول انسان ہیں ہانی جانے کے لئے اپنا ہاتھ، چھوڑانے لگی

اور یہ انتہائی فضول انسان تمہارا دیوانہ ہے ہادی نے اس کی کوشش ناکام بناتے ہوئے کھینچ کر اپنے اوپر گرا لیا

ہادی پلیر چھوڑیں مجھے کوئی آجائے گا ہانی کا سارہ کو نفیڈنس ہوا ہو چکا تھا وہ مکمل طور پر ہادی کے رحم و کرم پر تھی

اب تو کوئی گنجائش نہیں ہے ہانی اب تو میں تمہیں کبھی چھوڑ نہیں سکتا ہادی نے اس کے ماتھے سے تھوڑی تک اپنی انگلی کی مدد سے ایک لائن کھینچی

تم صرف میری ہو میرا حق ہے تم پر میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا ہانی میں تم سے وعدہ کرتا ہوں میں تمہاری زندگی میں کوئی دکھ نہیں آنے دوں گا ہادی سرگوشی سے کہتے کہتے اپنے دہکتے لب گردن اس کی پر رکھ دیے

ہانی دل و جان سے کانپ کر رہے گی دل زور زور سے دھڑکنے لگا جیسے آج ساری دیواریں توڑ کر باہر آنکے گا

پلیر چھوڑیں ہانی نے مضبوطی سے آنکھیں بند کیں تھیں ہونٹ مسلسل کانپ رہے تھے دل لوٹ لینے والا یہ منظر دیکھ کر اب ہادی خود پے کنٹرول نہیں کر پا رہا تھا

اسی لئے اس کا ہاتھ پکڑا اور انگوٹھی اس کے ہاتھ میں پہنا دی تم سے میرے دل ہو جب تمہیں پانے کی کوئی امید نہ تھی

تب تمہیں اتنا چاہا کہ حد کر دی آج تم ہر لحاظ سے میری ہو تو اتنا صبر کرنا پڑ رہا ہے

لیکن نہیں بہت جلد تم میرے پاس ہوگی پھر تمہارے ڈرامے نہیں چلیں گے اس وقت چھوڑ رہا ہوں
لیکن آئندہ مجھ سے ایسی امید مت رکھنا

یہ کہتے ہوئے ہادی نے اپنی گرفت سے اسے آزاد کر دیا
جس کے بعد اگلے ہی پل ہانی وہاں سے ایسے غائب ہوئی جیسے بوتل کا جن
اسے اس طرح سے بھاگتے دیکھ کر ہادی کے ہونٹوں پر مسکان آگئی تمہاری ہر ادا ہی کمال ہے مسز ہادی
ہاشم

یہ کیا بات ہوئی ہادی تم تو کہہ رہے تھے کہ تم اب ہمیں چھوڑ کر کبھی نہیں جاؤں گے اسی لئے تو ہم نے
تمہاری شرط مان لی تھی اور اب تم پھر سے جارہے ہو بابا صاحب ہادی سے بہت ناراض ہو رہے تھے
بابا صاحب میں کہہ رہا ہوں میں بس کچھ دن کے لیے جاؤنگا واپس آ جاؤں گا
لیکن تم نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ تم سارا رمضان ہمارے ساتھ گزارو گے
بابا صاحب کچھ دن کے لیے جاؤں گا واپس آ جاؤں گا ہادی مسلسل انہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا
نہیں ہادی ہم نہیں جانے دے رہے تمہیں ہم لوگوں کا بھی تم پر حق ہے جب تمہاری ماں کا دل چاہتا ہے
وہ تمہیں ہم سے دور کر دیتی ہے

بس اب یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے جب تک رمضان ختم نہیں ہو جاتا تم یہاں سے کہیں نہیں جاؤ گے

بابا صاحب رمضان شروع ہونے میں ابھی ایک ہفتہ باقی ہے تب تک میں واپس آ جاؤں گا پھر سارا رمضان آپ کے ساتھ گزاروں گا اور پھر عید پر تو آپ مجھے تحفہ دے ہی رہے ہیں ہادی بات ہانی کی طرف لے گیا

جس پر بابا صاحب مسکرا اٹھے

اور آجکل وہ تحفہ کافی حد تک بدل گیا ہے بابا صاحب نے مزاقیہ کہا جی بابا صاحب مجھے لگتا ہے ہانی ہمارے قبول کر رہی ہے اور اب اسے چھوڑ کر جانا میرے لیے بھی آسان نہیں ہے سچ کا مجھے تو کبھی نہیں لگا تھا ہانی بدل جائے گی مجھے تو لگ رہا تھا اسے اپنے پیار کو سمجھانے کے لیے مجھے دن رات ایک کرنا پڑے گا بابا صاحب نے ہادی کے چہرے کی خوشی دیکھنے کر بے اختیار ماشاء اللہ کہا نکاح کے دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے اور لڑکیوں کا دل تو ہوتا ہی بہت نرم ہے ان کے دل میں اللہ محبت ڈال ہی دیتا ہے میری خواہش ہے ہانی اور حور اپنے اپنے گھر کی ہو جائیں پھر میں اللہ کی گھر کی زیارت کرنے جاؤں گا بابا صاحب نے اسے اپنی خواہش بتائیں انشاء اللہ ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا

آج حورین اور صارم نکاح تھا

بیوٹیشن حورین کو تیار کر رہی تھی ہانی اس کے ساتھ اسی کمرے میں تھی جبکہ فیملی کے علاوہ انہوں نے زیادہ لوگ انوائٹ نہیں کیے تھے

ابھی پھوپھو کی فیملی والے میں نکاح کی رسم ادا کرنے نہیں آئے تھے اسی لئے وہ لوگ آرام سے تیار ہو رہے تھے

آپ نے میرا ہیئر سٹائل ابھی تک نہیں بنا

بیوٹیشن حورین کو تیار کر رہی تھی جب وہ آکر اس کے سامنے کھڑی ہو گئی

پہلے آپ پلیز اس کو تیار کر لیجئے حورین نے بیوٹیشن سے کہا

لیکن میم نکاح تو آپ کا ہے پہلے آپ کو تیار کر لوں انہیں میں بعد میں کر لوں گی ان کا صرف ہیئر سٹائل

ہی رہتا ہے بیوٹیشن نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر ہانی نے منہ پھلایا

تو آپ تو یہی روم میں بیٹھ گئی نہ باہر لوگوں میں تو میں جاؤ گی نہ ہانی نے بیوٹیشن کو پہلے تیار ہونے کا ریزن دیا

میں نے باہر جا کے پھوپھو سے ملنا ہے صارم بھائی کو دیکھنا ہے صارم بھائی کو دیکھ کر آؤ گی تو بتاؤ گی نہ کے وہ

کیسے لگ رہے ہیں یہ خود تو نہیں جاسکتی نہ باہر ہیں نا آپ نے خود ہی تورات کو کہا تھا کہ ان کی تصویر بنا

کے آپ کو دکھاؤ

ہانی نے بیوٹیشن کے سامنے اس کا کوئی راز نہ رکھا جس پر بیوٹیشن مسکراتے ہو یا آگے پیچھے دیکھنے لگی

آپ پلیز پہلے سے تیار کر دیجئے حور نے ہانی کا منہ بند کروانے کیلئے بیوٹیشن کی منت کی جس پر بیوٹیشن

فوراً مان گی

جی میم آئیں اور اسے تیار کرنے لگی

ہادی ہانی کو دیکھنے کے لئے بے قرار تھا وہ گھر کے ہر کونے میں ڈھونڈ چکا تھا لیکن وہ کہیں نہ ملی

اب اس کی بے چینی بڑھنے لگی تھی نہ جانے وہ کیسی لگ رہی ہوگی
اس کا فون بھی مسلسل بج رہا تھا

یہ پتا نہیں کون بار بار فون کر رہا ہے سوری ڈیر کزن اس وقت میں تمہیں ٹائم نہیں دے سکتا یہ کہہ کر اس
نے فون پر آنے کا کال اور واپس جیب میں رکھ لیا
بلیک سلوار اور کرتا پہنے ہوئے اپنی ڈیشنگ پر سنلٹی کے ساتھ وہ نکاح میں موجودہ لڑکی کا دل دھڑکنے کے
لیے کافی تھا

لیکن فی الحال اس سے ملا تھا جو اس کا دل دکھڑنے کی وجہ بنی ہوئی تھی
وہ اسے ڈھونڈ رہا تھا کہ اس کا فون پھر بجنے لگا
اسے سمجھا چکا تھا کہ ہمہ تب تک فون کرنا نہیں چھوڑے گی جب تک اس کی باتیں سن نہیں لے گا
سو مجبور ہو کر فون اٹھایا

جلدی جلدی بولو کیا بات کرنی ہے اس وقت بہت ضروری کام کر رہا ہوں
کیا کر رہے ہو تم اس کی جلد بازی دیکھ کر ہمہ بولی
یار وہ اسے چھوڑو جو کام ہے وہ بتاؤ اس وقت تو ہمہ سے لمبی بات کرنے کے بالکل موڈن تھا
واپس کب آرہے ہو تم ہمہ کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جو ہادی کو عجیب لگا تھا

وہ ہادی کو ہمیشہ سے ہی ایمپریس کرنے کی کوشش کرتی رہتی لیکن ہادی اسے کوئی اہمیت نہ دیتا مام نے کئی
دفعہ سے ہمہ کے ساتھ اس کی شادی کی بات کی تھی اور وہ ہمیشہ یہ کہہ کر ڈال دیتا کہ وہ ہانی سے شادی کرنا
چاہتا ہے

ہمہ میں کل تک واپس آ جاؤں گا پھر تم سے ملاقات ہوگی فی الحال میں ہانی کو ڈھونڈ رہا ہوں وہ خود بھی نہیں چاہتا تھا کہ ہمہ اسے لیکر کچھ الٹا سیدھا سوچے بس اسی لیے اسے ہانی کا نام لیا تھا
تم کیوں ڈھونڈ رہے ہو اسے وہ مہم کے اندر کچھ ٹوٹا تھا
یار ایک ہسپینڈ اپنی وائف کو کیوں ڈھونڈتا

ہے ٹھیک ہے میں تم سے بعد میں بات کروں گا یہ کہہ کر اس نے فون کاٹ ڈالا
نہ جانے یہ لڑکی کہاں ہے ابھی تک سامنے نہیں آئی دیکھو اس طرح چور نظروں سے ہر کمرہ چیک کرتے
ہوئے بابا صاحب دیکھ چکے تھے

کیا بات ہے ہادی بیٹا تم کچھ ڈھونڈ رہے ہو انہوں نے پوچھا
بابا صاحب میں کیا ڈھونڈ سکتا ہوں آپ کی لاڈلی پوتی کو ڈھونڈ رہا ہوں
بابا صاحب کو امید نہ تھی کہ ہادی اس طرح بے باک جواب دے گا
پھر خود ہی سوچنے لگے وہ کونسا کوئی چوری کر رہا ہے اپنی بیوی کے بارے میں پوچھ رہا ہے
حور کے ساتھ ہوگی بابا صاحب نے اس کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کی
ساگا گھر ڈھونڈ لیا بس حور کا کمرہ نہیں دیکھا میں تھوڑی دیر میں آپ کو جوئن کرتا ہوں
یہ کہہ کر وہ کمرے کی طرف چل دیا

ان کے کمرے میں داخل ہوا تو ایک لڑکی حور کو تیار کر رہی تھی جبکہ ہانی مکمل تیار تھی
کنگ بیوٹی فل اس نے حور کو دیکھتے ہوئے کہا

رہنے دو مسٹر تم جس کی تعریف کرنے آئے ہو اس کی کرو حور نے لگی لپٹی رکھے بغیر کہا
سوری ڈیر کزن میں تمہاری کی تعریف کرنے آیا ہوں اس کو تعریف کی ضرورت نہیں ہے وہ ہر حال میں
دل میں اترتی ہے

جبکہ ہانی اس سے بالکل ایک انور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ دوسری طرف موڑے بے کار میں
دوپٹہ سلجانے کی کوشش میں لگی تھی

ہادی کا دل چاہا کہ کھینچ اسے سیدھا کریں اور دیکھیں کہ وہ کیسے لگ رہی ہے لیکن اس وقت انجان لڑکی
اس کمرے میں تھی جو عجیب نظروں سے ہادی کو دیکھے جا رہی تھی

ماشاء اللہ کیا رومانٹک انداز ہے لیکن یہاں پر تو کوئی آپ کو رومانٹک نہیں مانتا حور نے ہانی پہ چوٹ کی
کیا مطلب کوئی رومانٹک نہیں مانتا ہادی سچ میں نہیں سمجھتا تھا

آپو میں تیار ہوگی میں باہر جا رہی ہوں وہ ایک جھٹکے سے مڑی تو ہادی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی وہ بالکل
اس کے ساتھ کھڑا تھا

اور ہادی جیسے اس کی حسن میں کہیں کھوئے جا رہا تھا تبھی اچانک لائٹ بند ہو گئی
ارے یہ کیا ہو گیا اچانک لائٹ کیسے آف ہو گئی حور بولی

ڈونٹ وری کچھ نہیں ہوا ابھی ان ہو جائے گی جبکہ آپ نے بالکل پاس کھڑی ہانی کا ہاتھ تھام کر اسے خود
سے مزید قریب تر کر لیا

بیچاری ہانی بول بھی نہیں پارہی تھی ابھی اگر وہ کچھ بھی بولتی تو بعد میں حور اس کی وہ درگت بناتی کہ
جواب نہیں

اسی لئے خاموشی سے اپنا آپ سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی
جب کہ ہادی کی شرارتیں بڑھتی جا رہی تھی ہادی نے بڑی محبت سے اندھیرے کا فائدہ اٹھا کر ہادی کا چہرہ
ہاتھوں کی پیالیوں میں لیا اور اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اپنے آپ کو سیراب کیا
ہادی۔۔ وہ بس اتنا ہی بول پائی
ڈونٹ وری ہانی ابھی لائٹ آجائے گی ہادی تمہارے پاس ہی کھڑا ہے نہ حور کو لگا شاید وہ اندھیرے سے ڈر
رہی ہے
ہاں ڈرو مت میں ہوں نہ تمہارے پاس ہادی کو جیسے مزید پھلنے کا بہانہ مل گیا پھر اچانک لائٹ واپس آگئی
اور ہادی ایک سیکنڈ میں اس سے دور ہوا
اور ہانی کا روکا ہوا سانس بحال ہوا
شکر ہے لائٹ آگئی حور نے کہا
پتہ نہیں کس کمبخت نے ان کی ٹھیک ہے حور میں چلتا ہوں لیکن جانے سے پہلے ہانی کے قریب آیا اس کی
کان کے قریب سرگوشی کرنے لگا
سوری یہ رمضان سے پہلے آخری شرارت تھی اس کے ساتھ اچھے بچے کی طرح رمضان گزاروں گا اور
پھر رمضان کے بعد عید کے تحفے تو مجھے تم مل ہی رہی ہو
پھر میں بالکل بھی اچھا بچہ نہیں رہا ہو گا
باہر بہت سارے کام ہیں یہ کہہ کر وہ جانے لگا

ہمہ بن پانی کے مچھلی کی طرح تڑپ رہی تھی

خالہ اس نے کہا کہ وہ ہانی کو ڈھونڈ رہا ہے

خالہ میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتی ہادی کو واپس بلائیں

ہاں بیٹا تم فکر مت کرو ہادی کل واپس آرہا ہے اس بار میں اسے آسانی سے واپس نہیں جانے دوں گی

میں تو جانتی ہی نہیں تھی کہ وہ وہاں جائے گا تو اس کا نکاح کروادیں گے

میں ماں ہوں اس کی میرا حق بنتا ہے کہ میں فیصلہ کرو اس کی زندگی کا لیکن نہیں ان لوگوں نے ہادی کو مجھ

سے دور کرنا تھا اور ان کو اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں سوچ رہا تھا

لیکن اب میں نے بھی سوچ لیا ہے اگر وہ لوگ ہادی کو مجبور کر سکتے ہیں تمہیں اس کی ماں ہوں

آف کورس خالہ میں آپ کے ہر فیصلے میں آپ کے ساتھ ہوں

مجھے بس ہادی چاہیے کسی بھی قیمت پر

اور میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ ہادی تمہارا ہو گا

تانیہ نے نہ جانے اپنے بیٹے کی زندگی برباد کرنے کے لیے کیا سوچا تھا

نکاح کی رسم بہت خوبصورتی سے ادا ہو چکی تھی حور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صارم کے نام کر دی گئی جس پر وہ

بہت خوش تھی

نجانے صارم اس کے کان میں کیا سرگوشیاں کر رہا تھا جس سے وہ شرمائی جا رہی تھی

ہانی یہی سوچتے مسکرا رہی تھی جب ہادی اس کے بالکل قریب آ کر رکا

سنو میں تین بجے کی فلائٹ سے جا رہا ہوں کچھ دن تمہیں میری شکل دیکھنی نہیں پڑے گی تم یہی چاہتی ہو
ناچہرے پر دنیا جہان کی معصومیت سمیٹے ہوئے اس کے کان میں سرگوشی کر رہا تھا
میں ایسا کیوں چاہوں گی ہانی کو اس کی بات کچھ عجیب لگی
یعنی کہ تم ایسا نہیں چاہتی تم روز میری شکل دیکھنا چاہتی ہو ہادی نے شرارت سے پوچھا
اب ایسا بھی نہیں ہے ہانی اس کی شرارت سمجھ گئی تھی
یار تھوڑی دیر کے لئے تو خوش فہمی پالنے دو کہ تم بھی مجھے چاہنے لگی ہو
ہادی کے بات پر ہانی کا دل ایک الگ ترنگ میں دھڑکا
خیر چھوڑو یہ تمہارے لئے لایا ہوں ہادی نے ایک ڈبہ اس کی طرف بڑھایا
اس میں کیا ہے
تمہارے لئے ایک فون ہے تاکہ روز میری شکل دیکھ سکو میں فون کروں گا
بات کرو گی نہ مجھ سے ہادی بہت محبت سے پوچھ رہا تھا
سوچوں گی اگر دل کیا تو کر لوں گی ہانی نے نخرے دکھاتے ہوئے کہا
تمہارا دل بھی چاہے گا اور تم مجھ سے بات بھی کرو گی اور اگر تم نے مجھ سے بات کرنے سے منع کیا تو میں
بابا صاحب کے بعد فون پر تم سے بات کیا کروں گا
اور پھر تم میری شکایتیں لگاؤ نہ لگاؤ
میں تمہاری اتنی شکایتیں کروں گا بابا صاحب نے روز تمہیں ڈانٹے گے
عجیب و غریب بات پر ہانی کا منہ کھل گیا

اور ہاں میں نے اپنے سالے شاہجہان صاحب سے بھی سفارش کی ہے انہیں بھی تمہیں مجھ سے بات کرنے سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا
ہدی نے مسکراتے ہوئے کہا

اور پھر ہادی چلا گیا اور پہلی بار ہانی کو ہادی کا جانا برا لگا

دیکھو ہادی اب میں چاتی ہوں کہ تم اپنا سارا دھیان اپنے فلم کی طرح دو

فی الحال اپنے دماغ سے ہانی اور ہاشم خاندان کو نکال دو

پہلے ہی تم بہت سارا وقت ضائع کر چکے ہو اور تمہاری غلطی کی وجہ سے زارا کا کلیئر خراب ہو سکتا ہے

اب تم زیادہ سے زیادہ وقت اپنی فلم کی پروموشن کو دو گے اب میں مزید نقصان برداشت نہیں کروں گی

اس لیے تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا

کیسا وعدہ موم آپ کیا چاہتی ہیں ہادی نے پوچھا

ہادی میں چاہتی ہوں کہ جب تک تمہاری یہ فلم ریلیز نہ ہو جائے تب تک تم ہاشم خاندان سے کوئی تعلق نہ رکھو

یہ آپ کیا کہہ رہی ہے موم فلم ریلیز ہونے میں ابھی تقریباً دو ہفتے رہتے ہیں اور آپ چاہتی ہیں کہ میں

گھر پہ بالکل بات ہی نہ کروں

تمہارا گھر یہ ہے ہادی جہاں میں ہوں جہاں تمہاری ماں ہے اور جس گھر کو تم اپنا کہہ رہے ہو وہاں تم جانتے

ہونا کہ تمہاری ماں کے ساتھ کیا کیا گیا تھا

دیکھیں موم ماضی میں کیا ہوا اور کیا نہیں میں نہ تو جانا چاہتا ہوں اور نا ہی مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ ہے

وہ لوگ میری فیملی ہیں اور جہاں تک ہانی کی بات ہے تو وہ میری بیوی ہے ایک مہینے بعد وہ مکمل طور پر میرے پاس آجائے گی

وہ اس وقت میں چاہتا ہوں کہ ہانی مجھے سمجھے تاکہ ہماری آنے والی زندگی بہترین ہو اب وہ اس رشتے کو سمجھنے لگی ہے وہ ہمارے نکاح اور میرے متعلق سوچنے لگی ہے اور ایسے میں آپ چاہتی ہیں کہ میں اس سے تعلق ہی ختم کر دوں

یہ ناممکن ہے موم ہادی نے جیسے فیصلہ سنایا

ہاں تم ٹھیک کہتے ہو ہادی اب تم میری بات کیوں مانو گے آخر تمہارے دادا ہاشم نے تمہاری خواہش جو پوری کر دی ہے اب تمہاری نظروں میں تمہاری ماں کی باتوں کی کیا اہمیت ہے تمہیں کیا فرق پڑتا ہے ان سب باتوں سے

تانیہ ایمو شنل ہونے لگی

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ کی اپنی اہمیت ہے میری نظروں میں آپ جانتی ہیں میں آپ کو بہت چاہتا ہوں

ہادی نے ماں کو یقین دلانے کی کوشش کی

ٹھیک ہے ہادی اگر تم مجھ سے پیار کرتے ہو تو آپ جب تک یہ فلم ریلیز نہیں ہو جاتی جب تک تم ہاشم خاندان کے کسی بھی ممبر سے کوئی تعلق نہیں رکھو گے تانیہ اسے باتوں میں الجھا رہی تھی موم یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ جانتی تو ہیں کہ میں ہانی سے ----

تو ٹھیک ہے تمہیں اس سے بات کرو اور ماں کو بھول جاؤ میں سمجھ سکتی ہوں کہ اب وہ لوگ تمہارے لیے مجھ سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں لیکن میری ایک بات یاد رکھو ہادی ہانی اب تمہاری بیوی ہے اسے تم سے کوئی الگ نہیں کر سکتا آج نہیں توکل وہ تمہاری فلینگز کو سمجھ جائے گی

اس سب میں تم میرے لیے تھوڑا سا وقت نکال لو گے تو کچھ نہیں ہو جائے گا لیکن میں تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کروں گی لیکن یاد رکھنا ہادی نئے رشتے بنانے میں پرانے مت بھول جانا چاہے وہ لوگ تمہارے لیے بہت اہمیت کے حامل ہوں گے لیکن میں تمہاری ماں ہوں تانیہ نے آنکھوں کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

ایم سوری موم پلیز آپ مت روئے

آپ جو چاہتی ہیں وہی ہو گا آپ کو لگتا ہے کہ ہاشم فیملی کی وجہ سے میں ڈسٹرب ہوتا ہوں تو ٹھیک ہے جب تک یہ فلم ریلیز نہیں ہو جاتی نا تو میں واپس کراچی جاؤں گا اور نہ ہی گھر پہ فون کروں گا ہادی نے ماں کو مناتے ہوئے کہا

تھینک یو سوچ باتیں تانیہ نے بیٹے کو گلے لگاتے ہوئے کہا

ہادی کو لاہور گئے ہوئے بہت دن ہو گئے تھے نہ تو اس نے کوئی فون کیا تھا اور نہ ہی اس کے واپس آنے کی کوئی خبر تھی

اور نہ ہی ہانی کے بیچارے فون پر کوئی میسج آیا تھا

ہادی تو کہتے تھے کہ مجھے فون کریں گے

لیکن نہ تو نے کوئی فون کیا اور نہ ہی میسج تو پھر یہ موبائل دے کر کیوں گئے مجھے
خیر اگر نہیں کرتے تو نہ کریں ویسے بھی مجھے کیا پڑی ہے اچھا ہی ہے نہ کہ میری جان چھٹی ہوئی ہے
ہانی نے اپنی سوچ کو جھٹلایا
لیکن اگر فون نہیں کرنا تھا تو مجھے فون دے کر کیوں گے ویسے تو لمبی لمبی چھوڑ رہے تھے تمہیں دیکھوں
گاتم مجھے دیکھنا تمہیں مس کروں گا
خیر مجھے کیا۔۔

ہادی کے لے گے فون پر نہ تو ہانی کو کوئی میسج آیا اور نہ ہی کوئی کال
کیونکہ یہ نمبر صرف ہادی کے پاس تھا
اس لیے اگر اس فون پر کوئی میسج یا کال آتی تو وہ صرف اور صرف ہادی کی ہوتی
ہانی بچاری سات دن سے مسلسل ہادی کے فون کا انتظار کر رہی تھی اس کیلئے اپنی فیلنگز کو سمجھنا مشکل تھا
اسے ہادی کا انتظار کیوں تھا یہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھی
رمضان شروع ہو چکا تھا اور وہ بابا صاحب سے کیا ہوا وعدہ بھی بھول چکا تھا اس نے بابا صاحب سے وعدہ
کیا تھا کہ وہ رمضان بابا صاحب کے ساتھ گزارے گا لیکن اب کئی دن سے اس کی کوئی خبر نہ تھی
آب بابا صاحب نہ جانے کتنے دنوں سے ہادی کے فون پر کال کر رہے تھے لیکن وہ ہر وقت بند رہتا
لیکن آئے دن ٹی وی پر اسے دیکھ کر بابا صاحب کو بہت غصہ آ رہا تھا
بابا صاحب کے اکلوتے پوتے نے پہلی دفعہ ان سے وعدہ خلافی کی تھی
جس کی وجہ سے اب ان کا ناراض ہونا تو بنتا تھا

ہادی میں نے منع کیا تھا نہ روزے رکھنے سے پر تم کیوں رکھ رہے ہو دیکھو بیٹا میں نہیں چاہتی کہ تم پر موشن میں بالکل بھی ڈھل نظر آو میں تمہیں اکیٹو دیکھنا چاہتی ہوں سو پہلے کچھ روزے چھوڑ دو تانہ جانتی تھی کہ ہادی روزہ نہیں چھوڑے گا لیکن پھر بھی اسے اب اگر کسی چیز کی فکر تھی تو وہ تھی صرف اپنی فلم کی

دیکھیں موم پہلی بات تو یہ کہ روزہ رکھنے سے کوئی ڈھل نہیں ہوتا بلکہ اس میں زیادہ ہمت پیدا ہوتی ہے اور دوسری بات روزہ میں اپنے لئے رکھتا ہوں اس سے آپ کی فلم کی پروموشن پر کوئی فرق نہیں پڑے گا

تانیہ کا ہادی کو روزے چھوڑنے کا کہنا ناگوار گزرا

ہادی دو سال پہلے تو تم کوئی روزہ نہیں رکھتے تھے روزے رکھنے تو تم نے یہ دو سالوں سے شروع کیا ہے اس لیے میں نے کہا کہیں تم کمزور نہ پر جاؤ تانیہ نے بات بناتے ہوئے کہا ہاں موم آج تک سوچتا رہا کہ میں روزے کیوں نہیں رکھ رہا تھا اللہ نے مجھے روزہ رکھنے کی طاقت دی ہے اور یہ میرا فرض بھی ہے وہ تو شکر ہے کہ امی نے مجھے یہ سب کچھ بتایا ورنہ میں تو کبھی روزے کی فضیلت کو سمجھ ہی نہیں پاتا

رشیدہ کے نام پر تانیہ کے اندر ایک آگ سی جلی تھی

پھر سے تم اسی خاندان کے بارے میں بات کرنے لگے ہادی جب کہ تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ کچھ دن تم ان لوگوں کے بارے میں کوئی بات نہیں کرو گے تانیہ نے اس سے وعدہ یاد دلایا

سوری موم میں نے یہ کہا تھا کہ میں ان لوگوں سے بات نہیں کروں گا یہ نہیں کہا تھا کہ ان کی بات نہیں کروں گا ہادی نے اسی کے انداز میں جواب دیا

ہاں جو بھی ہے میں تمہیں بتانے آئی تھی کہ آج تم ہمہ کے ساتھ ڈنر پے جارہے ہو بچاری تمہاری نکاح کے بعد کتنی ڈسٹر بڈ ہے جانتے ہونا تم وہ تمہاری کزن ہے تمہارا فرض بنتا ہے کہ تم اسے اس ڈپریشن سے باہر نکالو آخر تمہاری وجہ سے وہ اس حال میں ہے

کم آن موم آپ ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں نے اس کے ساتھ کوئی وعدے کر رکھے تھے جو ٹوٹ گئے ہیں جو میری وجہ سے اس کا یہ حال ہے وہ اپنی مرضی سے خوش فہمیاں پال رہی تھی جواب ختم ہو گی ہادی کو اس طرح کا الزام ہر گز گوارا نہ تھا

ہاں ٹھیک ہے ہادی تو اس کے بارے میں یہ سب نہیں سوچتے تھے لیکن وہ تو تمہیں چاہتی تھی نا اور ویسے بھی اب میں نے اسے کہہ دیا ہے کہ تم اس کے ساتھ ڈنر پر آرہے ہو اور پلیز بار بار اس کے سامنے ہانی کا نام لے کر اسے مزید ڈسٹر ب مت کرنا تانیہ نے جیسے حکم سنایا

وہ تمہیں بہت چاہتی ہے ہادی اور کسی رشتے کے تحت نہ ہی سہی مگر وہ تمہاری کزن ہے یقین مانو وہ میرے لئے بہت خاص ہے اس کے لیے نہ سہی میرے لیے تو تم اسے اس حالت سے نکالنے میں اس کی مدد کر سکتے ہونا

ٹھیک ہے موم میں چلا جاؤں گا ہادی مزید ہمہ نامہ نہیں سننا چاہتا تھا

مجھے کچھ کام ہے میں بعد میں ملتا ہوں آپ سے یہ کہہ کر وہ باہر نکل گیا

جبکہ تانیہ اس بات کی خوشی منا رہی تھی کہ وہ ہادی کو ہاشم فیملی سے دور کرنے میں کامیاب ہو رہی ہے

ہادی کیا یہ سچ ہے کہ آپ افیئر آپ کی کزن ہمہ کے ساتھ چل رہا ہے۔۔۔؟

وہ اپنی فلم کی پروموشن کے لئے آیا تھا کہ جب ایک میڈیا والے نے اس سے یہ سوال پوچھا دیکھئے فلحال تو میں اپنی فلم کے لیے یہاں آیا ہوں ایسے سوالوں کے لئے میں بہت جلد انٹرویو دے دوں گا جس میں آپ کو سارے سوالوں کے جواب مل جائیں گے ہادی نے بات کو مذاق کارو دیتے ہوئے کہا ہادی آپ کی یہ فلم کیوں دیکھی جائے اس فلم میں ایسا کیا ایک اور نمائندے نے سوال پوچھا کیوں کہ یہ فلم عکشن اور ڈرامہ سے ہٹ کر رومانس کی طرف ہے

پیار محبت۔۔۔۔۔ میرے خیال میں پیار محبت انسان کی زندگی کا سب سے اہم حصہ ہے یہ ایک لوسٹوری ہے اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ آپ سب کو بہت پسند آئی گی

کیا آپ اپنے پرسنل لائف میں بھی اتنے رومینٹک ہیں ایک اور نمائندے نے پوچھا میرے خیال میں یہ سوال ہمہ میڈم سے پوچھا جائے تو زیادہ بہتر ہے ایک اور نمائندے نے لقمہ دیا جس سے لگتا تھا کہ ہادی اور ہمہ کا افیئر ہے

ایسا کچھ نہیں ہے ہم اور میں صرف کزن ہیں ہادی نے بات کو کلیئر کرنے کی کوشش کی تو کیا آپ صرف کزن کو آدھی رات کو ڈیٹ پر لے کے جاتے ہیں

ایک اور سوال آیا

کیا مطلب ہے آپ کی اس بات کا ہادی کو نمائندگی پر غصہ آنے لگا

کچھ دن پہلے بھی آپ اپنی ایک کزن کے ساتھ یا شاید میڈم ہمہ کے ساتھ ڈیٹ پہ گئے تھے اور کل بھی نمائندے نے ہادی کے غصے کو کوئی اہمیت نہ دیتے ہوئے کہا جبکہ اس کی بات پر ہادی کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا میرے خیال سے ہم فلم کی پر موشن کے لیے آئے تھے زار اسب کی توجہ فلم کی طرف لے جانے لگی گی ۱۱

مجھے جو لگائیں نے کہہ دیا میں نے خود ہادی انٹرویو دیکھا ہے جس میں وہ کہہ رہا تھا کہ وہ اپنی کزن ہمہ کو ڈیٹ کر رہا ہے۔۔ فروانے ہانی کو سناتے ہوئے کہا

بکواس۔۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے سمجھی.... ہانی نے غصے سے کہا

ہادی کے دیئے گئے نئے انٹرویو پر سب کلاس فیلوز نے اسے کو گھیرا ہوا تھا

ہانی کا ہادی کے بارے میں سوچنے میں سب سے بڑا ہاتھ اس کی کلاس فیلو کا تھا جو اسے کوئی نہ کوئی بات بتا

کر سارا دھیان ہادی کی طرف لے جاتی جس کی وجہ سے ہر وقت ہادی کے بارے میں سوچتی رہتی

ہانی کی کلاس کی ساری لڑکیاں ہادی کی تعریف کرتی اور ہانی کی قسمت پہ رشک کرتی

جس کی وجہ سے ہادی کے بارے میں نہ صرف سوچنے لگی بلکہ اپنے رشتے کو بھی قبول کرنے لگی تھی

نہیں اگر اس نے اس طرح کے افیئرز ہی چلانے ہیں تو تم سے نکاح کرنے کا کیا مطلب تھا اس کی کلاس کی

دوسری لڑکی نے کہا

نہیں یار یہ ایکٹرز ایسے ہی ہوتے ہیں گھر میں بیوی اور باہر گرل فرینڈ تیسری لڑکی نے قہقہہ لگا کر کہا

ایسا کچھ نہیں ہے ہانی نے کہا

اگر ایسا کچھ نہیں ہے تو ہادی نے تم سے رابطہ کیوں نہیں کیا اس کی بیسٹ فرینڈ جسے وہ اپنا ہر راز بتاتی تھی وہ بھی ان لڑکیوں میں شامل ہو چکی تھی

دیکھو ہانی اس طرح سے انجان بنے بیٹھے کا کوئی فائدہ نہیں ہے تم تو ویسے بھی ہادی کو کوئی زیادہ پسند نہیں کرتی اس کا ب آفیسر اس کی کزن کے ساتھ چل رہا ہے اس لئے ابھی کچھ نہیں بگڑا تم یہ رشتہ یہی ختم کر دو اس کی کلاس فیلو نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

ہاں ہادی جانتا ہے یہ انٹرویوٹی وی پر بھی چلا ہے جس کے بعد اسے پتہ ہو گا کہ اس کی آفیسر کی خبر تم تک آگئی ہے لیکن اس کے باوجود بھی اس نے تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا کیونکہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا خیر ہمیں کیا یہ تمہاری لائف ہے تمہیں جو ٹھیک لگے وہی کرو

کلاس کی ساری لڑکیاں جا چکی تھی جبکہ ہانی کا دماغ اس کے آفیسر پہ اٹکا تھا

ہاں اگر ہادی مجھ سے پیار کرتے ہیں یا انہیں سب سے کوئی فرق پڑتا ہے رابطہ ضرور کرتے لیکن انہیں کون لڑکیوں کی کمی ہے ایک جائے گی تو دوسری آجائیں گی

کالج میں ہوئی باتیں وہ گھر آکر بتانا چاہتی تھی لیکن وہ سمجھ ہی نہیں پائی کہاں سے شروع کریں اسی لئے تو کسی کو کچھ بھی نہ بتا پائی

رات کی تقریباً ساڑھے بارہ بج رہے تھے ہانی ابھی تک جاگ رہی تھی ناچاہتے ہوئے بھی وہ ہادی سے بات کرنا چاہتی تھی لاشعوری طور پر اسے ہادی کے فون کا انتظار رہتا آج بھی ایسا ہی ہوا لیکن آج اس کا انتظار ضائع نہ ہوا

موبائل پے ہننے والی کال سے اندازہ تھا

اسی لیے اس نے جلدی سے اٹھالیں

ہیلو ہادی میری ساری سہیلیاں کہتی ہیں کہ آپ کا ہمہ کے ساتھ افسر چل رہا ہے آپ ان مردوں میں سے ہیں جو گھر میں بیوی اور باہر گرل فرینڈ رکھتے ہیں

اور آپ کو لڑکیوں کی کمی بھی نہیں ہے اور نا ہی آپ کو مجھ سے شادی کرنی چاہیے آئے فون اٹھاتے ہی

اس نے اپنا کہیں دن کا غبار نکالنا شروع کر دیا اور ان سب کے جواب میں ہادی بس اتنا ہی بولا

کیسی ہو ہانی۔؟ ہانی جی بھر کر شرمندہ ہوئی

آپ کیسے ہیں آواز مدہم تھی

میں ٹھیک نہیں ہوں ہانی بہت مس کر رہا ہوں اور تم۔۔؟

میں۔۔۔؟

تم مجھے مس کر رہی ہو کہ نہیں۔۔؟

ہادی میری سہیلیاں کہتی ہیں کہ آپ کا آپ کی کزن کے ساتھ افسر۔۔۔؟

ہانی اس بات کو کلیئر کرنا چاہتی تھی

تم میری بیوی ہو ہانی اور تمہاری جگہ کوئی نہیں لے سکتا یہ سب دنیا کو دکھانے کے لئے ہے ہر انسان کے دو

چہرے ہوتے ہیں ایک جھوٹا وہ دنیا کو دکھاتا ہے جس میں سب جھوٹ ہوتا ہے جذبات جھوٹے

احساسات جھوٹے

اور دوسرا سچا چہرہ جو ہم صرف اپنے اپنوں کو دکھاتے ہیں جسٹمیں سب سچ ہوتا ہے جذبات بھی اصل ہوتے ہیں احساسات بھی اور محبت بھی۔۔۔۔

محبت۔۔۔۔؟

اب یہ مت کہنا ہانی کہ تم نہیں جانتی کے میں تمہیں چاہتا ہوں تم سے محبت کرتا ہوں تمہارے بغیر ایک پل صدیوں کی طرح گزار رہا ہوں لیکن میں بہت مجبور ہوں ہانی کچھ دن اور جیسے ہی یہ پر موشن ختم ہو

جائے گی میں تمہارے پاس آ جاؤں گا

ہادی اپنا دل ہانی کے سامنے کھول رہا تھا

تمہیں میرا انتظار ہے نہ ہانی

اس کے سوال پر ہانس نے کچھ نہیں بولی

اس کی خاموشی پر ہادی مسکرایا۔۔۔

میں جانتا ہوں تمہیں میرا انتظار ہے ہانی میں بھی تمہیں دیکھنے کے لئے بہت بے چین ہوں۔۔۔ اس کے بعد

ہادی لچھ نہیں بولا بس فون بند کر دیا

ہادی سے بات کر کے ہانی بالکل بے فکر ہو چکی تھی اس نے سہیلیوں کا باتوں کا اثر لینا بھی چھوڑ دیا ہادی کی

فون کال کے بارے میں ہادی نے کسی کو بھی بتانے سے منع کیا تھا

چاچو کچھ دن کے لئے یہاں آنے والے ہیں ہادی نے تانیہ کو بتایا

لیکن تمہیں کیسے پتا تمہارا تو لوگوں کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے تانیہ نے شک کی نظروں سے ہادی کو دیکھا

میرے دوست نے مجھے بتایا ہے اچھا ہی ہے چاچو سے ملاقات ہو جائے گی ہادی خوش تھا
ہادی ڈانگ اگر تمہاری چاچو آہی رہے ہیں تو ان سے کہو ناہانی کو اپنے ساتھ لے آئیں اسی بہانے میری
بھی ہانی سے ملاقات ہو جائے گی آخر میں بھی تو دیکھوں میری بہو کیسی ہے تانیہ نے اپنی آواز میں ہانی کے
لئے محبت سمو کر کہا

لیکن ماما اس طرح سے ہانی کو یہاں بلوانا میرا مطلب ہے ہانی رہے گی کہاں کیونکہ چاچو تو اپنے کام کے سلسلے
میں آرہے ہیں

ہادی تم اس کے ہسبند ہو میرا نہیں خیال کہ اس بات کو لے کر ان لوگوں کو پریشان ہونا چاہیے تمہارا کتنے
دن اس سے دوری رکھنے کا کیا مطلب نکلتا ہے

اور آخر میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں اپنی بہو کو دیکھو اس سے ملو باتیں کرو میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ میری
بیٹی کی پسند آخر ہے کون صرف ایک بار اسے دیکھا ہے یا پھر تصویروں میں ہادی تم ان لوگوں سے بات
کرو اور ہانی کو یہاں بلاؤ اور جب اس کے باپ کا کام ختم ہو جائے گا تو اس کے ساتھ واپس چلی جائے گی
ہادی بھی یہی چاہتا تھا ہانی ایک بار تانیہ سے ملے اسی لیے اس سلسلے میں وہ بابا صاحب سے بات کرنے والا
تھا

ایم سوری بابا صاحب مجھے معاف کر دیں ہادی مسلسل بابا صاحب کو منانے کی کوشش کر رہا تھا

ہادی تم جانتے ہو تم ہمیں سب سے زیادہ عزیز رہے ہو لیکن تم ہمارے ساتھ اس طرح سے وعدہ خلافی کرو گے ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے

بہت غلط کیا تم نے ہادی ہم تم سے بہت خفا ہے

بابا صاحب میں آپ کو اپنی مجبوری بتا تو چکا ہوں پلیز سمجھنے کی کوشش کریں اور میرا سوری ایکسیپٹ کر لیں واپس کب آرہے ہو بابا صاحب نے اس کی بات کو انور کرتے ہوئے پوچھا

بس کچھ ہی دنوں میں آ جاؤں گا

ٹھیک ہے ہم اس بار تمہیں معاف کر رہے ہیں لیکن آئندہ ہم سے ایسی کوئی امید مت رکھنا بابا صاحب نے سخت لہجے میں کہتے ہوئے کہا جس پر ہادی مسکرایا

بابا صاحب مجھے آپ سے ایک اور بات بھی کرنی تھی چاچو کچھ دن کے لئے یہاں آرہے ہیں تو آپ ہانی کو ان کے ساتھ یہاں بھیج دیں ماما اس سے ایک بار ملنا چاہتی ہیں ہادی نے بتایا

دیکھو ہادی رخصتی سے پہلے مجھے یہ سب مناسب نہیں لگتا تم شادی کے بعد اسے وہاں لے جانا بابا صاحب نے کہا

بابا صاحب صرف دو دن کی تو بات ہے ہے اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں میں ہانی کا بہت خیال رکھوں گا

ہادی تم میری بات کو سمجھ نہیں رہے بابا صاحب نے سمجھانے کی کوشش کی میں سمجھ رہا ہوں بابا صاحب آپ مجھ پر یقین کریں ہادی نے انہیں یقین دلاتے ہوئے کہا جس پر بابا صاحب مسکرائے..

میں جانتا ہوں ہادی تم پر تو ہمیں خود سے زیادہ یقین ہے
ٹھیک ہے ہم بلال کے ساتھ ہانی کو دودن کے لیے بھیج دیں گے اب خوش۔۔۔؟
بہت خوش تھینک یو سوچ بابا صاحب صاحب ہادی سچ میں بہت خوش تھا

دیکھو ہانی وہاں کوئی تماشامت کرنا تانیہ تمہاری ساس ہے میں نہیں چاہتی اسے تمہاری کوئی بھی بات بُری
لگے رشیدہ بیگم اسے سمجھائے جارہی تھی
تائی امی آپ فکر نہ کریں میں کوئی تماشائیں کروں گی وہاں بہت اچھی سے رہوں گی اور کسی کو تنگ بھی
نہیں کروں گی (سوائے ہادی کے) ہانی نے یقین دلاتے ہوئے کہا
لیکن آپ اتنے کپڑے کیوں پیک کر رہی ہیں میں صرف دودن کے لئے جارہی ہوں رشیدہ بیگم ہانی کے
چارپانچ سوٹ بیگ میں پیک کر رہی تھی
ضرورت پڑ جاتی ہے اور تم اپنی بیوقوفی پر کنٹرول کرنا
جی میں بے وقوف نہیں ہوں جی ہانی نے منہ بسورتے ہوئے کہا
ہاں تم بے وقوف نہیں ہو بلکہ بیوقوفوں کی ملکہ ہو رشیدہ بیگم اسی کے انداز میں بولیں
جب کہ ہانی اپنے شاہو کو لے کر بیٹھ پے بیٹھ گئی
اس بھالو کو پھینکو یہ تمہارے ساتھ نہیں جائے گا رشیدہ بیگم نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا
یہ میرے ساتھ جائے گا یہاں اکیلا کیسے رہے گا اس کمرے میں
ایک جگہ بیٹھا رہے گا تم فکر مت کرو رشیدہ بیگم نے دانت پیستے ہوئے کہا

جی نہیں جی یہ میرے ساتھ جائے گا یہاں اکیلے بور ہو جائے گا ہانی نے فیصلہ کیا
خانی بیٹا یہ بچپنا یہیں چھوڑ جاؤ کچھ دن کے لئے یہ ہم نہیں چاہتے کہ تانیہ کو تمہارے کوئی بھی بات بری
لگے

آپ فکر نہ کریں تائی امی تانیہ آنٹی کو میری کوئی بات بری نہیں لگی اور اگر کوئی غلطی مجھ سے وہاں ہو گئی
تو میں فوراً ان سے معافی مانگ لوں گی
ہانی رشیدہ بیگم کا گال چومتے ہوئے کمرے سے باہر جا چکی تھیں جبکہ رشیدہ بیگم وہی بیڈ پر بیٹھی اس کی
بیو قونی کے بارے میں سوچ رہی تھی

ہانی اور بلال لاہور پہنچ گئے تھے انہیں لینے ہادی خود آیا تھا
بابا آپ یہاں رہو گے بلال نے ایک ہوٹل کے باہر گاڑی رکوائی تو ہانی نے پوچھا
ہاں بیٹا میں یہیں رہوں گا تم ہادی کے گھر رہو گی
تانیہ آنٹی سے ٹھیک سے ملنا گاڑی سے نکلنے سے پہلے سے تنقید کی
ہادی خیال رکھنا

آپ فکر نہ کریں چاچو میں ہونا ہادی نے کہا
اس سالے کو دو دن کے لیے وہیں چھوڑ آتی ہانی ہادی نے اس کے بھالو کو دیکھتے ہوئے کہا
اوہو جس کو دیکھو ایک ہی بات کر رہا ہے تائی امی بی بابا بھی اور اب آپ بھی
میں بتا تو چکی ہوں کہ شاہ اکیلا گھر پر بور ہو جاتا اور اسے میرے بغیر ڈر بھی لگتا ہے

اور ویسے بھی اب آپ کو شاہو سے کوئی پر اہلم نہیں ہونی چاہئے اب تو وہ آپ کا دوست بن گیا ہے نہ ہادی کی بات پر ہادی سوچ رہا تھا (یہ ہوا کب)

تھینک یو سوچ ہانی تم یہاں آئی میرے لیے میری ماں کے لئے دیکھو تمہیں یہاں ذرا بھی پروہلم ہو تو مجھے بتانا میں ہمیشہ تمہارے پاس رہوں گا
گھر پہنچنے تک شام ہو چکی

ہاتھ میں پکڑا برسا بھالو ہانی بالکل چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی تانیہ کا ہانی کا اس طرح سے ٹیڈی بیر سے کھیلنا تانیہ کو ایک آنکھ نہ بھایا لیکن اس کے باوجود بھی تالیہ نے اسے بہت اچھے سے ویلکم کیا اور اس کے لئے روزہ کھلانے کا اسپیشل انتظام کیا
روزہ کھولنے کے بعد ہادی کام کے سلسلے میں چلا گیا جب کہ تانیہ کی کچھ دوست آگئی وہ ہانی کو ان سے ملانے لگی

تانیہ نے اپنی سہیلیوں کو اسے اس کی بہو کے طور پر ملوایا
اور پھر اسے ریسٹ کرنے کے لئے روم دیا
کمرے میں آتے ہیں وہ سو گئی

ہادی آیا تو تانیہ نے اسے اپنی باتوں میں لگا لیا اور چپکے سے اس کا فون اٹھالیا
سحری کا وقت ہو جائے گا تم جاؤ آرام کرو ہانی بھی سوچکی ہے بیچاری بہت تھک گئی تھی میں نے اس کا بہت خیال رکھنے کی کوشش کی ہے تم بھی اسے پوچھ لینا کہ اسے اس کی ساس اچھی لگی کہ نہیں مسکراتے ہوئے
کہا

اس سے سب اچھے لگتے ہیں موم فکر نہ کریں ہادی کمرے میں چلا گیا
جب ہادی کے فون پر بابا صاحب کا فون آیا جیسے تانیہ نے اٹھایا
ہمیں ہمارے پوتے سے بات کرنی ہے بلاؤ اسے... سخت لہجے میں کہا
آئی ایم سوری میں اس وقت اپنی بہو اور بیٹے کو ڈسٹرب نہیں کر سکتی... تانیہ کے جواب میں بابا صاحب
کے سر پر دھماکہ کیا تھا...
کیا بکواس کر رہی ہو تم... بابا صاحب غصے سے دھاڑے..
بکواس نہیں کر رہی اس وقت ہادی اور ہانی کمرے میں ہیں میں انہیں بالکل ڈسٹرب نہیں کر سکتی..
اتنی منٹیں کر کے میرا بہانہ لگا کر اس نے ہانی کو یہاں بلوایا ہے کوئی ڈسٹرب نہ کرے اس لیے اپنا فون تک
میرے پاس چھوڑ گیا..
ہاشم صاحب آپ کو بھی اس وقت بچوں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے... تانیہ ناجانے کیا کیا کہتی کہ بابا
صاحب نے فون بند کر دیا..
نہیں ہادی تم ہمارا یقین اس طرح سے نہیں توڑ سکتے اتنا یقین کیا تھا ہم نے تم پر تم نے رخصتی تک انتظار نہ
کیا..
بابا صاحب کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ہانی کو ابھی گھر بلا لیں وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ جس پر
انہوں نے اتنا یقین کیا وہ اس طرح سے دھوکا دے گیا ہے ہادی ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ کیسے ان کا یقین توڑ
سکتا ہے ان کا دل چاہا کہ وہ بلال کو فون کر کے ہانی کو واپس بلا لیں۔۔

پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئے کہ وہ بلال سے نظریں کیسے ملائیں گے جو ان کے بھروسے یانی کو وہاں چھوڑ کر آیا ہے

انہیں ہادی سے کبھی ایسی امید نہ تھی وہ بے شک تانیہ کی اولاد تھا لیکن اس کی تربیت ہاشم خاندان نے کی تھی تو کیا ان کی تربیت غلط تھی

تو کیا ہانی کی معصومیت کا ناجائز فائدہ اٹھانے والے کے گیتھا تانیہ نے ان سے کہا تھا کہ اس نے جھوٹ بولا ہے کہ تانیہ ہانی سے ملنا چاہتی ہے

جب کہ ایسا کچھ نہیں تھا یہ تو صرف ایک بہانہ تھا ہانی کو لے جانے کا... صرف کچھ دن تو باقی تھے ہادی ہانی زندگی بھر کے لئے تمہاری ہو جاتی۔۔ تم اپنی ہی چیز کے لیے کچھ دن صبر نہ کر سکتے۔۔ تم تو کہتے تھے کہ تم ہانی کو کبھی تنگ نہیں کرو گے کیونکہ تم ہمارا دل کبھی نہیں دکھا سکتے تو پھر تم نے ایسا کیوں کیا ہادی۔۔؟؟؟

محببتوں کو بے مول کر رہے ہو۔ وہ تمہاری ہی ہے آج نہیں تو کل تمہارے پاس ہی آئے گی... وہ خیالوں میں ہادی سے مخاطب تھے نہیں ہادی تم ایسا نہیں کر سکتے...

کہیں ایسا تو نہیں کہ تمہیں میری نظروں میں گرانے کی کوشش کی جا رہی ہے تمہیں مجھ سے دور کرنے کے لیے جھوٹ بولا گیا ہے...

یہ بھی تو ہو سکتا ہے تانیہ ایک بار پھر سے ہادی کو مجھ سے دور کرنا چاہتی ہو اور یہ سب اسی کی پلاننگ ہو

یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں ہادی کو غلط سمجھ رہا ہوں لیکن ہادی کا فون تانیہ کے پاس کیا کر رہا تھا مجھے جلد بازی میں کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیے میں صبح ہادی کو فون کرتا ہوں.. مجھے میرے ہادی پر یقین ہے مجھے میری تربیت پر یقین ہے مجھے یقین ہے کہ میرا ہادی کبھی میرا سر جھکنے نہیں دے گا...

اپنی سوچوں کو جھٹلا کر انہوں نے صبح ہادی کو فون کرنے کے بارے میں سوچا...

ہادی کمرے میں آتے ہی سونے کے لئے لیٹ گیا نہ ہی اس نے کپڑے بدلے اور نہ ہی لائٹ آن کی کہ ابھی ایک ڈیڑھ گھنٹے میں اسے پھر سے جاگنا تھا سحری کے لئے وقت کم تھا اس لیے وہ تھوڑی سی نیند لینا چاہتا تھا۔۔۔ وہ ابھی لیٹا ہی تھا کہ اس کے ہاتھوں میں کوئی نرم سی چیز محسوس ہوئی جیسے کسی چھوٹے سے جانور کے بال...

یہ کیا ہو سکتا ہے۔۔؟؟؟ ہادی نے اسے چھوتے ہوئے سوچا...

پھر اٹھ کر لائٹ آن کی اس کی آنکھوں کے سامنے دنیا کا سب سے خوبصورت منظر تھا... نجانے کتنی ہی دیر بنا پلکیں جھپکائے وہ اسے دیکھتا رہا..

پھر کچھ دیر بعد اسے اندازہ ہوا اس منظر کو جی بھر کے دیکھنے کا حق اسے کچھ دن بعد ملے گا اپنی بے حود ہوتی سوچوں کو لگام ڈال کر وہ ہانی کو اٹھانے کے لئے آگے برا...

ہانی۔۔ ہانی اٹھو... اس نے ہانی کو جگاتے ہوئے کہا...

ہانی ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے سوئی تھی اور اس طرح سے جگانے پر اسے بہت غصہ آ رہا تھا..

کیا مسئلہ ہے آپ کے ساتھ سونے کیوں نہیں دے رہے مجھے... آنکھیں ملتے ہوئے وہ اٹھ کر بیٹھ گئی
پھر خیال آیا رمضان ہے..

سحری کا وقت ہو گیا... ہانی نے معصومیت سے پوچھا..

جی نہیں محترمہ آپ میرے روم آرام فرما رہی ہیں کس نے کہا آپ کو کہ یہ روم آپ کا ہے اور آپ یہاں
سوئیں گی...

مجھے تانیہ انٹی نے کہا تھا.. انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ گیسٹ روم میں ان کی فرینڈ جو آئی ہے وہ سونگنی تو
کیا مجھے اس روم میں سونے میں کوئی پروبلم ہے تو میں نے کہہ دیا مجھے کیوں پروبلم ہو گی ای کسی بھی روم
میں سونے کی یہ کمرہ بھی اچھا ہے... ہانی نے معصومیت سے بتایا...

ہانی یہ میرا کمرہ ہے اسی لئے موم تم سے پوچھ رہی تھی کہ تمہیں اس روم میں سونے میں کوئی پروبلم تو
نہیں ہے... ہادی نے اسی وجہ بتائیں...

کیا لیکن میں آپ کے کمرے میں کیوں سونگی... حیرت سے ہانی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی...
ڈونٹ وری پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں ابھی مم سے بات کرتا ہوں..

یہ کہہ کر اٹھ کر وہ کمرے سے باہر جانے لگا..

جبکہ ہانی اس کے واپس آنے کا انتظار کئے بنا ہی سو گئی...

دیکھو ہادی کوئی بھی تماشا کرنے کی ضرورت نہیں ہے گھر میں میری دوست آئی ہوئی ہیں اور میں نہیں چاہتی کہ ان کے سامنے کوئی بھی تماشا ہو وہ پہلے ہی اس بات کو لے کر بہت شاک میں ہیں کہ تم شادی کر چکے ہو...

اب میں مزید لوگوں کو کوئی بریکنگ نیوز نہیں دینا چاہتی اور ویسے بھی ہانی تمہاری بیوی ہے اس لیے یہ سارے ڈرامہ کوئی مطلب نہیں رکھتا... تانیہ نے چبا چبا کر کہا...

وہ صرف میری منکوحہ بیوی نہیں صرف نکاح ہوا ہے ہمارا... ہادی نے سمجھانے کی کوشش کی...

صرف نکاح۔۔ نکاح صرف نہیں ہوتا ہادی نکاح کا مطلب ہے کہ تم ہانی پر پورا پورا حق رکھتے ہو...

اور میں نے اپنی فرینڈز کو ہانی کو تمہاری بیوی کے طور پر ملوایا ہے نہ کہ تمہاری منکوحہ کے طور پر اور میں اس وقت کوئی ایشوا فورڈ نہیں کر سکتی.. تم آج اجسٹ کر لو۔ اس کے علاوہ میں تمہاری اور کوئی مدد نہیں کر سکتی... تانیہ نے بات ختم کرنے کے انداز میں کہا...

جب کہ تانیہ کی بات سن کر ہادی کمرے میں واپس آ گیا...

ہانی مزے سے اس کے بیڈ پر سو رہی تھی اسے تنگ کیے بغیر اپنا تکیہ اٹھا کر وہ صوفے پر آیا لیکن ایک بھی سیکنڈ سو نہیں پایا۔۔۔

پھر سحری میں اسے اٹھایا تاکہ وہ کچھ کھاپی کر روزہ رکھ سکے...

ان دونوں نے اکٹھے سحری کی اور یہ پہلا موقع تھا جب ہادی اور ہانی ایک ساتھ۔ سحری کر رہے تھے..

ہادی تمہارا شاہو روزے نہیں رکھتا ہادی نے شرارت سے پوچھا...

نہیں وہ مسلمان تھوڑی ہے جو روزے رکھے گا... ہانی نے لوجک دیا..

تو وہ مسلمان نہیں ہے۔۔؟ تمہیں اس سے تھوڑی دوری بنا کر رکھنی چاہیے ہم غیر مسلموں سے دوستی نہیں کرتے۔۔ ہادی کے لہجے میں صاف شرارت جھلک رہی تھی۔ جو ہانی نوٹ نہ کر پائی۔۔ میں کل ہی اسے مسلمان کر دوں گی۔۔ ہانی نے فیصلہ کیا۔۔ جس پر ہادی کو اپنی مسکراہٹ چھپانا بہت مشکل لگا۔ اس لئے فوراً اٹھ کر باہر نکل آیا۔ خوب الٹ پلٹ ہو کر ہنسا۔

ہانی فجر کے بعد پھر سے ہادی کے کمرے میں سو گئی پھر اس کی آنکھ گیار بجے کے قریب کھلی
ہادی کو ڈھونڈا تو وہ گھر پر نہیں تھا۔ تانیہ کو ڈھونڈا تو وہ بھی کہیں نظر نہ آئی اور نہ ہی تانیہ کی سہیلیاں
۔ لیکن جب گیسٹ روم میں جا کر دیکھا تو سب کی سب سوئی پڑی تھی...
یا اللہ یہ سب تو ابھی تک سو رہے ہیں....

ہو سکتا ہے کہ سحری کے بعد نہ سوئی ہوں۔۔ لیکن ان لوگوں نے ہمارے ساتھ تو سحری نہیں کی تھی خیر۔۔ اب میں کیا کروا کیلے یہاں... یہی سوچتے ہوئے وہ گھر میں ٹہلنے لگی سارا گرگماتے اسے تقریباً آدھا گھنٹہ لگ گیا۔ کراچی کی نسبت لاہور میں زیادہ گرمی تھی۔ اسی لئے اس سے ابھی سے بھوک اور پیاس کا احساس ہونے لگا۔ یا اللہ لاہور والے کیسے روزہ رکھتے ہوں گے اتنی گرمی میں خیر گرمی تو کراچی میں بھی کم نہیں تھی لیکن وہاں وہ زیادہ گھر سے باہر نہیں نکلتی تھی اور یہاں آدھے گھنٹے سے ہر طرف گھوم رہی تھی...

واپس آئی تو تانیہ جاگ رہی تھی

ہانی بیٹا میرا ناشتہ بنا دو... حکم چلایا گیا...

جی میں۔۔۔؟

ہانی تمہیں ہی ہونا۔۔؟ جاؤ میرے لئے ناشتہ بناؤ...

آپ نے روزہ نہیں رکھا۔۔؟

میں روزے نہیں رکھتی۔۔؟ اب جاؤ میرے لیے جا کر ناشتہ بناؤ۔

گھر میں تو ہانی روزہ رکھ کر ایک بھی کام نہیں کرتی تھی اور یہاں تانیہ نے اٹھتے ہی اسے حکم سنا دیا اس کا دل چاہا کہ انکار کر دے لیکن پھر تائی امی کی باتیں یاد آئی..

تانیہ تمہاری ساس اور اس کے سامنے کوئی تماشہ مت کرنا...

کچن میں آئی تے نو کرنے بتایا کہ اس کو مچھلی بنانی ہے۔۔ مچھلی کی بدبو سے تو اسے ویسے بھی الرجی تھی۔ اوپر سے روزے کی حالت میں اسے ابکائیاں آنے لگی۔

یا اللہ اس بناتے بناتے میرا روزہ مکروہ ہو جائے گا...

تالیہ آنٹی کو جا کے کہہ دیتی ہوں کہ میں نہیں بنا سکتی۔

اس کو اس طرح سے پریشانی میں دیکھ کر گھر کی ملازمہ قریب آئی...

ہانی میڈم ویسے تو تانیہ میڈم نے مجھے منع کیا ہے آپ کی مدد کرنے کے لئے لیکن میرا نہیں خیال کہ آپ روزہ رکھ کر اس کو بنا پائی گی آپ پلینز اپنے کمرے میں جائیں اور جب تک یہ نہ بن جائیں آپ کمرے سے باہر مت آئیے گا...

ملازمہ کو نہ صرف خانی بہت اچھی لگی تھی بلکہ وہ تانیہ کے خطرناک ارادوں کے بارے میں بھی جانتی تھی اسی لیے ہانی کی مدد کرنا چاہتی تھی...

لیکن ہانی سمجھ نہیں پائی کہ تانے نوکروں کو اس کی مدد کرنے سے کیوں منع کر رکھا ہے...

ملازمہ نے کھانا بنا کر تانیہ اور اس کی سہیلیوں کو پیش کر دیا جبکہ وہ یہی سمجھ رہی تھی کہ کھانا ہانی نے بنایا ہے تانیہ کو ہانی کو تنگ کرنے میں بہت مزا آ رہا تھا اس لیے اسے مزید تنگ کرنے کے لئے اس کے کمرے میں آگئی...

یہ تم کیا ہر وقت یہ کھلونا اٹھا کر بیٹھی رہتی ہو.. تانیہ نے پھاڑ کھانے کے والے انداز میں کہا.. جس سے ہانی بُری طرح گھبرائی...

یہ مجھے بہت پسند ہے اسی لئے میں سے ہمیشہ اپنے پاس رکھتی ہوں.. اسے امی کی بات یاد آئی انہوں نے کہا تھا کہ تانیہ کے سامنے کوئی بچگانہ حرکت مت کرنا..

لاوا سے مجھے دو.. تانیہ نے بھالو سے کے ہاتھ سے کھینچا اور اگلے ہی پل کینچی اٹھا کر اس کا سر کاٹ دیا۔ جبکہ ہانی حیرت اور گھبراہٹ سے دیکھنے لگی..

یہ آپ نے کیا کیا آپ نے میری شاہو کو مار ڈالا.. ہانی رونے لگی.. میں بابا صاحب کو بتاؤں گی کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا..

اوو ہیلو میں تمہارے باپ سے ڈرتی ہوں اور نہ ہی تمہارے دادا سے اور یہ سارے ڈرامے میرے سامنے
مت کرو اور آئندہ میں تمہیں یہ بچکانہ حرکتیں کرتے ہوئے نہ دیکھوں... یہ کہہ کر تانیہ کمرے سے باہر
نکل گئی..

جب ک ہانی بیٹھی روتی رہی ...

ہادی شام کو گھر واپس آیا تانیہ بے چینی سے لان میں ٹہل رہی تھی..
کیا ہوا مم آپ پریشان کیوں ہیں.. ہادی نے آتے ہی پوچھا..
ہادی ہانی بہت رو رہی ہے... تانیہ نے چہرے پر دنیا جہان کی اداسی پھیلائیں...
کیا ہانی رو رہی ہے مگر کیوں کیا آپ نے کچھ کہا ہے.. ہادی کا پہلا شک تانیہ کی طرف گیا تھا..
نہیں بیٹا میں نے کچھ نہیں کیا میں قسم کھاتی ہوں میں تو بس اس کا بھالو دیکھ رہی تھی...
لیکن جیسے ہی وہ میرے ہاتھ میں آیا اس کے گردن الگ ہو گئی اور پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا
ہانی کو لگتا ہے کہ میں نے جان بوجھ کے کیا ہے ہاشم خاندان والوں نے میری بہو کو اس حد تک میرے
خلاف کر رکھا ہے اور تم کہتے ہو کہ وہ لوگ اچھے ہیں میں صرف ہانی کے سامنے اچھی ساس ثابت ہونے
کی کوشش کر رہی تھی...

وہ ایک ذرا سی بات کو لے کر اتنا رو رہی ہے شاید میں اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکوں۔ تانیہ نہ
صرف ایک اچھی ڈریکٹر تھی بلکہ بہت ہی اچھی ایکٹر بھی تھی اسی لئے تو ہادی نے اس کی باتوں پر یقین
کر لیا...

ماما آپ فکر نہ کریں میں اس کو سمجھا لوں گا...

لیکن ہادی اسے لگتا ہے کہ اس کے ٹیڈی بیئر کو میں نے جان بوجھ کر پھارہ ہے..

میں نے کہا میں اسے سمجھا لوں گا آپ فکر نہ کریں اور ٹینشن نہ لیں بلکہ اس کے لئے افطاری کا کوئی اچھا سا انتظام کر دیں...

وہ کمرے میں آیا تو ہانی بہت بری طرح رو رہی تھی اس طرح سے روتے دیکھ کر ہادی کو بہت برا لگا وہ اس کے قریب آیا...

اسے دیکھتے ہی ہانی دور کر آکر اس کے سینے سے لگ گئی...

ہادی آپ کی ماما بہت بری ہیں انہوں نے میرے شاہو کو مار ڈالا وہ بہت گندی ہیں میں ان سے کبھی بات نہیں کروں گی میں بابا صاحب کو بتاؤں گی کہ انہوں نے میرے شاہ کو مار ڈالا...

وہ سو سوں کرتے بولتی بہت پیاری لگ رہی تھی...

نہیں آنی مم نے شاہو کو نہیں مارا شاہو کو اپنے آپ پھٹ گیا.. ہادی نے سمجھانے کی کوشش کی..

نہیں ہادی یہ دیکھیں انہوں نے خود اس کو پھارا ہے میں آپ کو دکھاتی ہوں ایک منٹ.. یہ کہہ کر وہ بیڈ کی طرف بھاگ گئی جہاں وہ شاہو کو گلے لگائے رو رہی تھی..

یہ دیکھیں.. اپنے ہاتھ میں بھالو رکھے وہ اس کو دکھا رہی تھی ساتھ میں رونے کا شغل بھی جاری تھا..

ہانی میں دیکھ رہا ہوں.. ہادی نے بھالو اس کے ہاتھ سے لے کر ایک طرف رکھا... یہاں بیٹھو آرام سے.. اور اسے صوفے پر بٹھایا..

ہانی پلینز رونا بند کرو اور تمہیں غلط فہمی ہو رہی ہے کہ یہ مم نے کیا ہے مم نے ایسا کچھ نہیں کیا... ہانی کو چپ کرانے کے چکر میں وہ نوٹ ہی نہیں کر پایا کہ شاہو کو کینچی سے کاٹا گیا ہے.. اسے اس وقت صرف ہانی کی فکر تھی جو بہت روئی تھی وہ کافی دیر سے سمجھا جاتا رہا لیکن یوں سوں سوں کہ علاوہ کچھ نہ بولی...

اور پھر بولی بھی تو یہ ---

ہادی مجھے شاہو کا جنازہ کروانا ہے...

جس پر ہادی نے بڑی مشکل سے اپنا قہقہہ روکا قہقہہ ضبط کرنے کی وجہ سے اس کا چہرہ پوری طرح سرخ ہو چکا تھا...

ہانی جنازہ تو مسلمانوں کا کیا جاتا ہے اور آج صبح سحری کے وقت تم نے ہی بتایا تھا کہ شاہو مسلمان نہیں ہے ہادی نے لوجک دیا..

ہاں تو اب کیا کریں ہم.. ہانی نے معصومیت سے پوچھا..

ہانی Death سر منی کرتے ہیں..

ڈیٹھ سر منی ---؟ خانی نے دہرایا..

ہانی جیسے انگریز لوگ کرتے ہیں نہ عیسائی وغیرہ..

لڑکے تھری پیس سوٹ پہنتے ہوئے لڑکی وائٹ ایڈریس اور ہاتھ باندھ کے کچھ دیر کھڑے رہتے ہیں اور پھر ایک تابوت میں باڈی کو ڈال کر اسے دفن دیتے ہیں بالکل ویسے ہی...

بالکل ویسے ہی ہم اپنی شاخوں کو الوداع کہیں گے... ہادی نے دنیا بھر کی اداسی اپنی آواز میں سمو کر کہا..

ٹھیک ہے ہادی لیکن میرے پاس تو ڈریس ہے ہی نہیں... ہانی نے معصومیت سے بتایا...
کوئی بات نہیں چلو آؤ ہم ابھی لے کے آتے ہیں تمہارے لئے وائٹ ڈریس تاکہ تم اپنے شاہو کو الوداع
کہہ سکو...

وہ ہانی کو آگے پیچھے لگانے میں کامیاب ہو چکا تھا اب وہ بازار جارہے تھے...

وہ اسے بازار لے کر آیا تو ہانی نے سب سے پہلے وائٹ ایڈریس لیا۔ ہادی نے اس کے لیے عید کا ڈریس
لیا...

ہادی میں ہمیشہ بابا صاحب کا دلویا ہوا ڈریس پہنتی ہو عید پر... ہانی نے بتانا ضروری سمجھا..
کوئی بات نہیں ایک بار میرا دلر آیا ہوا پہن لینا.. ہادی نے مسکرا کر کہا..
پھر اس کے ساتھ جو لری چوڑیاں مہندی سب کچھ لے کر دیا۔

پھر شام کو وہ جب گھر واپس آئے تو ان کی افطاری کے لئے بہت زیادہ انتظامات کئے گئے تھے...
ہانی میری جان میں نے سب کچھ تمہاری پسند سے بنایا ہے.. تانیہ کا شریں ٹپکتا اندازہ ہانی کو بالکل نہ بھایا
لیکن پھر بھی سکون سے افطاری کر لی... کیونکہ اس نے دو دن کے بعد چلے جانا تھا بے کار میں تانیہ کو کیوں
کچھ کہتی اور اس نے یہ بھی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ دوبارہ یہاں کہیں کبھی نہیں آئے گی...
افطاری کے بعد ہوئی شاہو کی ڈیٹھ سرمی جس پر ہادی بہت کوشش کے باوجود بھی اپنی ہنسی پر قابو نہیں
کر پارہا تھا لیکن وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ہانی نے اس کی ہنستے دیکھ لیا تو اس کی ناراضگی پکی اور ابھی تو وہ اس کی
محبت کو سمجھنے لگی تھی اب تو اس کی ناراضگی کا کوئی رسک نہیں اٹھا سکتا تھا...

ہادی آج بہت لیٹ کمرے میں آیا تھا کیوں کہ تانیہ کی فرینڈز ابھی تک یہی تھی اسی لئے آج پھر اسے ہانی کے ساتھ کام شیئر کرنا پڑا تھا رات کو اس کا موبائل بھی کمرے سے باہر رہ گیا جو صبح اسے ٹیبل پر ملا تھا ہادی کمرے میں آیا تو ہانی بیڈ پر الٹی لیٹی رو رہی تھی...

کیا وہ ہانی تم ابھی تک رو رہی ہو اس وقت تمہیں سونا چاہیے سحری میں اٹھنا بھی ہے... ہانی کا اس طرح سے ایک بے جان چیز کے لیے اس رونا ہادی کو بالکل پسند نہ آیا تھا... مجھے نیند نہیں آرہی میں روز شاہو کو ہگ کر کے سوتی ہوں آج وہ نہیں ہے... ہانی نے معصومیت سے وجہ بتائی...

ہمم یہ تو بہت بڑا مسئلہ ہے اس مسئلے کا کیا حل نکالا جائے۔۔؟ ہادی نے سوچنے کی ایکٹنگ کی.. آئیڈیا۔۔ ہادی نے چٹکی بجائی...

دیکھو اب شاہو تو ہے نہیں ہاں چلو میں ہی تمہارا شاہو بن جاتا ہوں.. فوراً ہادی کے ساتھ بیڈ پر لیٹ گیا اور زبردستی اس کے بازو اپنی گلے میں ڈالے.. آج رات تم مجھے شاہو سمجھ کر سو جاؤ..

اس سے پہلے کے ہانی کچھ کہتی ہادی نے آنکھیں بند کر لی اور سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا ہادی تو گھورتے گھورتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اس کو خود بھی پتہ نہ چلا اور پھر اس کی آنکھ کھلی جب سحری میں ہادی نے اسے جگایا....

ہادی ہانی کو تانیہ کے پاس چھوڑ کر پھر اپنے کام پر چلا گیا تھا تانیہ ہادی کے سامنے ہانی کا نام اتنی محبت سے لیتی کے ہادی خوش ہو جاتا اور وہ بھی یہی چاہتا تھا کہ ہانی کے دل میں جو غلط فہمی تانیہ کے لیے پیدا ہوئی ہے وہ جلد سے جلد دور ہو جائے...

ہانی جب جاگی تو کمرے میں کوئی نہیں تھا تقریباً ساڑھے نو بجے کا وقت تھا جب ہانی کمرے سے باہر آئی تانیہ باہر جاگ رہی تھی اسے حیرت ہوئی کیونکہ کل تانیہ بارہ بجے کے بھی بعد اٹھی تھی... ہانی بیٹا اچھا ہوا تم آگئی تمہیں بتانا چاہتی تھی کہ آج میرے گھر میں چھوٹی سی پارٹی ہے جس میں شوہر کے بہت سارے لوگ شامل ہوں گے اور ان سبکو میں اپنی بہو سے ملواؤں گی کیوں کے ہادی چاہتا ہے کہ شوہر میں سب کو پتہ چل جائے کہ اب وہ تم سے شادی کر رہا ہے... بس اسی خوشی میں چھوٹی سی پارٹی رکھی ہے تم یہ ڈریس پہن کر تیار ہو جانا... تانیہ نے ڈریس اس کو دیتے ہوئے کہا...

یہ ڈریس تو بہت عجیب و غریب ہے میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی... ہانی نے اس سکائی بلو کلر کے ڈریس کی طرف دیکھا جس کے آگے اور پیچھے دونوں نیک بہت ڈیپ تھے۔ اور سلٹوز کے نام پر ذرا سا بھی کپڑا نہ تھا...

ہانی پلیرز تماشا کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم اندازہ بھی نہیں لگا سکتی کے ڈریس کتنی مہنگی ہے.. تانیہ نے بہت سخت لہجے میں کہا..

اور پلیز اپنے بڑے بڑے تمبو مت پہننا ہمارے ہاں پارٹیز میں ایسے ہی کپڑے پہنے جاتے ہیں اور اگر تم ایسے کپڑے نہیں پہنتی تو یہ سب کچھ تمہیں شادی سے پہلے سوچنا چاہیے تھا اب تم ہادی کی بیوی ہو تو میں اسی طرح سے آنا ہو گا... تانیہ نے ڈریس اس کے حوالے کر دیا..

سنو بارہ بجے تک تیار رہنا..

یہ کہہ کر وہ باہر جانے لگی...

تو کیا آپ کی پارٹی دوپہر میں ہے۔۔؟ ہانی نے پوچھا کیونکہ رمضان میں دوپہر میں کون پارٹی سکتا ہے ہاں آج پارٹی دوپہر میں ہے اور یہ پارٹی رات دیر تک چلے گی...

ہانی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہ ڈریس کیسے پہنے لیکن مجبوری کی انتہا تھی اس کے پاس کوئی بھی اور اتنی اچھی ڈریس نہ تھی سوائے ہادی کی دلوائی عید والی ڈریس کے۔ لیکن وہ ڈریس کم از کم پارٹی پہ تو نہیں پہن سکتی تھی۔ کیونکہ ہادی نے اسپیشلی عید کے لے کر دی تھی....

پارٹی شروع ہوئی تانیہ کے مہمان بھی آنے لگے ایک بھر کر ایک گھٹیا اور تنگ لباس پہنے لوگ ہانی کو زہر لگ رہے تھے ان دو دنوں میں یہ تو وہ سمجھ چکی تھی یہ ان لوگوں میں ارجسٹ نہیں کر سکتی.. تانیہ نے ہانی کو نیچے بلوایا...

تو وہی ڈریس پہن کر نیچے آگئی...

تانیہ نے جب ہانی کو دیکھا تو غصے سے پاگل ہونے لگی...

یہ کیا تماشہ ہے ہانی یہ کیا کر دیا ہے تم نے ڈریس کو... تانیہ غصے سے غرائی...

تانیہ آنٹی میں نے آپ کی دی ڈریس کو کچھ نہیں کیا ہے بس اس کے ساتھ میچک اسکاف ملوایا ہے تاکہ میں حجاب کر سکوں اور اس کے اندر اپنے آپ کو چھپا سکوں... کیونکہ مجھے اپنے جسم کی نمائش ہرگز پسند نہیں ہے اور اگر بابا یا بابا صاحب مجھے اس ڈریس میں دیکھ لیں تو گولی مار دیں گے لیکن پھر بھی میں نے آپ کا دل رکھنے کے لئے یہ پہنا ہے... ہانی نے احسان جتانے والے انداز میں کہا...

تو یہ ہانی ہے۔۔۔ اتنی پردہ داری کیوں۔۔۔؟ ہم نے طنز کرتے ہوئے کہا...

تو ان اداؤں سے میرے ہادی کو پھسیا ہے تم نے انتہائی گھٹیا اور بے ڈنگ لباس پہنے.. ہہ اس کے سامنے کھڑی تھی..

میرے گھر کی تربیت ایسی نہیں ہے کہ میں کسی کو پھساؤں یہ ان لوگوں کی سوچ ہوتی ہے جو ایسے کام کرتے ہیں... ہانی نے بنا خوف ہمہ کے منہ پر جواب دیا کیونکہ جب سے ہمہ اور ہادی کے آفیسر کی خبریں اٹھی تھی ہانی کو ہمہ اچھی نہیں لگتی تھی...

اتنا مہنگا ڈریس پہن کر تم نے اس ڈریس کی انسلٹ کی ہے...

آئی ایم سوری ہمہ لیکن مجھے لگتا ہے کہ کوئی بھی کپڑا صرف بدن چھپانے کے لیے بنایا جاتا ہے نہ کہ بدن کی نمائش کرنے کے لیے اور میرے جسم پر پہنے گئے کپڑے یہ کام تمہارے جسم پر پہنے کے کپڑوں سے بہتر کر رہے ہیں...

ان سب کے ساتھ رکنے سے بہتر تھا کہ ہانی اکیلی ہی کھڑی ہو جائے وہ ایک سائیڈ پر بنی جگہ پر کھڑی ہو کر ہادی کا انتظار کرنے لگی....

جب تانیہ اس کے پاس آئی...

ہانی یہ لو کچھ پی لو ایسے کیوں کھڑی ہو... تانیہ نے ایک گلاس کی طرف بھراتے ہوئے کہا...
آئی میرا روزہ ہے.. ہانی نے یاد دلانا چاہا۔ کیونکہ کچھ دیر پہلے تانیہ نے بیوٹیشن کو اس کے کمرے میں بھیجا
جس سے اس نے یہی کہہ کر واپس بھجوا دیا اب تانیہ کو اس پر غصہ آ رہا تھا اسی لیے اس نے اپنا پلان
شروع کر دیا...

یہ لوگ یہ سب کچھ نہیں مانتے پلیز تم کچھ پی لو اور ویسے بھی ایک روزہ چھوڑنے سے کیا جاتا ہے...
اگر آپ مجھے صبح بتات دیتی تو میں روزہ چھوڑ دیتی لیکن میں روزہ توڑ نہیں سکتی...
ہانی میں نے کہا یہ گلاس پکڑو اور اسے پیو.. تانیہ نے حکم دیا...
آپ کا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تھا آئی آپ مجھے روزہ توڑنے پر مجبور کر رہی ہیں...
تانیہ نے زبردستی گلاس کے منہ کے قریب کیا...
کتنی گندی بدبو آرہی ہے۔۔۔ بچھے کریں اسے پلیز...

شراب سے بدبو ہی آتی ہے خوشبو تو آنے سے رہی... ہمہ نے طنز کیا...
کیا آپ لوگ شراب پی رہے ہیں آپ مجھے رمضان میں شراب پلانا چاہتے ہیں۔ ہانی کو بہت دکھ...
یہ لوگ خود روزہ نہیں رکھ رہے ہیں ان کے اعمال ہے لیکن یہ اس کا روزہ بھی خراب کرنے کی کوشش کر
رہے ہیں...

اپنے ڈارمے بند کرو ہانی پیو اسے... تانیہ زبردستی اس کے منہ کے بالکل قریب گلاس لے جانے لگی
ہانی نے ہاتھ مار کر گلاس دور پھینکا اور ایک زوردار تھپڑ تانیہ کے منہ پر دے مارا...

سچ کہتے ہیں بابا آپ اس قابل ہی نہیں ہو کے آپ کو ہاشم خاندان کی بہو بنایا جائے اچھا کیا تایا بونے آپ کو طلاق دے دی...

اس سے پہلے کے ہانی کچھ اور کہتی کسی نے پیچھے سے پکڑ کر اسے زوردار تھپڑ مارا...

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں پہ ہاتھ اٹھانے کی... ہادی غصے سے داھاڑتے ہوئے بولا...

اس سے پہلے کے ہانی کچھ سمجھتی ہادی میں ایک اور تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا...

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری ماں کو اتنی گندی باتیں سنانے کی...

ہادی کا ہاتھ پھر سے اٹھا جس سے ہانی زمین پر جاگری...

ماما آپ سہی کہتی تھی بہت بڑی غلطی کر لی میں نے اس لڑکی سے نکاح کر... یہ تمہیں دن رات بھی محبت

سے پیش آتی ہیں اور تم میں تمہارے پیار میں پاگل ہو رہا ہوں تم میری ماں کے ہاتھ اٹھاؤ گی..

دفع ہو جاؤ یہاں سے.. مجھے آئندہ اپنی شکل مت دکھانا.. بہت جلدی میں تمہارا فیصلہ کر دوں گا..

اس کی بات سننے کے بعد ہانی زمین سے اٹھی ہادی کے کپڑے کی وجہ سے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا...

ہانی نے کچھ نہیں کہا نہ ہی اپنی صفائی پیش کی کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ سارا ڈرامہ ہادی کو اپنے جال میں

پھنسانے کے لئے کیا گیا ہے..

اسی لئے دوڑ کر وہاں سے چلی گئی...

کوئی پارٹی نہیں ہو رہی چلے جاؤ سب کے سب یہاں سے... ہادی غصے سے بولتے ہوئے گھر سے باہر نکل

گیا....

ہادی کو ہانی پر ہاتھ اٹھانے کا بہت افسوس تھا جو بھی تھا وہ اس پہ ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتا تھا اب اسے اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا اور غصے میں وہ بہت غلط الفاظ بھی استعمال کر گیا تھا بنا مکمل بات جانے اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن وہ بھی کیا کرتا تھا تانیہ اس کی ماں تھی جس سے وہ بہت پیار کرتا تھا اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ ہانی کبھی تانیہ پہ ہاتھ اٹھا سکتی ہے وہ تو ہر کسی سے محبت کرنے والی لڑکی کبھی کسی سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتی تھی تو ہاتھ اٹھانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا...

تو پھر ایسا کیا ہو گیا کہ ہانی اس حد تک آگئی... یہی سوچتے سوچتے وہ گھر آگیا...

گھر آتے ہی اس نے پہلے تانیہ کو ڈھونڈا تھا تا کہ وہ اس سے ہانی کے کیے کی معافی مانگ سکے ہر جگہ ڈھونڈنے کے بعد تانیہ اسے کہیں نہ ملی تو اس نے میڈ سے پوچھا...

تانیہ میڈم اور ہمہ میڈم شاپنگ پے گئی ہیں... ملازمہ نے جواب دیا...

اسے عجیب لگا کیونکہ وہ اتنا پریشان تھا جبکہ اس کی ماں شوپنگ کرنے گئی تھی...

اچھا ٹھیک ہے روزہ کھلنے والا ہے آپ ہانی کو باہر بھیج دیں.. یہ کہہ کر وہ ڈائننگ ٹیبل میں جانے لگا...

-- سر ہانی میم تو نہیں ہیں... ملازمہ نے جواب دیا جس پر ہادی شک رہ گیا...

کیا مطلب ہے ہانی نہیں ہے.. جاؤ بلاؤ اسے...

- ہادی کو لگا ہانی اس سے ناراض ہے اس لیے اس نے ملازمہ سے ایسے کہنے کو کہا ہے...

لیکن سر ہانی میم تو جا چکی ہیں اور جاتے ہوئے آپ کے لئے اور تانیہ میڈم کے لئے پارسل چھوڑ کر گئی ہیں

یہ کہہ کر ملازمہ دوبارہ پارسل اٹھا کر اس کے سامنے لا کر رکھے...

جس سے ایک پر ہادی اور دوسرے تانیہ کا نام لکھا تھا...

ہادی نے تانیہ والے پار سل کو کھول کے دیکھا تو اس پر لکھا تھا..

ایم سوری آئی جو بھی تھا مجھے آپ پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا میں شرمندہ ہوں اور ساتھ وہ والی ڈریس کی جو اس نے شام کو پہنی ہوئی تھی... ہنی ہادی کوئی ڈریس دیکھ کر اچھا نہیں لگا کیونکہ ہانی ایسے ڈریس نہیں پہنتی تھی....

اس نے دوسرا پار سل کھولا تو اس میں ہادی کے شاپنگ کروائی ہوئی عید کی ڈریس چوڑیاں مہندی اور جو لری وغیرہ تھی...

جس پر لکھا ہوا تھا...

آئی ہیٹ یو ہادی...

آج پہلی بار ہادی کو یہ آئی ہیٹ یو بہت محسوس ہوا...

کہاں جاسکتی ہے ہانی... وہ پریشانی سے اٹھ کھڑا ہوا اور روزہ افطار کیے بغیر ہی نکل گیا...

ہادی نے ہانی کو ہر جگہ ڈھونڈا لیکن وہ کہیں نہ ملی اب وہ بہت پریشان ہو چکا تھا...

آخر ہانی کہاں جاسکتی ہے وہ ان تین دنوں میں گھر سے باہر بھی نہیں نکلی تھی اور نہ ہی یہاں کسی کو جانتی تھی ہادی ہر جگہ ڈھونڈ چکا تھا اور اب اسے چاچا کے پاس جاتے ہوئے شرم محسوس ہو رہی ہے چچو سے جا کے کیا کہوں گا۔۔؟ کہ میں نے ان کی بیٹی کھودی...

آج رات 12 بجے کے ان کی واپسی کی فلائٹ تھی اور ہانی نہیں مل رہی تھی...

وہ گھر واپس آیا اور ملازمہ سے تانیہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ اور ہمہ کمرے میں ہیں ہمہ زیادہ تر اس کے گھر میں پائی جاتی تھی لیکن جب سے ہانی آئی تھی وہ یہ نہیں آئی تھی تانیہ کے کمرے میں جانے لگا جب ملازمہ نے اسے روکا...

سر چھوٹا منہ بڑی بات آپ مجھے غلط مت سمجھیے گا لیکن تانیہ میڈم نے ہانی میڈم کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا...

کیا مطلب ہے تمہارا.. ہادی کو کچھ عجیب لگا...
سر پہلے دن جب آپ یہاں سے چلی گئے تو تانیہ میڈم نے ہانی میڈم سے روزے کی حالت میں مچھلی بنانے کی فرمائش کر دی...

اور پھر اس دن ان کے کمرے میں جا کے انہیں تنگ کرنے لگی ان کے ڈاٹنٹے کی آواز کمرے سے باہر تک آرہی تھی...

لیکن سر آج دوپہر میں تانیہ میڈم نے حد ہی کر دی...
انہوں نے بے ہوہ ڈریس ان کیلئے منگوایا.. اور پھر ان کا روزہ توڑوانے کی ضد کرنے لگیں...
ملازمہ اسے بتائے جارہی تھی لیکن ہادی کو ان سب باتوں پر یقین نہ تھا...

تانیہ میڈم انہیں زبردستی شراب پلا رہی تھی جس وجہ سے ہانی مل میڈم نے ہاتھ اٹھایا تبھی آپ وہاں آگئے...

بند کرو تم اپنی بکواس تم نے کبھی مم کو شراب پیتے دیکھا ہے جو ہانی کو پلائیں گی.. مم روزے نہیں رکھتی اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں کسی دوسرے کے روزے کی قدر نہ کریں.. دفع ہو جاؤ یہاں سے

مجھے اپنی شکل مت دکھانا... غصے سے کہتا ہوا تانیہ کے کمرے میں جانے لگا جب تانیہ کے قمقمے کی آواز نے ہادی کے قدم روک دیے...

واو خالہ کیا پلاننگ کی ہے... ہمہ نجانے اپنی خالہ کو کونسی پلاننگ کی داد دی رہی تھی..

ارے یہ تو کچھ بھی نہیں.. ہاشم خاندان کی لڑکی کبھی میری بہو نہیں بن سکتی میری بہو تم ہو میں تمہیں ہمیشہ سے اپنی بہو مانتی آئی ہو... تانیہ نے کہا تو ہادی کے پیروں تلے زمین نکل گئی...

تو کیا ملازمہ سچ کہہ رہی تھیں یہ تم وہی بتائیں گی یہ کہہ کر ایک پل کی بھی دیر نہ کرتے ہوئے ہادی نے زور سے دروازہ کھلا اور کمرے کے اندر داخل ہو گیا...

کون سے پلاننگ کی خوشی منائی جارہی ہے مم مجھے بھی بتائیں میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کس طرح اپنے ہاشم خاندان کی بیٹی کو رسوا کر کے میری نظروں میں گرانے کی کوشش کی.. ہادی غصے سے تانیہ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا..

ہادی ہم میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ ہانی...

بس... اس سے پہلے کے ہمہ ہادی کو کوئی صفائی پیش کرتی ہادی زور سے دھاڑا...

آپ لوگوں اسے زبردستی شراب پلانا چاہتے تھے اس کا روزہ توڑنا چاہتے تھے اسے میری نظروں میں گرا کر مجھ سے طلاق دلوانا چاہتے تھے یہی پلان تھا نہ آپ دونوں کا۔؟ ہاں... دونوں کی طرف دیکھتے ہوئے بولا..

ہادی تانیہ آگے بڑھیں اور سے سمجھانے کی کوشش کرنے لگی
بس مم بہت ہو گیا اب میں اور برداشت نہیں کر سکتا..

کیا بگا رہا ہے اس معصوم لڑکی نے آپ کا کیوں کیا آپ نے ایسا۔۔؟
وہ مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی...

آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا... آج آپ نے مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا..
نہیں آپ کو اس کے لیے کبھی معاف نہیں کروں گا کبھی نہیں...
ہادی کی آنکھوں میں آنسو تھے آج پہلی بار وہ کسی لڑکی کے لیے رویا تھا...
تانیہ شروع سے ہی بے حس تھی اس سے کبھی اپنے بیٹے کی پروا نہ تھی اسی صرف ہاشم خاندان سے ضد
تھی لیکن آج اس ضد کی وجہ سے اس نے اپنا بیٹا کھو دیا تھا...

ہادی جا چکا تھا اور جانے سے پہلے وہ پارسل جو ہانی تانیہ کے لئے دے کے گئی تھی وہ بھی دے گیا تھا جس
میں سوری کارڈ تھا...
تانیہ کو آج پہلی بار شرمندگی محسوس ہوئی تھی اس کا بیٹا نجانے کتنے وقت تک اس کو شرم دلاتا رہا اور پھر
اٹھ کر چلا گیا اور تانیہ جانتی تھی کہ اس بار وہ ہمیشہ کے لئے جا چکا ہے...
تانیہ نے ہادی کو فون کرنے کی بہت کوشش کی مگر ہادی نے اس کی کالز کا کوئی جواب نہ دیا...
تانیہ اب بہت پریشان ہو چکی تھی اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا بیٹا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسے دور ہو
جائے گا ہادی کو گئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا...

اس نے تانیہ سے کوئی رابطہ نہیں کیا ایک ہفتے بعد عید تھی...
تانیہ جانتی تھی کہ ہادی لاہور سے باہر نہیں گیا لیکن اس کے باوجود بھی وہ گھر واپس نہیں آیا تھا...

تانیہ نے ایک دن ہادی کے فون پر میسج بھیجا...

ہیلو ہادی میں جانتی ہوں کہ مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے تم مجھے کبھی معاف نہیں کرو گے ہادم میں تمہیں بس ہاشم خاندان سے دور کرنا چاہتی تھی یہ میری ضد تھی اور میں اپنی ضد میں اپنے بیٹے کو سمجھ نہیں پائی اس معصوم لڑکی کے ساتھ ایسا کیا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا میں امریکا جا رہی ہیں اب میں تمہیں کبھی تنگ نہیں کروں گی.. ہانی کو کہنا کہ مجھے معاف کر دے تمہاری ماں.. جو شاید ماں کے کہلانے کے لائق بھی نہیں ہے۔۔

ہادی تقریباً ایک ہفتے سے یہاں پر تھا وہ گھر واپس نہیں جا رہا تھا اور نہ ہی وہ کراچی گیا تھا اسی خورین بتا چکی تھی کہ ہانی اور بابا واپس آ چکے ہیں...

پتہ نہیں ہانی نے گھر پر سب کو کیا کیا بتایا ہو گا نجانے بابا سے معافی کریں گے یا نہیں ہر کسی کا چہرہ بار بار ہادی کے سامنے آ رہا تھا وہ سب سے شرمندہ تھا لیکن اب وہ زیادہ دیر یہاں پر بھی نہیں رہ سکتا تھا اسے واپس گھر تو جانا ہی تھا...

کیونکہ اس نے فلم انڈسٹری چھوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا...

ہانی سے معاف کرے یا نہ کرے اسے گھر تو واپس ہر قیمت پر جانا تھا..

اسی لیے آج شام بنا کسی کو بتائے وہ واپس کر کراچی آ چکا تھا...

ھر پہ آیا تو کوئی اس سے بات نہیں کر رہا تھا خاص کر بابا صاحب اس سے سخت ناراض تھے اس کا مطلب تھا ہانی سب کو بتا چکی ہے...

یہ تو جانتا تھا کہ زیادہ دیر سب سے ناراض نہیں رہیں گے
پھر بھی وہ سب کو منانا چاہتا تھا

--

سب سے پہلے وہ بابا صاحب کے کمرے میں آیا تھا

بابا صاحب میں جانتا ہوں آپ مجھ سے ناراض ہیں میری غلطی اتنی چھوٹی نہیں ہے کہ آپ آسانی سے
معاف کر دے

لیکن بابا صاحب میں پھر بھی آپ سے ایک موقع مانگتا ہوں..

پلیز مجھے معاف کر دیں.. ان کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا ہادی ان سے معافی مانگ رہا تھا...

نہیں ہادی تم نے ہمارا بھروسہ توڑ دیا ہے ہم نے ہانی کو تمہارے ساتھ اس لیے نہ بھیجا تھا وہ تمہاری ہی تھی
ہادی کچھ دیر صبر کر لیتے... بابا صاحب کی بات ہادی کے سر کے اوپر سے گزر گئی...

بابا صاحب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں.. ہادی نے کہا...

ہاں ہادی ہمارے سامنے بچہ بننے کی ضرورت نہیں ہے ہم جانتے ہیں کہ تم اور ہانی ایک ہی کمرے میں
رہے ہو وہاں... بابا صاحب نے کہا...

بابا صاحب آپ اس وجہ سے مجھ سے ناراض ہیں... ہادی نے پوچھا...

تو اور کیا وجہ ہو سکتی ہادی... کیا تمہیں یہ وجہ سے چھوٹی سی لگتی ہے کہ ہم نے تم پر بھروسہ کر کے اپنی

معصوم پوتی کو تمہارے پاس بھیجا.. وہ تمہاری ہی تھی.. ابھی تم تھوڑا سا صبر کر لیتے عید کے بعد تو ویسے

بھی اس کو رخصت کرنا ہی ہے ہم نے.. تمہیں ذرا شرم نہیں اس کی معصومیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے

-- بابا صاحب کو لگ رہا تھا کہ ہادی کے بارے میں کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے لیکن جس طرح کے وہ
شرمندہ ہو رہا تھا بابا صاحب کا شک یقین میں بدل چکا تھا...

وہ تمہارے بارے میں کوئی بات نہیں سننا چاہتی وہ جب سے واپس آئی تھی بالکل خاموش ہو چکی تھی
نہ تو پہلے کی طرح کھیلتی تھی اور نہ ہی مستیاں کرتی تھی...

بابا صاحب آپ کو غلط فہمی ہو رہی ہے میں اور ہانی ایک کمرے میں ضرور تھے لیکن میں نے اس کی
معصومیت پر کوئی آنچ نہیں آنے دی آپ میرا یقین کریں... آپ بیشک ہانی کو میرے سامنے بلا کر پوچھ
لیں... ہادی کو نہیں لگا تھا کہ بابا صاحب اس معاملے میں کبھی بھی ہادی پر شک کریں گے...
اس لیے بابا صاحب کی باتوں پر اسے دکھ ہو رہا تھا...

لیکن ہاتھ تمہاری ماں تو کہہ رہی تھی کہ تم اس کا بہانہ کر کے ہانی کو اپنے ساتھ لے کے گئے ہو...
ہادی کوئی تانیہ یہ کو لے کر ایک اور جھٹکا لگا تھا اس سے کبھی امید نہیں تھی کہ تانیہ اس کے اور ہانی کے
کردار کو اس طرح سے مشکوک کر سکتی ہے...

بابا ایسا کچھ نہیں ہے کیا آپ کو مجھ پر یقین نہیں... ہادی نے یقین سے پوچھا تھا...
ہادی مجھے تم پر یقین ہے لیکن میں کیا کروں ہانی کچھ دن سے بہت الجھی ہوئی ہے کسی سے بات نہیں کرتی پتا
نہیں اس کو کیا ہو گیا ہے کتنی شرارتی تھی اور اب کمرے سے باہر ہی نہیں نکلتی....
بابا صاحب سے کچھ دیر ادھر ادھر کی باتیں کرنے کے بعد ہادی کمرے سے باہر نکلا۔۔۔۔۔

ہادی گھر میں سب کو منارہا تھا لیکن یہ جان کر بہت حیرت ہوئی کہ سب اس سے رابطہ نہ کرنے کی وجہ سے ناراض تھے

اور اسے لگ رہا تھا کہ ہانی تھپڑ مارنے کی وجہ سے سب سے ناراض ہیں جبکہ گھر میں یہ بات کوئی جانتا ہی نہیں تھا

شاید جان بھی جاتے اگر پارٹی میں ان کے فرینڈز کے علاوہ اور لوگ ہوتے ہادی نے یہ بات ہی دبا دی تھی اور میڈیا تک آنے ہی نہ دی کیونکہ اس سے ہانی کی بدنامی ہو سکتی تھی یہاں تک کہ ہانی نے بابا سے یہ کہا تھا ہادی خود اسے ہوٹل تک چھوڑ کر گیا ہے ہادی سب کو لے کر پرسکون ہو چکا تھا سوائے ہانی کے

ہانی سے بات کرنا چاہتا تھا اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا لیکن اس نے کمرے سے نہ نکلنے کی قسم کھا رکھی تھی اب اسے ہانی کو منانا تھا کسی بھی حال میں

ویسے اتنی بڑی بات گھر میں نہ بتا کر ہانی سمجھدار ہونے کا ثبوت تو دے ہی دیا تھا لیکن اس کی یہ سمجھدار ہادی کے لیے خطرے کی گھنٹی بجا رہی تھی

ہادی کچھ سوچ کر اس کے کمرے کی طرف آیا تو وہ کمرے سے باہر نکل رہی تھی آج پہلی بار ہانی کے ہاتھ میں ٹیڈی بیئر نہیں تھا اسے بہت برا لگا کیونکہ اب اسے یقین آچکا تھا کہ اس دن بھی ہانی سچ ہی بول رہی تھی

ہانی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے.. ہادی نے اس کا راستہ روکتے ہوئے کہا..

ہانی جانتی تھی کہ جب تک یہ بات نہ سن لے وہ اس کا راستہ نہیں چھوڑنے والا...
لیکن تب ہی وہاں رشیدہ نظر آئی...

تائی امی ہادی میرا راستہ نہیں چھوڑ رہے... ایک بھی سیکنڈ ضائع کئے بغیر ہانی نے ہادی کی شکایت لگادی..
ادی اسے دیکھ کر رہ گیا...

ہادی کیوں تنگ کر رہے ہو اسے.. ویسے بھی کچھ دنوں سے اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے.. رشیدہ نے
اسے ڈانٹا ہادی نے فوراً ہانی کا راستہ چھوڑ دیا...
ہانی جاتے جاتے پلٹی..

آئی ہیٹ یو۔۔ ہمیشہ والی لائن...
آئی لو یو ٹو۔ ہادی نے مسکرا کر کہا اور نکل گیا...
جب کہ اس بار ہانی اسے دیکھ رہ گئی...

ہادی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ہم نے کہہ دیا یہ ممکن نہیں ہے تو نہیں ہے...
کیوں ممکن نہیں ہے بابا صاحب اگر آپ عید کے بعد رخصتی کرنے کے لیے تیار ہیں تو عید سے پہلے کیا
فرق پڑ جائے گا...

فرق پڑے گا ہادی تمہیں اتنی بھی کیا بے صبری ہے... بابا صاحب نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا..
مجھے کوئی بے صبری نہیں ہے بابا صاحب... ہانی مجھ سے ناراض ہے میں اسے منانا چاہتا ہوں...
ہادی نے بچوں جیسا منہ بناتے ہوئے کہا جس پر بابا صاحب ہمیشہ پھنس جاتے تھے...

ہادی جاو ہمارے کمرے سے.. اس طرح سے ہمارے سامنے منہ مت بناؤ.. اس بار ہم نہیں ماننے والے
.. بابا صاحب اپنی ضد پر آرے تھے...

نہیں بابا صاحب آپ صرف اوپر سے کہہ رہے ہیں کہ آپ نہیں ماننے والے لیکن دل سے آپ مان چکے
ہیں.. ہادی نے مسکراتے ہوئے کہا..

نہیں مانے ہیں ہم دل سے... ابھی جاؤ یہاں سے.. بابا صاحب نے کہا...

لیکن بابا صاحب آپ کی مسکراہٹ بتا رہی ہیں کہ آپ مان چکے ہیں.. ہادی نے جال بچھایا...

ہم کب مسکرائے ہادی ہم نہیں مسکرائے اور ہم نہیں مان رہے... نہ چاہتے ہوئے بھی اس کی بات سن
کا بابا صاحب کو ہنسی آنے لگی جسے انہوں نے دبانے کی کوشش کی...

نہیں بابا صاحب یہ چیٹنگ ہے آپ مان چکے ہیں اب بس اوپر سے کہہ رہے ہیں کہ نہیں مانے..
ہادی ان کی کوئی بھی بات کھاتے میں نہیں لارہا تھا...

ہادی ہم نہیں مانتے ہیں... بابا صاحب نے سمجھانے کی کوشش کی...

جی نہیں آپ مان چکے ہیں اور اب میں سب گھر والوں کو بتانے جا رہا ہوں... اس سے پہلے بابا سے منع
کرتے وہ کمرے سے باہر بھاگ گیا...

بابا صاحب نے کبھی ہادی کی بات نہ ٹالی تھی ہادی تو ہمیشہ ہی ان کا لاڈلاتھا...

انہوں نے جب ہانی سے پوچھا تو اس کے کچھ بولنے سے پہلے جواب بلال کی طرف سے آیا..

بابا صاحب آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں عید کے بعد بھی تو رخصتی ہونی ہے اگر آپ پہلے کرنا چاہتے ہیں تو بھی ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے...

یہ ایک مان تھا اپنے باپ کا ایک بیٹی پر ہانی بنا کچھ بولے شادی کے لیے تیار ہو گئی... زیادہ رسمیں نہیں کی گئی اور نہ ہی زیادہ مہمان بلائے گئے ہانی کو مہندی کی رسم پسند تھی اس لیے مہندی کا فنکشن اسپیشلی اس کے لیے رکھا گیا....

بابا صاحب نے اس کی جلدی شادی کی وجہ اپنی طبیعت بتائی تھی....

جس کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوا کہ سکینہ تاریخ لینے آ پہنچی....

پھر کیا تھا دونوں بہنوں کی شادی ایک ہی دن ہو گئی..

ولیمہ عید کے بعد طے پایا...

اور یوں ہانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہادی کی ہو گئی...

ہانی کی رخصتی ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں ہوئی تھی جبکہ حورین کو دوسرے گھر جانا تھا جس کی

وجہ سے سب کی آنکھیں نم تھی...

ہانی اس کے گلے لگ کر بہت روئی...

اور اس طرح عید سے ایک دن پہلے ہی دونوں بہنیں رخصت ہو گئی...

ہادی کمرے میں آنے کے لیے جتنا بے چین تھا اتنا ہی پریشان بھی تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ہمیں اس سے

بہت ناراض ہے....

ہادی نے بابا صاحب کو سب کچھ بتا دیا تھا کہ کس طرح تانیہ نے اسے بدگمان کرنے کی کوشش کی اس کے بعد وہ اس سے بہت ناراض ہوئے...

لیکن وہ جانتے تھے کہ ہادی ہانی سے بہت محبت کرتا ہے اور وہ خود بھی یہی چاہتے تھے کہ ہادی ہانی کو منالے اس لیے وہ ان کی شادی کے لئے تیار ہو گئے....

بابا صاحب آپ فکر نہ کریں مجھے ہانی کے پیر پکڑنے پڑے اس کے ہاتھ جوڑنے پڑے سب کچھ کروں گا لیکن آج میں اسے منع کر دوں گا... ہادی نے اپنے ارادے بابا صاحب کو بتائے...

ہادی امید تو ہم بھی یہی کرتے ہیں کہ تم اسے منالو گے لیکن تم نے اسے بہت ہرٹ کیا ہے... ہمیں کبھی نہیں لگتا تھا کہ انی اتنی سمجھداری سے کام لیتے ہوئے گھر میں کسی کو نہیں بتائے گی....

لیکن اس نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے گھر میں کسی کو نہیں بتایا... اب تم نے سمجھداری کا ثبوت دیتے ہوئے اسے منانا ہو گا...

جی بابا صاحب نے بہت وعدہ کرتا ہوں میں اسے منالوں گا... یہ کہہ کر وہ بابا صاحب کے گلے لگا اور کمرے کے اندر جانے لگا...

ہانی بیڈ پر گھونگٹ لیے بیٹھی تھی۔ جب ہادی آہستہ سے چلتا ہوا اس کے قریب آ بیٹھا۔ اور محبت سے اس کا گھونگٹ اٹھایا

بہت خوبصورت لگ رہی ہو ہانی۔

اس کے اس طرح سے کہنے پر ہانی کی جھکی نظریں مزید جوگی...

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو میں نے تمہیں بہت حد کیا ہے نہ۔۔ یقین کرو ہانی میں ایسا کبھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ مجھ سے غلطی ہوئی ہانی کیا میں تمہاری معافی کے قابل ہوں.. شادی میں اس کے دونوں ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا..

۔۔ ہانی نے نظر اٹھا کے اسے دیکھا تو وہ بہت امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔
نہیں مانو گی ہانی۔۔؟ ایک اور سوال آیا...

ہانی کچھ نہ بولی۔۔

کیسے مناؤں تمہیں یار؟

غلطی کی سزا تو سوری ہی ہوتا ہے نہ... ہادی نے پھر کوشش کی اس بار بھی وہ کچھ نہ بولی تو ہادی نے اس کے سامنے اپنے ہاتھوں اور دیے...

ہادی کے آپ کیا کر رہے ہیں... ہانی نے فوراً اس کے دونوں ہاتھ تھام کر کھولے...

اپنی روٹھی ہوئی بیوی کو منارہا ہوں... ہادی نے بہت محبت سے کہا...

بہت کے باوجود بھی ہانی کی آنکھیں چھلک پڑیں ہادی نے بے اختیار اسے باہوں میں بھر لیا..

پھر آس کے گلے لگ کر روتی کہ پھر روتی ہی رہی ..

آپ بچپن سے مجھے تنگ کرتے ہیں.. اس کے سینے پر سر رکھے ہانی میں شکایت کی..

آئی پرومس آئندہ کبھی تنگ نہیں کروں گا۔ ہادی نے اس کا ماتھا چوما...

میرا ٹیڈی لے لیتے ہیں.. سوں سوں کرتی ایک کو شکایت آئی...

یار آج تو میں خود تمہارے لئے ٹیڈی لے کے آیا ہوں ایک منٹ کو میں ابھی آتا ہوں۔۔ ہادی نے اسے خود سے الگ کیا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم میں گیا اور جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بالکل شاہو جیسا ٹیڈی بیر تھا جسے دیکھتے ہی ہانی ناچ اٹھی اس بات کی پرواہ کیے بغیر کہ وہ دلہن ہے لیکن جب یاد آیا تو شرم کے گھر بیٹھ گئی ہادی کو اس کی اس حرکت پر بہت پیار آیا اور اس کے بالکل قریب آگیا۔۔ ہانی کنفیوز ہو گئی۔۔

آپ نے میرا کمرہ بھی چھین لیا... اسے ایک اور شکایت یاد آگئی۔۔ لیکن اب تو تم اسی روم میں آگئی ہو ہمیشہ کے لئے... ہادی نے اسے یاد دلایا... اور اس کے مزید قریب آیا۔ اور ہانی مزید کنفیوز ہو گئی شرم کے مارے اپنی پلکیں تک نہیں اٹھا رہی تھی۔ ہانی کا تو آج ہر انداز ہی نرالا تھا ہادی نے اس کے جھمکے کو چھڑا۔۔ آپ کی وجہ سے بابا صاحب نے پہلی بار مجھے ڈانٹا تھا۔۔ ہادی کو پیری سے اترتے دیکھ کر وہ پھر سے بولی۔۔ اب تم روز بابا صاحب سے میری شکایتیں کر کے مجھے ڈانٹ پر وانہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے... ہادی نے جھک کر اس کے گال کو چھوا...۔

ہادی وہ۔ آپ نے مجھے تھپڑ مارا تھا یہاں بہت درد ہوا تھا... ہانی نے اپنے گال پہ ہاتھ رکھتے ہوئے کہا.. ہانی کو برا لگا۔۔

آئندہ ایسی غلطی کبھی نہیں ہوگی ہانی۔ ہادی نے اسے ایک پر پھر اپنے سینے میں بھیج لیا۔ اوشیٹ.. ہادی نے اسے خود سے الگ کر کے اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارا..

کیا ہوا۔۔؟ ہانی نے پوچھا...

یار تمہارا کس میں بابا صاحب کے کمرے میں بھول آیا۔ ہادی نے بتایا..

اب تک تو بابا صاحب سوچکے ہوں گے کیسے لاؤں...

کوئی بات نہیں صبح دے دیجئے گا.. ہانی میں مسئلے کا حل بتایا..

ارے نہیں تمہیں گفٹ نہ دت کر میں اپنی ویڈنگ نائٹ برباد نہیں کرنا چاہتا...

ہادی اتنا بے ساختہ بولا کہ ہانی کی نظریں ہی جھک گئی...

پھر کچھ سوچتے ہوئے ہادی نے اپنے گلے سے چین نکالیں۔ یہ وہی ڈبل H والی چین تھی۔۔ جو ہانی کو لگتا تھا

کہ حورین اور ہادی کے نام کی ہے...

ہانی یہ چین مجھے بابا صاحب نے دی تھی جب میں اس گھر میں آیا تھا ہماری دادی کا نام حمیدہ تھا اور یہ چین

ہاشم اور حمیدہ یعنی کے ہمارے دادا دادی کی محبت کی نشانی ہے جو آگے چل کر ان شاء اللہ ہماری محبت کی

نشانی بنے گی...

اس کی بات سن کر ہانی کو شرمندگی نے آگھیرا اور اسے بتا بھی نہیں پائی کہ وہ اس چین کے بارے میں کا

کیا کیا سوچتی رہی...

کبھی اپنی بہن حورین کو لے کر تو کبھی اس ہمہ کو لے کر....

یا اللہ میری زندگی میں جتنے بھی لوگ آئے سب کا نام H سے کیوں شروع ہوتا ہے

ہادی نے محبت سے چین اس کے گلے میں پہنائی...

آج یہ چین بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہے...

ویسے اتنے سالوں میں ہانی نے ہادی کی اس چین کے بارے میں کیا کیا نہ سوچا اگر کچھ نہیں سوچا تو یہ کہ اس کا نام بھی H سے شروع ہوتا ہے... خیر عقل دیر آئے درست آئے۔ خود پہ ہنستے ہوئے ہاتھ میں نے اپنا سر ہادی کے سینے پر رکھ دیا...

ویسے ہانی ایک بات کے لئے میں بھی تم سے ناراض ہوں... ہادی نے اسے اپنے قریب کرتے ہوئے کہا.. کون سی بات کے لئے.. ہانی نے پوچھا..

وہ ڈریس اور عید کی چیزیں جو میں تمہارے لئے لایا تھا تم نے واپس کیوں کی۔۔؟ ہادی نے روٹھے پن سے پوچھا..

وہ میں ناراض تھی نہ.. ہانی نے معصومیت سے بتایا...

تو کیا آپ جب بھی تم مجھ سے ناراض ہو گی میری دلوائی ہوئی چیزیں واپس کر دو گی۔۔؟ آپ یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ مجھے کبھی روٹھنے نہیں دیں گے... ہانی نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔۔ جس پر ہادی قہقہہ لگا کر ہنسا...

ہادی نے کھینچ کر اسے خود سے قریب تر کر لیا اور اس کے لرزتے لبوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے اب جب بھی تم مجھ سے روٹھو گی میں تمہیں ایسے ہی مناؤں گا.... یہ کہتے ہوئے ہادی مزید اس پر جھکا ہانی شرماتی گھبراتی اس کے سینے میں اپنی پناہ ڈھونڈنے لگی...

اور عید سے پہلے اس آخری شب نے ہانی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صرف اور صرف ہادی کا کر دیا....

ہادی ابھی عید کی نماز ادا کر کے آیا تھا سب سے عید مل کر وہ ہانی کو ڈھونڈنے لگا...

امی اور چاچی حورین کا ناشتہ لے کر جا رہی تھی عید کے ساتھ شادی کی ساری رسمیں بھی ادا ہو رہی تھی۔۔۔ وہ صبح مسجد گیا تو ہانی سورہی تھی اسے جگائے بغیر وہ چلا گیا اب تقریباً آدھے گھنٹے سے وہ واپس آیا تھا مگر ہانی کہی نہ تھی...

اس سے دھوٹے ڈھونڈتے وہ کمرے میں آیا تو محترمہ ابھی تک تیار ہو رہی تھی اس نے ہادی کا دلویا ہوا ڈریس پہنا تھا ہادی وہی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا ہانی کا سارا دھیان اس کی تیاری پر تھا اس کو ہادی کے آنے کا احساس نہ ہوا...

تو پھر آخر کار ہادی کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔۔ ہادی اس کے قریب آیا اور آہستگی سے اسے اپنی باہوں میں بھر لیا۔

۔ عید مبارک جانو۔۔ محبت سے کہا..

۔ خیر مبارک آپ کو بھی عید مبارک... شرماتی گھبراتی اس کی باہوں سے اپنا آپ چھڑواتی بولی۔۔

خیر مبارک.. لاؤ میری عیدی دو... اس کی چھڑوانے کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے بولا۔

میں دوں... ہانی حیرت سے بولی...

۔۔ ہاں تو۔۔؟ ہادی اسی کے انداز میں بولا۔۔

جناب بڑے دیتے ہیں۔ عیدی۔ چھوٹے نہیں... ہانی نے اس کی معلومات میں اضافہ کرتے ہوئے کہا

۔۔ جب کہ اپنا آپ چھڑوانے کی کوشش اب بھی جاری تھی..

جی نہیں جنابہ۔ عیدی ان کو ملتی ہے جو عید ملتے ہیں... ہادی نے شرارت سے کہتے ہوئے اسے اپنے اور

قریب کیا...

ہاں تو میں ابھی تو ملی ہوں آپ سے عید.. لائیں دیں میری عیدی۔

ایک منٹ محترمہ تم کب ملی مجھ سے عیدی.. ہادی نے ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا...

ارے ابھی تو ملی ہوں.. ہانی آخر کار اپنا آپ چھڑوانے میں کامیاب ہو گئی...

محترمہ وہ میں ملا تھا تم نہیں.. تمہارا ملنا ابھی باقی ہے..

اور اسے باہوں میں اٹھا کر بیڈ پر لے آیا...

جانو آج تم عیدی لونالو لیکن میں تو دل کھول کر عیدی وصول کروں گا... ہادی نے شرارت سے کہا۔

ہادی وہ دیکھ رہا ہے... ہانی۔ شرماتی کپکپاتی آواز میں بولی...

کون دیکھ رہا ہے... اس پہ جھکتے جھکتے ہادی اٹھ کر بیٹھ گیا...

وہ شاہو... اس نے اپنے بھالو کی طرف اشارہ کر کے مختصر سا جواب دیا۔

آو سالاحب ان کو میں کیسے بھول گیا یہ بھی تو ہمارے کمرے میں رہتے ہیں.. ہادی نے حیران ہوتے

ہوئے کہا...

جبکہ اگلے ہی پل ہانی کا دوپٹہ اتار کر شاہو کے منہ دے مارا

اب تو نوپر و بلم۔۔ ہادی نے اس پر جھکتے ہوئے کہا۔ جب کہ ہانی نے اپنا آپ اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا

.....

تانیہ نے فون کر کے سب سے معافی مانگی اور سب نے کھلے دل سے معاف کر دیا ہانی نے معافی مانگی کیوں

کہ ہانی کو اپنے کیے کی شرمندگی تھی

معافی مانگنے کے بعد تانیہ ہادی کو واپس فلم انڈسٹری میں کام کرنے کا کہہ رہی تھی لیکن ہادی نہ مانا

بہت منتیں کرنے کے بعد بھی ہادی نہ مانا تو تانیہ نے اسے مزید فورس نہ کیا
کیونکہ وہ جانتی تھی ہادی ایک بار کسی کام سے انکار کر دے تو واپس کبھی اسکی ناہاں میں نہیں بدلتی

.....

اچھا کیا تم نے ہادی اب مزید یہ سب کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم بہت خوش ہیں... بابا صاحب
اس کے فلم انڈسٹری چھوڑنے پر بہت خوش تھے...

ہادی خود بھی کافی مطمئن تھا...

حورین آئی تو وہ ہانی کو چھڑنے لگی...

بول ناہانی ہادی رومنٹک ہے یا نہیں...

رومینٹک نہیں بہت بہت بہت رومنٹک ہے 6 سال فلم انڈسٹری میں کام کر کے یہی سب کچھ سیکھا ہے...

ہانی کافی چڑی ہوئی تھی...

اور اس کا غصہ ہادی نے نوٹ کیا تھا...

ہیں محترمہ پہلے تو کبھی پرو بلم نہیں تھی تمہیں میرے فلم انڈسٹری میں کام کرنے سے... اب کیوں...

ہانی کمرے میں آئی تو ہادی نے پوچھا...

پہلے میں نے کبھی آپ کی فلموں کے ٹریلر نہیں دیکھے تھے... شرم نہیں آئی آپ کو کسی لڑکی کے ساتھ

اس طرح سے رومیننس جاڑتے ہوئے... ہانی کافی غصے میں تھے...

ہانی نے اس کی فلم کے ٹریلر دیکھ لیے تھے جن میں وہ کسی لڑکی کے ساتھ رومیننس جا رہا تھا...

جانوجی ان کے ساتھ ٹریلر رو منیس کیا ہے فلم صرف تمہارے ساتھ کی ہے... ہادی نے کہتے ہوئے اسے کھینچ کر اپنی باہوں میں لے لیا...

مسٹر ہادی ہاشم میں نے عید کا سارا دن روم میں نہیں گزارنا.. ہانی نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا

...

لیکن میں نے تو گزارنا ہے نہ.. اسے پھر سے پکڑ کر اپنے قریب کیا..

تو اکیلے گزاریں۔۔ کہتے ہی بھاگ کر وہ دروازے پہ آ پہنچی.. جاؤرات کو تو میرے ہاتھ ہی آؤ گی گن گن کر بدلہ لوں گا جب سارے حساب بے باک ہوں گے پھر پچھتاؤ گی مجھ سے دور جانے پر...

وہ ہنستے ہنستے بھاگ گئی..

اور ہادی نے شاہو کو پکڑ لیا..

دیکھ رہے ہو سالا صاحب تمہاری بہن کس طرح سے تنگ کرتی ہے مجھے.. ہادی نے آہ بھرتے ہوئے کہا

چاہوں گا میں تجھے ہر دم تو میری زندگی گی

مانگوں رب سے تیری خوشیاں تو میری ہر خوشی

شاہہ کو اٹھا کر گنگناتے ہوئے وہ خود بھی کمرے سے باہر نکل آیا...

The End